هذه رسالة مباركة المسمّاة

كرامات الصادقين

ولمن يأت برسالة مثلها فله انعام

الف من الورق غير مقلد

كان او من المقلّدين

وانتها



قد طبعت بفضل الله ورحمته في پنجاب پريس سيالكوٹ

باهتمام المنشي غلام قادر الفصيح مالك المطبع فالحمد لله رب العالمين

التنبيه

ايها المكفرون الذين اصروا على تكذيبي وهموا بتمزيق جلابيبي اعلموا هداكم الله ان هذه الرسالة معيار لتنقيد
امري وامركم فان كنتم لا تتناهون عن سبكم ولا تخافون قهر ربكم وتظنون انكم اعلام الشريعة واشياخ
الطريقة وعلماء الملة وفضلاء الامة فاتوا برسالة من مثله ان كنتم صادقين وان لم تفعلوا ووالله لن تفعلوا
فاتقوا الله الذي ترجعون اليه واتقوا نارا تاكل احشاء المجرمين - ووالله اني ما الفت هذه الرسالة
لكسر نخوتكم واطفاء شعلة رعونتكم وكنت اطيق على سوء ذلتي ومساغ غصتي ولكني اردت ان اظهر كيفية
علمكم على المنصفين - فملئت كنانتي وقضيت من درر البيان لبانتي فان ناوحتم واتيتم بكلام من مثله
فلكم الف بل ازيد عليه عشرين درهما للغالبين - ووالله اني ما ارى فيكم الا اجبال القرائح واكداء
المائح والمانح وما ارى عندكم من ماء معين - واعجبني انكم مع كونكم خاوي الوفاض من المعارف الدينية تستكبرون
ولا تستحيون ولا تنتهجون محجة المتقين - فو الذي يبتغي الزامكم وافحامكم لقد سئلت الله ان يحكم بيني وبينكم
ويوهن كيد الكاذبين - وما عرضت عليكم درهما ودينارا الا اختبارا فان ناضلتم في تفسير او نظم فهو لكم
حتما واعلموا ان الله يخزيكم ويري الخلق جهلكم ويريكم ما كنتم تكذبون وتستعلون مستكبرين - وقد نظمت
هذه القصائد بارتجال من غير امحال في بلدة عنبرسر وكان ثم مشاهدها حزب من المسلمين - ولكني
امهلكم الى شهرين من وقت اشاعة هذه الرسالة وارتقب ما تجيبون اتولون الدبر او تكونون من المناضلين
ان شيخ البطالة تداعاني غضبان فنهضت اليه عجلان وقلت قم فاني اتيت الآن وداينته بالمصالح المنتقد
ولكني اعلم انه من قوم عمين - وهذه رسالة قد اودعت دقائق القرآن وضمخت بطيب العرفان وسقي اليه
شرب من تسنيم الجنان وسفرت عن مرأى وسيم واريج نسيم وتراءت بوجه حسين - لعلها
ازدانت بالجمان وصليت القلوب بالنيران وهيجت البلابل في صدور المعاندين وكتبتها لئلا
يبقى للجدال مطرح ولا للمراء مسرح وليتبين الحق وليستبين سبيل المجرمين - وآخر دعوانا
ان الحمد لله رب العالمين ٥



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار - وتتباعد الافکار عن فھم کنھہ تباعد اللیل من النھار - الذی دعی الناس بالقرآن ورسولہ المصطفیٰ الی مأدبۃ الجفلیٰ - من اھل الحضارۃ والفلا - والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد خاتم النبیین وفخر المرسلین - الذی جاء بالحجج والبراھین - واسعف الناس بحاجاتھم ویمم اصلاح العالمین - فکم من مخلوق الی الھوی دخل فی الروحانیین - وکم من ذی لسان سلیط - وغیظ مستشیط صار من المھذبین المطھرین - اللھم فصل علی ھذا الرسول النبی الامی الذی فاق الرسل کلھم فی کمالاتہ - وحاز کل فضیلۃ فی سیرہ وصفاتہ - والف بین قلوب اُمم کانوا یداجون ولا یخلصون - واصلح قوما کانوا یشرکون ولا یوحدون - وطھر اناسا کانوا یفجرون ولا یتقون - ویبغون مطایا نفوسھم ولا یسیرون

فی سبیل الله ولا یستیقظون - وکان رسول صلی الله علیه وسلم امیا لم یقرء شیئاً
من علوم الدنیا والدین وبلغ اشده فی قوم امیین وعمین - ولم یر رسول الله صلی الله علیه وسلم
وجه العالمین العارفین - بل لم یرم عن وجاره - ولا ظعن عن الفه وجاره -
ومع ذلک سبق العالمین والعالمین فی عقله وعلومه وبرکاته وفیوضه وانواره
حتی عمرت مواهب هدایته المشارق والمغارب - والاجانب والاقارب -
واطال کل ذی ذیلٍ ذیله الی برکاته - وامتدت ایدی الناس الی افاداته وخیراته
فاری الناس سُبل السلام - ونجاهم من المسالک الشاغرة وطرق الظلام -
وطهرهم من شعب النفاق والشقاق والنزاع والمشاجرة وسیرة اللیام و
بصر العیون - واحسن الظنون - ونجی المسجون - حتی القی فی روع الناس
الاستسلام - وثبط جذبات کفرهم وثبت الاقدام - ونشطهم الی الثبات
والاستقامة واقامة فالصروا وردوا اسبلهم ومنازلهم وتخیروا المناخ - و
ورد وا الورد النقاخ - وزکوا ومحصوا وطهروا حتی سموا اخیار الناس - وخلصوا
من کل نوع النعاس - وکملوا فی العلم الباطنی والخبر الروحانی الی ان ارتعوا بالمعانی
الاکیاس - وحصحص فیهم نور ینیر الناس - وبدلت شیمهم وقرائحهم - ونورت
نفوسهم ونشرت مدایحهم - واعتلقوا بالنبی الکریم اعتلاق الاثمار بالاعواد
ولووا اعنتهم من طرق الفساد الی مناهج السداد - حتی وصلوا منازل القرب
والمحبة والوداد - وبلغوا وانتهوا الی کمالات قدرها الله للعباد -
فالحمد لله الذی هدی عباده بهذا الرسول النبی الامی المبارک واحیی به
العالمین -

امابعد واضح ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے کہ ہر یک غلبہ تاریکی کے وقت خداتعالےٰ اس اُمت مرحومہ کی تائید کیلئے توجہ فرماتا ہے اور مصلحت عامہ کے لئے کسی اپنے بندہ کو خاص کر کے تجدید دین متین کے لئے مامور فرما دیتا ہے یہ عاجز بھی اس صدی کے سر پر خداتعالےٰ کیطرف سے مجدد کا خطاب پاکر مبعوث ہوا اور جس نوع اور قسم کے فتنے دنیا میں پہیل رہے تھے انکے رفع اور دفع اور قلع قمع کے لئے وہ علوم اور وسائل اس عاجز کو عطا کئے گئے کہ جبتک خاص عنایت الٰہی انکو عطا نہ کرے کسیکو حاصل نہیں ہوسکتے مگر افسوس کہ جیسا قدیم سے ناتمام اور ناقص الفہم علماء کی عادت ہے کہ بعض اسرار اپنے فہم سے بالاتر پاکر منبع اسرار کو کافر ٹھہراتے رہے ہیں اسی راہ پر اس زمانہ کے بعض مولوی صاحبوں نے بھی قدم مارا اور ہرچند نصوص قرآنیہ وحدیثیہ سے سمجھایا گیا۔ مگر ایک ذرہ بھی صدق کی روشنی انکے دلوں پر نہ پڑی بلکہ برعکس اسکے تکفیر اور تکذیب کے بارہ میں وہ جوش دکہلایا کہ نہ صرف کافر کہنے پر کفایت کی بلکہ اکفر نام رکہا اور ایک مومن اہل قبلہ کے خلود جہنم پر فتوے لکہے اس عاجز نے بار بار خداوند کریم کی قسمیں کہا کر بلکہ مسجد میں جو خانہ خدا ہے بیٹھکر انپر ظاہر کیا کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ جلشانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر ایمان لاتا ہوں مگر ان بزرگوں نے قبول نہکیا اور کہا کہ یہ منافقانہ اقرار ہے خاصکر انہیں سے جو میاں محمد حسین بٹالوی ہیں انہوں نے تو اپنی ضد کو کمال تک پہنچا دیا اور کہا کہ اگر میں بچشم خود نشان بھی دیکہوں تو میں ہرگز مسلمان نہ سمجھونگا اور ہمیشہ کافر کہتا رہونگا چنانچہ بعض نشان بھی ظاہر ہوئے مگر حضرت بٹالوی صاحب نے انکا نام استدراج یا نجوم رکہا اور ہر ایک طور سے لوگوں کو دہوکے دیئے چنانچہ منجملہ اُن دہوکوں کے ایک یہ بھی ہے کہ یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور مع ذالک دجال اور مفتری جو خدا تعالیٰ سے بھی کچھہ مدد نہیں پاسکتا اور اپنی عربی دانی کو بہت کروفر سے بیان کیا تا اس وجہ سے اسکی عظمت دلوں میں جم جاوے اور اس عاجز کو ایک جاہل اور اُمی اور علوم عربیہ سے

بیگانہ اور ملعون اور مفتری قرار دیکر یہ چاہا کہ عوام پر تمام راہیں نیک ظنی کی بند ہو جائیں لیکن عجیب قدرت خداوند تعالی ہے کہ اس امر میں بھی اُسنے نہ چاہا کہ بٹالوی صاحب اور انکے ہم مشرب علماء کی کچھہ عزت اور امانت ظاہر ہو سو اگرچہ میں درحقیقت امیون کیطرح ہون لیکن محض اسنے اپنے فضل سے علم ادب و دقائق و حقائق قرآن کریم میں میری وہ مدد کی کہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ میں اُس خداوند کا شکر ادا کر سکون اور مجھہ کو بشارت دی کہ اگر میاں بطالوی یا کوئی دوسرا اسکا ہم مشرب مقابلہ پر آ‌ے تو شکست فاش اٹھا کر سخت ذلیل ہوگا اسی بنا پر مینے اشتہار دیا کہ میاں بطالوی پر واجب ہے کہ میرے مقابل پر قرآن کریم کی ایک سورت کی تفسیر عربی فصیح بلیغ میں لکھے جو دس جزو سے کم نہ ہو اور نیز ایک قصیدہ نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرے جو سو شعر ہو اور ایسا ہی میرے پر واجب ہوگا کہ میں بھی اُسی سورۃ کی تفسیر عربی فصیح بلیغ میں لکھون اور نیز سو شعر کا قصیدہ بھی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تیار کرون اور پھر اگر عند المقابلہ والموازنہ میاں بٹالوی صاحب کی تفسیر اور اُن کا قصیدہ میری تفسیر اور قصیدے سے افصح اور ابلغ اور اتم اور اکمل ثابت ہوا تو میں اپنے دعوے سے توبہ کرون گا اور سمجھہ لوں گا کہ خدا تعالی نے بٹالوی صاحب کی تائید کی اور اپنی کتابیں جلا دونگا اور اگر میں غالب ہوا تو بٹالوی صاحب کو اقرار کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے ان بیانات میں سراسر کاذب اور دروغگو تھے کہ یہ شخص مفتری اور دجال اور کافر اور ملعون ہے اور نیز علوم عربیہ سے ایسا جاہل کہ ایک صیغہ بھی درست طور پر نہیں آتا اور ساتھ اسکے مینے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص ہم میں سے اس مقابلہ سے مُنہہ پھیرے یا بیجا حجتوں اور حیلوں سے اس طریق آزمایش کو ٹال دیوے تو اسپر خدا تعالی کی دس لعنتیں ہون مگر افسوس کہ بٹالوی صاحب نے ان لعنتوں کی کچھہ بھی پروا نہیں کی۔ اور کئی عہد اور وعدے توڑ کر آخر حیلہ جوئی کے طور پر یہ جواب دیا کہ اول ہم آپ کی عربی تالیفون کو آزمایش کی نظر سے

دیکھین گے کہ وہ سہو اور نسیان سے مبرا ہین یا نہین اور کوئی غلطی صرف اور نحو کی رو سے اُنمین پائی جاتی ہے یا نہین اگر نہین پائی جائیگی تو پھر بالمقابل تفسیر لکھنے اور ستّو شعر کا قصیدہ بنانے مین کچھ عذر نہ ہوگا۔ مگر دانشمندون نے سمجھ لیا کہ بٹالوی صاحب نے اپنی جان بچانے کیلئے یہ حیلہ نکالا ہے کیونکہ اُن کو خوب معلوم ہے کہ عربی یا فارسی کی کوئی مبسوط تالیف سہو اور غلطی سے خالی نہین ہو سکتی اور حیلہ جو کیلئے کوئی نہ کوئی لفظ گو سہو کاتب ہی ہو حجت پیش کرنیکے لئے ایک سہارا ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انھون نے بہت ہاتھ پیر مار کر اور مثل مشہور مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کر کے یہ شرمناک عذر پیش کر دیا اور اپنے دل کو اس بازاری چال بازی سے خوش کر لیا کہ کسی ایک سہو کاتب یا فرض کرو اتفاقاً کسی غلطی کے نکلنے سے یہ حجت ہاتھ آجائیگی کہ اب غلطی تمہاری کسی کتاب میں نکل آئی اسلئے اب بحث کی ضرورت نہین رہی۔ لیکن افسوس کہ بٹالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونیکا دعوے ہے۔ جو شخص عربی یا فارسی مین مبسوط کتابین تالیف کریگا ممکن ہے کہ حسب مقولہ مشہورہ قلّما سلم مکثار کے کوئی صرفی یا نحوی غلطی اُس سے ہو جائے اور بباعث خطاء نظر کے اُس غلطی کی اصلاح نہ ہو سکے اور یہ بھی ممکن ہو کہ سہو کاتب سے کوئی غلطی چھپ جائے اور بباعث ذہول بشریت مؤلف کی اسپر نظر نہ پڑے پھر اس بیخطر نکتہ چینی مین دونون فریق کی علمی طاقتون کا موازنہ کیونکر ہو۔ غرض بٹالوی صاحب کے ایسے بیہودہ جوابات سے یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ علم تفسیر اور علم ادب مین قسّام حقیقی نے انکو کچھ بھی حصہ نہین دیا اور بجز لعن و طعن اور چال بازی کی مشق کے اور کچھ بھی اُن کے دل اور دماغ اور زبان کو لوازم انسانیت نہین ملی اسیوجہ سے اول مجھ کو اُن کے اِس قسم کے تعصبات کو دیکھ کر دل مین یہ خیال آیا تھا کہ اب ہمیشہ کیلئے اُن سے اعراض کیا جائے لیکن عوام کا یہ غلط خیال دور کرنے کیلئے کہ گویا میان محمد حسین بٹالوی یا دوسرے مخالف مولوی جو اِس بزرگ کے ہم مشرب ہین علم ادب اور حقائق تفسیر کلام

الٰہی مین ید طولیٰ رکھتے ہین قرین مصلحت سمجہا گیا کہ اب آخری دفعہ **اتمام حجت** کے
طور پر بٹالوی صاحب اور ان کے ہمشرب وہمسری علماء کی عربی دانی اور حقایق شناسی کی حقیقت
ظاہر کرنیکے لئے یہ رسالہ شایع کیا جاوے اور واضح رہے کہ اس رسالہ مین **چار قصائد** اور ایک تفسیر
سورۃ فاتحہ کی ہے اور اگرچہ یہ قصاید صرف ایک ہفتہ کے اندر بنائے گئے
ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ **چند ساعت** مین لیکن بٹالوی صاحب اور انکے ہمشرب مخالفون کیلئے
محض اتمام حجت کی غرض سے پوری ایک ماہ کی مہلت دیکر یہ اقرار شرعی قانونی شایع کیا جاتا ہے
کہ اگر وہ اس رسالہ کی اشاعت سے **ایکماہ کے عرصہ** تک اسکے مقابل پر اپنا فصیح بلیغ رسالہ شایع
کردیں جسمین اسی تعداد کے موافق اشعار عربیہ ہون جو ہمارے اس رسالہ مین ہین اور ایسے ہی حقایق
او معارف اور بلاغت کے التزام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر ہو جو اس رسالہ مین لکھی گئی ہے تو
ان کو **ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا** ورنہ آیندہ ان کو یہ دم مارنے کی گنجایش
نہیں ہوگی کہ وہ ادیب اور عربی دان ہین یا قرآن کریم کی حقایق شناسی مین کچہہ بہی انکو
مس ہی اور میں سنتا ہے کہ یہ گروہ علماء کا اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھکر اس عاجز کو ایک طرف تو
کاذب اور دجال اور کافر ٹہراتے ہین اور ایکطرف یہ بہی کہتے ہیں کہ یہ شخص سراسر جاہل ہی اور
علم عربی سے بکلی بیخبر۔ سو اس مقابلہ سے بتمامتر صفائی ظاہر اور ثابت ہو جائیگا کہ اس بیان میں
یہ لوگ کاذب ہیں یا صادق اور چونکہ ان لوگوں کے دلوں میں دیانت اور خدا ترسی نہیں اسلئے
اب میں نہیں چاہتا کہ بار بار انکی طرف توجہ کروں۔ اور اگرچہ میں ایک صریح کشف کی رو سے
ایسے متعصب اور کجدل لوگوں کے ساتھ مباحثات کرنیسے روکا گیا ہون جسکا ذکر میری کتاب
آئینہ کمالات اسلام میں چھپ چکا ہے لیکن یہ مقابلہ نشان نمائی کے طور پر ہی اور بلحاظ
تورع و تقویٰ آیندہ یہ عہد بھی کرتا ہون کہ اگر اب میان محمد حسین بٹالوی یا کسی دوسرے مولوی نے

بغیر کسی حیلہ وحجت کے میرے اِن قصائد اور تفسیر کے مقابل پر عرصہ ایکماہ تک اپنے قصاید اور تفسیر
شائع نہ کی تو پھر ہمیشہ کے لئے اس قوم سے اعراض کرونگا۔ اور اگر اس رسالہ کے مقابل پر میاں
بطالوی یا کسی اور آنکے ہم مشرب نے سیدھی نیت سے اپنی طرف سے قصائد اور تفسیر سورہ فاتحہ تالیف
کرکے بصورت رسالہ شایع کردی تو مین سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ثالثوں کی شہادت سے
یہ ثابت ہو جاوے کہ اِن کے قصائد اور انکی تفسیر جو سورہ فاتحہ کے دقایق اور حقایق کے متعلق
ہوگی میرے قصائد اور میری تفسیر سے جو اُسی سورہ مبارکہ کے اسرار لطیفہ کے بارہ میں ہے
ہر پہلو سے بڑھکر ہے تو مین **ہزار روپیہ** نقد انہین سے ایسے شخص کو دونگا جو روز اشاعت سے
ایکماہ کے اندر ایسے قصائد اور ایسی تفسیر بصورت رسالہ شایع کرے اور نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ بعد
بالمقابل قصائد اور تفسیر شایع کرنیکے اگر اِن کے قصائد اور انکی تفسیر نحوی وصرفی اور علم بلاغت
کی غلطیوں سے مبرا نکلے اور میرے قصائد اور تفسیر سے بڑھکر نکلے تو پھر باوصف اپنے اس کمال کے
اگر میرے قصائد اور تفسیر بالمقابل کے کوئی غلطی نکالینگے تو فی غلطی **پانچ روپیہ** انعام
بھی دونگا۔ مگر یاد رہے کہ نکتہ چینی آسان ہے ایک جاہل بھی کرسکتا ہے مگر نکتہ نمائی مشکل۔
تفسیر لکھنے کے وقت یہ یاد رہے کہ کسی دوسرے شخص کی تفسیر کی نقل منظور نہیں ہوگی بلکہ وہی
تفسیر لائق منظوری ہوگی جسمیں حقایق و معارف جدیدہ ہوں بشرطیکہ کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالف نہ ہوں۔ اللہ جلشانہ قرآن کریم کی تعریف مین صاف فرماتا ہے کہ اسمین
ہر یک چیز کی تفصیل ہے پھر معارف اور حقایق کا کوئی حصہ کیونکر اُس سے باہر رہ سکتا ہے۔ ماسوا اسکے
خدا تعالی کا قانون قدرت بھی یہی شہادت دے رہا ہے کہ جو کچھ اُس سے صادر ہوا ہے خواہ ایک
مکھی ہو وہ بے انتہا عجایبات اپنے اندر رکھتا ہے پھر کیا ایک ایماندار یہ رائے ظاہر کرسکتا ہو کہ ایک
مکھی یا مچھر کی بناوٹ تو ایسی اعلی درجہ کی ہے کہ اگر قیامت تک تمام فلاسفر اسکے خواص عجیبہ کے دریافت

کرنیکے بارہ مین سوچتے چلے جائین تب بھی اُن کو یہ دعوے نہیں پہونچتا کہ جس قدر اُنہیں خواص تھے اُنہون نے معلوم کرلئے ہین لیکن قرآن کریم کی عبارتیں صرف سطحی خیالات تک محدود ہین جو ایک جاہل مُلّا اُنپر سرسری نظر ڈالکر دعوی کرسکتا ہے کہ جو کچھہ قرآن مین تھا مینے معلوم کرلیا۔ خداتعالی کا قانون قدرت ہرگز بدل نہین سکتا اور آسکی مخلوقات مین سے ایک پتہ بھی ایسا نہین جسکو چند معلومہ خواص ہین محدود کہہ سکین بلکہ اسکی ہریک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر رکھتی ہے اور اسیوجہ سے ہریک مخلوق مین صفت بینظیری پائی جاتی ہے اور اگر تمام دنیا اسکی نظیر بنانا چاہے تو ہرگز اُنکے لئے میسّر ہو جیساکہ قرآن کریم مین اللہ تعالی نے آپ فرمادیا ہے کہ مکھی بنانے پر بھی کوئی قادر نہین ہوسکتا۔ کیون قادر نہین ہوسکتا اسکی یہی تو وجہ ہے کہ مکھی مین بھی اس قدر عجائبات صنعت صانع ہین کہ انسانی طاقتون بلکہ تمام مخلوق کی قوتون سے بڑھکر ہین پھر خداتعالی کا کلام کیونکر ایسا گرا ہوا اور ادنی درجہ کا سمجھا جاوے کہ جو اپنے خواص اور حقایق کے رو سے مکھی کے درجہ پر نہین۔ کیا یہ وہی کلام نہین جسکو حق مین خداتعالی فرماتا ہے **قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا** یعنے اگر جن و انس اس بات پر اتفاق کرلین کہ اس قرآن کی نظیر بنادین تو ہرگز بنا نہین سکینگے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کرین۔ بعض نادان مُلّا اخزاھم اللہ کہا کرتے ہین کہ یہ بینظیری صرف بلاغت کے متعلق ہے لیکن ایسے لوگ سخت جاہل اور دلون کے اندھے ہین انہین کیا کلام ہے کہ قرآن کریم اپنی بلاغت اور فصاحت کے رو سے بھی بینظیر ہے لیکن قرآن کریم کا یہ منشا نہین ہے کہ اُسکی بینظیری صرف اسیوجہ سے ہے بلکہ اُس پاک کلام کا یہ منشاء ہے کہ جن جن صفات سے وہ متصف کیا گیا ہے اُن تمام

صفات کے رو سے وہ بےنظیر ہے مگر یہ حاجت نہیں کہ وہ تمام صفات جمع ہو کر بےنظیری پیدا ہو بلکہ ہر ایک صفت جداگانہ بےنظیری کی حد تک پہنچی ہوئی ہے اب ضروری سمجھ کر قرآن کریم کی وہ صفات کاملہ جو اس پاک کلام میں مندرج ہیں جنکی رو سے قرآن کریم بےنظیر کہلاتا ہے بطور نمونہ کسی قدر ذیل میں لکھی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

الر تلك ایات الکتاب الحکیم۔ یهدی الی الحق والی طریق مستقیم۔ ان هو الا ذکر للعالمین۔ لمن یشاء منکم ان یستقیم۔ ما فرطنا فی الکتاب من شیء۔ هذا بصائر للناس وهدی ورحمة لقوم یوقنون۔ فلا اقسم بمواقع النجوم وانه لقسم لو تعلمون عظیم۔ انه لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسه الا المطهرون۔ اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین۔ ان هذا القرآن یهدی للتی هی اقوم۔ انه لقول فصل۔ لا ریب فیه۔ حکمة بالغة۔ ومهیمنا۔ هدی للناس وبینات من الهدی والفرقان۔ وانه لتذکرة للمتقین۔ وانه لحق الیقین۔ وما هو علی الغیب بضنین۔ قد جاءکم من الله نور وکتاب مبین۔ یهدی به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ویخرجهم من الظلمات الی النور باذنه ویهدیهم الی صراط مستقیم۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔ یا ایها الناس قد جاءکم برهان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ الله نزل احسن الحدیث کتابا متشابها مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم ثم تلین جلودهم وقلوبهم الی ذکر الله ذلك هدی الله یهدی به من یشاء۔ قل الله یهدی الی الحق۔ انزل الکتاب بالحق والمیزان۔

انزل من السماء ماءً فسالت اودیة بقدرها - وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین
لھم الذی اختلفوا فیه - ھو الذی ینزل علی عبدہ ایاتٍ بیناتٍ لیخرجکم
من الظلمت الی النور - یایھا الناس قد جاءتکم موعظة من ربکم وشفاء لما
فی الصدور - کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا ایاته ولیتذکر اولو الالباب
وتنذر به قوماً لدا - وکل شیء فصلناہ تفصیلا - وبالحق انزلناہ وبالحق نزل -
وانه لکتاب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه - جعلناہ نوراً
نھدی به من نشاء من عبادنا - تبیاناً لکل شیء - روحاً من امرنا - بلسان عربی
مبین - فیھا کتب قیمه - قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل
ھذا القرآن لا یاتون بمثله ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا -

خلاصہ ترجمہ ان تمام آیات کا یہ ہے کہ قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بھرا ہوا ہی - راہ راست کی تمام منازل طی کرا دیتا ہے اور ذکر للعالمین ہے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو اسکی کمالات مطلوبہ یاد دلاتا ہے اور ہر یک رتبہ کا آدمی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جیسے ایک عامی ویسا ہی ایک فلسفی یہ اس شخص کیلئے اترا ہے جو انسانی استقامت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی انسانی درخت کی جس قدر شاخین ہیں یہ کلام ان سب شاخون کا پرورش کرنیوالا اور حد اعتدال پر لانیوالا ہی - اور انسانی قوی کے ہر یک پہلو پر اپنی تربیت کا اثر ڈالتا ہے - کوی صداقت اس سے باہر نہین - اسکی تعلیمین بصیرت بخشتی ہیں اور ایمان لانیوالون کو وہ راہ دکھاتی ہین جس سے ایمان قوی ہوتا ہی اور رحمانیت اور رحیمیت الٰہی انکے شامل حال ہو جاتی ہی - جس سے وہ ایمان سے عرفان کے درجہ تک پہنچتے ہیں اور پھر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میں مواقع النجوم کی قسم کہاتا ہون اور یہ بڑی قسم ہی اگر تمہین علم ہو اور قسم اسبات پر ہی کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے اور اسکی تعلیمات سنت اللہ کے مخالف نہین

بلکہ اسکی تمام تعلیمات کتاب مکنون یعنی صحیفہ فطرت مین لکھی ہوئی ہین اور اسکے دقایق کو وہی لوگ
معلوم کرتے ہین جو پاک کیئے گئے ہین (اِس جگہ اللہ جلشانہ نے مواقع النجوم کی قسم کہا کر اس طرف
اشارہ کیا کہ جیسے ستارے نہایت بلندی کی وجہ سے نقطون کیطرح نظر آتے ہین مگر وہ اصل مین نقطون
کیطرح نہین بلکہ بہت بڑے ہین ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علو شان کی وجہ سے
کم نظرون کے آنکھون سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جاوے وہ انکو دیکھتے ہین اور اس آیت
مین اللہ جلشانہ نے قرآن کریم کے دقایق عالیہ کیطرف بہی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالی کے
خاص بندون سے مخصوص ہین جنکو خدا تعالی اپنے ہاتہہ سے پاک کرتا ہے اور یہ اعتراض
نہیں ہو سکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندون سے خاص کیا گیا ہے تو دوسرون سے نافرمانی کیحالت
میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جسکو ایک کافر
بہی سمجھہ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑہنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی
تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہجاتا - مگر حقایق معارف چونکہ مدار ایمان نہین صرف زیادت عرفان کے
موجب ہین اسلئے صرف خواص کو اس کوچہ میں راہ دیا کیونکہ وہ دراصل مواہب اور روحانی نعمتین
ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہین -) پہر بعد اسکے فرمایا کہ کلمات قرآن کے
اس درخت کی مانند ہین جسکی جڑہ ثابت ہو اور شاخیں اسکی آسمان میں ہوں - اور وہ ہمیشہ اپنے
وقت پر اپنا پہل دیتا ہے یعنی انسان کی سلیم فطرت اسکو قبول کرتی ہے اور آسمان مین شاخون کے
ہونیسے یہ مراد ہے کہ بڑے بڑے معارف پر مشتمل ہے جو قانون قدرت کے موافق ہین اور ہمیشہ پہل دیتا ہے
یہ مراد ہے کہ دائمی طور پر روحانی تاثیرات اپنے اندر رکہتا ہے - اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن اُس سیدہی راہ کی
ہدایت دیتا ہے جسمین ذرا کجی نہین اور انسانی سرشت سے بالکل مطابقت رکہتی ہے - اور درحقیقت
قرآن کی خوبیون مین سے یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک کامل دائرہ کیطرح بنی آدم کی تمام قوتوں

پر محیط ہو رہا ہے اور آیت موصوفہ میں سیدھی راہ سے وہی راہ مراد ہے کہ جو راہ انسان کی فطرت سے نہایت نزدیک ہے یعنے جن کمالات کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اُن تمام کمالات کی راہ اسکو دکھلا دینا اور وہ راہیں اسکے لئے میسر اور آسان کر دینا جنکے حصول کیلئے اُسکی فطرت میں استعداد رکھی گئی ہے اور لفظ اقوم سے آیت یھدی للتی ھی اقوم میں یہی راستی مراد ہے ۔ پھر بعد اسکے فرمایا کہ قرآن کریم تمام جھگڑون کا فیصلہ کرتا ہے اور یہ قول بھی اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ اسمیں تمام اقسام حکمت الٰہی کے موجود ہیں کیونکہ جو کتاب خود ناقص اور بعض معارف سے خالی ہو وہ عام طور پر الٰہیات کے مخطیوں اور مصیبوں کیلئے قاضی اور حکم نہیں ٹھہر سکتی بلکہ اُسی وقت حکم ٹھہر یگی کہ جب جامع جمیع علوم حکمیہ ہوگی ۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن تمام شکوک سے پاک ہے اور اسکی تعلیمات میں شک اور شبہ کو راہ نہیں یعنے علوم یقینیہ سے پُر ہے ۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن وہ حکمت ہے جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہے اور تمام آلہی کتابوں پر حاوی ہے اور تمام معارف دینیہ کا اسمیں بیان موجود ہے وہ ہدایت کرتا ہے اور ہدایت پر دلایل لاتا ہے اور پھر حق کو باطل سے جدا کر کے دکھلا دیتا ہے ۔ اور وہ پرہیز گاروں کو اُنکی نیک استعدادیں جو اُنمیں موجود ہیں یاد دلا دیتا ہے اور اسکی تعلیم یقین کے مرتبہ پر ہے اور وہ غیب گوئی میں بخیل نہیں ہے یعنے اُسمیں امور غیبیہ بہت بھرے ہوئے ہیں اور پھر صرف اتنا نہیں کہ اپنے اندر ہی امور غیبیہ رکھتا ہے بلکہ اسکا سچا پیرو بھی منجانب اللہ الہام پاکر امور غیبیہ کو پا سکتا ہے اور یہ فیض اسی پاک کتاب کا ہے جو بخیل نہیں ہے اور دوسری کتابیں اگرچہ منجانب اللہ بھی ہوں مگر اب وہ بخیل کا ہی حکم رکھتی ہیں جیسے انجیل اور توریت کہ اب انکی پیروی کر نیوالا کوئی نور حاصل نہیں کر سکتا بلکہ انجیل تو عیسائیوں سے ایک ٹھٹھا کر رہی ہے کیونکہ جو عیسائی ایمانداروں کی علامتیں انجیل نے ٹھہرائی ہیں کہ وہ ناقابل علاج بیماروں یعنی مادر زاد اندھوں اور مجذوموں اور لنگڑوں اور بہروں کو اچھا کرینگے اور پہاڑوں کو حرکت دینگے اور زہر کھانے سے نہیں مرینگے یہ علامتیں

عیسائیوں مین نہیں پائی جاتین بلکہ حضرت عیسیٰ نے یہ بات کہہ کر کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی
تم مین ایمان ہو تو یہ تمام کام جو مین کرتا ہون تم کرو گے بلکہ مجہہ سے زیادہ کرو گے اس بات پر مہر لگادی کہ تمام
عیسائی بے ایمان ہین اور جب بے ایمان ہوئے تو اُن کو یہ حق بہی نہین پہنچتا کہ کسی سے سچائی دین
کے بارے مین بحث کرین جبتک پہلے اپنی ایمانداری ثابت نہ کرلین کیونکہ انکی حالت یہ گواہی
دے رہی ہے کہ بوجہ نہ پائے جانے قرارداده علامتون کے یا تو وہ بے ایمان ہین اور یا وہ شخص
کاذب ہے جسنے ایسی علامتین انکے لیئے قرار دین جو انمیں پائی نہیں جاتین اور دونوں طور کے
احتمال کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے بکلی دور و مہجور و بے نصیب ہین
مگر قرآن کریم نے اپنی پیرون کے لیئے جو علامتین قرار دی ہین وہ صدہا مسلمانوں میں پائی
جاتی ہین جس سے ثابت ہوگیا کہ قرآن کریم خدا تعالی کا برحق کلام ہے لیکن اگر عیسائیون کو
ایماندار مان لیا جاوے تو ساتھ ہی ماننا پڑیگا کہ انجیل موجودہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے کہ جو جہوٹی
پیشگوئیوں کے سہارے سے اپنے گروہ کو قایم رکہنا چاہتا ہے مگر یاد رہے کہ اس تقریر سے حضرت
مسیح علیہ السلام پر ہمارا کوئی حملہ نہین کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ باتین حضرت مسیح کیطرف سے
ہیں تو اُنہون نے ایمانداروں کی یہ نشانیاں لکہدین پہر اگر کوئی ایمانداری کو چہوڑ دے تو
حضرت مسیح کا کیا قصور۔ بلکہ حضرت مسیح نے ان علامات کے لباس مین عیسایون کی بے ایمان
ہو جانیکے زمانہ کی ایک پیشگوئی کردی ہے یعنی یہ کہدیا ہے کہ جب اے عیسائیو تمہارے پر ایسا زمانہ
آوے کہ تم میں یہ علامتین نہ پائی جاوین تو سمجہو کہ تم بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے
برابر بہی تم میں ایمان نہ رہا۔ اسمین شک نہین کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے
عیسائیون کے بعض خواص افراد مین یہ علامتین پائی جاتی تہین اور خوارق اُن سے ظہور مین آتے تہے
لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت مین جب وہ لوگ بباعث قبول کرنے اُس آفتاب

صداقت کی بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نرہا تب عمومًا بے ایمانی
کی علامتین اُنہین ظاہر ہو گئیں۔ مسلمانون کو لازم ہے کہ جبتک عیسائی اقاموا التوراة والانجیل
کا اپنے تئین مصداق ثابت نکرین یعنی ایمانداری کی علامتین نہ دکھلائین تب تک بار بار اُن سے
یہی مواخذہ کرین کہ وہ اُن علامات قرار دادہ انجیل کے روسے اپنا ایماندار ہونا ہمین دکھلا دین انسے
یہ پوچھنا چاہیے کہ تم کس دین کیطرف بلاتے ہو آیا اس انجیلی دین کیطرف جسکی قبول کرنیوالون کی یہ
یہ علامتین لکھی ہین کہ روح القدس انکو ملتی ہے اور ایسے ایسے خوارق وہ دکھلاتے ہین اگر وہی دین ہے
تو بہت خوب وہ علامتین دکھلاؤ۔ اور اول اپنے تئین ایک ایماندار عیسائی ثابت کرو اور پھر اُس روشن
اور مدلل ایمان کیطرف دوسرون کو بلاؤ اور جبکہ اُس ایمان کی علامتین ہی موجود نہین تو نجات جسکا ملنا
اسی ایمان پر مبنی ہے اسی طرح باطل ہو گی جیسا کہ تمہارا ایمان باطل ہے۔ اور جھوٹے ایمان کا ثمرہ
سچی نجات نہین ہو سکتی بلکہ جھوٹی نجات ثمرہ ہو گی جو جہنم سے بچا نہین سکتی۔ غرض کوئی عیسائی
بحیثیت عیسائی ہونیکے بحث کرنیکا حق نہین رکھتا جبتک انجیلی نشانون کے ساتھ اپنی تئین
سچا عیسائی ثابت نہ کرے وانی لہم ذالک۔

پھر ہم بقیہ آیات کریمہ کا ترجمہ کر کے لکھتے ہین کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن اور رسول
ایک نور ہے جو تمہاری طرف آیا یہ کتاب ہر یک حقیقت کو بیان کرنیوالی ہے خدا اسکی ساتھ اُن لوگون کو
سلامتی کی راہ دکھلاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرتے ہین اور وہ انکو ظلمات سے نور کیطرف
نکالتا ہے اور سیدھی راہ جو اُس تک پہنچتی ہے انکو دکھلاتا ہے۔ وہی خدا ہے جس نے اپنے
رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا اس دین کو تمام دینون پر غالب کرے۔
اے لوگو! قرآن ایک برہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرفسے تمکو ملی ہے اور ایک کھلا کھلا نور ہے
جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے۔ آج تمہارے لئے دین کامل کیا گیا اور تمپر سب نعمتین پوری کیگئی ہین

اور میری رضامندی اِسمین محدود ہوگئی کہ تم دین اسلام پر قایم ہو جاؤ۔ خدا نے نہایت کامل اور پسندیدہ کلام تمہاری طرف اتارا اِس کتاب مین یہ خاصیت ہے کہ یہ کتاب متشابہ ہے یعنی اسکی تعلیمات نہ باہم اختلاف رکھتی ہین اور نہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت سے منافی ہیں بلکہ جو کمال انسان کیلئے اسکی فطرت اور اُسکے قویٰ کے لحاظ سے ضروری ہے اسی کمال کے مناسب حال اِس کتاب کی تعلیم ہے اور یہ صفت توریت اور انجیل کی تعلیم مین نہین پائی جاتی۔ توریت مین حد سے زیادہ سختی اور انتقام پر زور ڈالا گیا ہے اور وہ سختی مطیع اور نافرمان اور دوست اور دشمن دونوں کے حق مین ایسے طور سے تجویز کیگئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت کی تعلیم کو خاص قوم اور خاص زمانہ کے لحاظ سے یہ مجبوری پیش آگئی تھی کہ سیدھے اور عام قانون قدرت کے موافق توریت کی احکام اُن قوموں کو کچھ بھی فایدہ نہین پہنچا سکتے تھے۔ اِسی لحاظ سے توریت نے اندرونی طور پر یعنی اپنی قوم کے ساتھ یہ سختی کی کہ انتقامی احکام پر زور ڈال دیا اور عفو اور درگذر گویا یہودیوں کے لئے حرام کیطرح ہو گئے۔ اور دانت کے عوض اپنے بھائی کا دانت نکال ڈالنا داخل ثواب سمجھا گیا اور حقوق اللہ مین بھی بہت سخت اور گویا فوق الطاقت تکلیفین جنسے معیشت اور تمدن مین حرج ہو رکھی گئین ایسا ہی بیرونی احکام توریت کے بھی زیادہ سخت تھے جنکی رو سے مخالفون اور نافرمانوں کے دیہات اور شہر پھونکے گئے اور کئی لاکھ بچے قتل کئے گئے اور بڈھوں اور اندھون اور لنگڑوں اور ضعیف عورتوں کو بھی نہ تیغ کیا گیا۔ اور انجیل کی تعلیم مین حد سے زیادہ نرمی اور رحم اور درگذر فرض کیطرح ٹھہرائے گئے۔ چنانچہ بیرونی طور پر اگر دشمن دین حملہ کرین تو انجیل کی رو سے مقابلہ کرنا حرام ہے گو وہ اُن کے روبرو انکے قوم کے غریبوں اور ضعیفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردین اور اُنکے بچوں کو قتل کر ڈالین اور اُنکی عورتوں کو پکڑ کر لیجائیں اور ہر طرح سے بےحرمتی کرین اور اُن کے معابد کو پھونک دین اور اُنکی کتابوں کو جلا دین غرض کیسے ہی اُنکی قوم کو تہ و بالا کر دین مگر دشمن مذہب کے

ساتھ لڑائی کا حکم نہین - ایساہی اندرونی طور پر بھی انجیل میں قوم کی باہمی حفظ حقوق کے لئے یا مجرم کو پاداشں جرم کیلئے کوئی سزا اور قانون نہین - اور صرف رحم اور عفو اور درگذر کے پہلو پر اگرچہ جہین مت سی بہت کم مگر تاہم اس قدر زور ڈال دیا گیا ہے کہ دوسرے پہلوؤن کا گویا خیال ہی نہین ہے اگرچہ ایک گال پر طمانچہ کہاکر دوسری بہی پہیر دینا ایک نادان کی نظر مین بڑی عمدہ تعلیم معلوم ہوگی مگر افسوس کہ ایسے لوگ نہیں سمجھتے کہ کیا کسی زمانہ کے لوگون نے اِسپر عمل بہی کیا اور اگر بفرض محال عمل کیا تو کیا یہی آبادی رہی اور لوگوں کی جان ومال در اس مین کچھہ خلل نہ ہوا —— کیا یہ تعلیم دنیا کے پیدا کرنیوالے کے اُس قانون قدرت کے مطابق ہے جسکی طرف انسانوں کی طبایع مختلفہ محتاج ہین - کیا نہین دیکھتے کہ تمام طبائع جرائم کی سزا دینے کی طرف بالطبع جہک گئین اور ہریک سلطنت نے انسداد جرائم کے لئے بہی قانون مرتب کئے جو مجرمون کو قرار واقعی سزا دیجائے اور کسی ملک کا انتظام بجز قوانین سزا کے مجرد رحم سے چل نہ سکا - آخر عیسای مذہب نے بہی اس رحم اور درگذر کی تعلیم سے بیزار ہوکر وہ خونریزیاں دکھلائیں کہ شاید انکی دنیا مین نظیر نہین ہوگی اور جیسے ایک پل ٹوٹ کر اردگرد کو نہ آب کر دیتا ہے ایساہی عیسائی قوم نے درگذر کی تعلیم کو چہوڑ کر کام دکھلائے - سو اِن دونون کتابون کا ناتمام اور ناقص ہونا ظاہر ہے لیکن قرآن کریم اخلاقی تعلیم مین قانون قدرت کے قدم بہ قدم چلا ہے - رحم کی جگہ جہان تک قانون قدرت اجازت دیتا ہے رحم ہے اور قہر اور سزا کی جگہ اسی اصول کے لحاظ سے قہر اور سزا اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعیم میں ہر یک پہلو سے کامل ہے اور اسکی تعلیمات نہایت درجہ کے اعتدال پر واقعہ ہیں جو انسانیت کے سارے درخت کی آبپاشی کرتی ہیں نہ کسی ایک شاخ کی - اور تمام قوٰے کی مربّی ہین نہ کسی ایک قوت کی - اور درحقیقت اسی اعتدال اور موزونیت کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا ہے **کتابا متشابہا** - پہر بعد اس کے **مثانی** کے لفظ مین اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقولی اور

روحانی وونو طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہین - پہر بعد اسکے فرمایا کہ قرآن میں اس قدر عظمت حق کی بہری ہوی ہے کہ خدا تعالی کی آیتوں کی سننے سے اُن کے دلوں پر قشعریرہ پڑجاتا ہے اور پہر اُنکی جلدیں اور اُن کے دل یاد الہی کیلئے بہ نکلتے ہیں - اور پہر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہی اور میزان حق لینے یہ حق بہی ہے اور اسکے ذریعہ سے حق شناخت بہی ہو سکتا ہے - اور پہر فرمایا کہ خدا تعالی نے آسمان پر سے پانی اُتارا پس اپنے اپنے قدر پر ہر یک وادی بہ نکلی یعنی جسقدر دنیا مین طبایع انسانی ہیں قرآن کریم اُنکے ہر یک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کرنیوالا ہے اور یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اس آیت میں اس بات کیطرف اشارہ ہی کہ قرآن کریم اس قدر وسیع دریائے معارف ہی کہ محبت الہی کے تمام پیاسے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب اُسی سے پانی پیتے ہیں - اور پہر فرمایا کہ ہمنے قرآن کریم کو اسلئے اُتارا ہے کہ تاجو پہلی قوموں میں اختلاف ہو گئے ہیں اُنکا اظہار کیا جاے - اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت سے نور کی طرف نکالتا ہے - اور اُسمیں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی برکتین یعنے معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانیوالے امور اسمیں بہرے ہوئے ہیں اور اس لایق ہے کہ اسکو تدبر سے دیکھا جائے اور عقلمند اسمیں غور کریں اور سخت جہگڑالو اس سے ملزم ہوتے ہیں اور ہر یک شے کی تفصیل اسمین موجود ہے - اور یہ ضرورت حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے - اور ضرورت حقہ کی ساتھ اُترا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو اسکے آگے پیچہے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اسمیں ہر یک شے کا بیان موجود ہے اور یہ روح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلیغ میں ہے اور تمام صداقتیں غیر متبدل اسمیں موجود ہیں انکو کہدے کہ اگر جن و انس اسکی نظیر بنانا چاہیں یعنی وہ صفات کاملہ جو اس کے بیان کیگئی ہیں اگر کوئی اُنکی مثل بنی آدم اور جنات میں سے بنانا چاہین تو یہ اُن کے لئے ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دوسری کی مدد بہی کرین +

اب اسمقام میں ثابت ہوا کہ قرآن کریم صرف اپنی بلاغت و فصاحت ہی کے رو سے
بینظیر نہیں بلکہ اپنی اُن تمام خوبیوں کی رو سے بینظیر ہے جن خوبیوں کا جامع وہ خود اپنے تئیں قرار دیتا ہے اور
یہی صحیح بات بھی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کیطرف سے جو کچھہ صادر ہے اُسکی صرف ایک خوبی ہی بیمثل
نہیں ہونی چاہئیے بلکہ ہر یک خوبی بیمثل ہوگی۔ بلاشبہ جو لوگ قرآن کریم کو غیر محدود حقایق اور
معارف کا جامع نہیں سمجھتے وہ ماقدروا القرآن حق قدرہ میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی پاک
اور سچی کلام کو شناخت کرنیکے یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو
کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک جو کا دانہ ہے وہ بھی بینظیر ہے
اور انسانی طاقتیں اُسکا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور بیمثل ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے یعنی ہر یک
چیز اُسی حالتمیں بے نظیر ٹھہر سکتی ہے جبکہ اسکی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور کنارہ نظر نہ آوے
اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر یک مخلوق میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر ایک درخت
کے پتے کی عجائبات کی ہزار برس تک بھی تحقیقات کیجائے تو وہ ہزار برس ختم ہو جائیگا مگر اُس پتے کے
عجائبات ختم نہیں ہونگے اور اسمیں سر یہ ہے کہ جو چیز غیر محدود قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اسمیں
غیر محدود عجائبات اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قل لو کان
البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا
اپنے ایک معنے کی رو سے اسی امر کی مؤید ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رو سے تمام
کلمات اللہ ہی ہیں اور اسی کی بنا پر یہ آیت ہے کہ کلمتہ القاھا الی مریم کیونکہ ابن مریم میں
دوسری مخلوقات میں سے کوئی امر زیادہ نہیں اگر وہ کلمۃ اللہ ہے تو آدم بھی کلمۃ اللہ ہے اور
اسکی اولاد بھی کیونکہ ہر یک چیز کن فیکون کے کلمہ سے پیدا ہوئی ہے اسیطرح مخلوقات کی صفات
اور خواص بھی کلمات ربی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ تمام کلمہ کن فیکون سے نکلے ہیں

سوال مضمون کے رو سے اس آیت کا یہی مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات بیحد اور بے نہایت ہین اور جبکہ ہر یک چیز اور ہر یک مخلوق کے خواص بیحد اور بے نہایت ہین اور ہر یک چیز غیر محدود عجائبات پر مشتمل ہے تو پھر کیونکر قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے صرف ان چند معانی مین محدود ہو گا کہ جو چالیس پچاس یا مثلاً ہزار جزو کی کسی تفسیر مین لکھے ہون یا جس قدر ہمارے سید و مولےٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود مین بیان کئے ہون نہیں بلکہ ایسا کلمہ منہہ پر لانا میرے نزدیک قریب قریب کفر کے ہے۔ اگر عمداً اسپر اصرار کیا جاوے تو اندیشہ کفر ہے۔ یہ سچ ہے کہ جو کچھہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے معنے بیان فرمائے ہین وہی صحیح اور حق ہین مگر یہ ہرگز سچ نہین کہ جو کچھہ قرآن کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے اُن سے زیادہ قرآن کریم مین کچھہ بھی نہین۔ یہ اقوال ہمارے مخالفوں کے صاف دلالت کر رہے ہیں کہ وہ قرآن کریم کے غیر محدود عظمتون اور خوبیون پر ایمان نہیں لاتے اور ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسون کے لئے اترا ہی جو امی تھے اور بھی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہین۔ وہ نہین سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض امیون کے لئے نہین بھیجے گئے بلکہ ہر یک رتبہ اور طبقہ کے انسان انکی امت مین داخل ہین اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا پس اس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم ہر یک استعداد کی تکمیل کے لیے نازل ہوا ہے اور درحقیقت آیت وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ میں بھی اسی کیطرف اشارہ ہے۔ پس یہ خیال کہ گویا جو کچھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا اس سے بڑھکر ممکن نہین بدیہی البطلان ہے۔ ہم نہایت قطعی اور یقینی دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کلام کے لئے ضروری ہے کہ اسکی عجائبات غیر محدود اور بے مثل ہون۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ اگر

قرآن کریم میں ایسے عجائبات اور خواص مخفیہ تھے تو پہلوں کا کیا گناہ تھا کہ انکو ان اسرار سے محروم رکھا گیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ بکلی اسرار قرآنی سے محروم تو نہیں رہے بلکہ جس قدر معلومات عرفانیہ خدا تعالی کے ارادہ میں اُنکے لئے بہتر تھے وہ انکو عطا کئے گئے اور جس قدر اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اِس زمانہ میں اسرار ظاہر ہونے ضروری تھے وہ اس زمانہ مین ظاہر کئے گئے۔ مگر وہ باتین جو مدار ایمان ہین اور جنکے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔ مین متعجب ہون کہ اِن ناقص الفہم مولویون نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ خدا تعالی پر یہ حق واجب ہے کہ جو کچھہ آئندہ زمانہ مین بعض آلاء و نعماء حضرت باری عزاسمہٗ ظاہر ہوں پہلے زمانہ مین بہی انکا ظہور ثابت ہو بلکہ اس بات کے ماننے کے بغیر کسی صحیح الحواس کو کچھہ بن نہیں پڑتا کہ بعض نعماء الٰہی پچھلے زمانہ میں ایسے ظاہر ہوتے ہیں کہ پہلے زمانہ مین اون کا اثر اور وجود پایا نہین جاتا۔ دیکہو جس قدر صدہا نباتات جدیدہ کے خواص اب دریافت ہوئے ہیں یا جس قدر انسانوں کے آرام کے لئے طرح طرح کے صناعات اور سواریاں اور سہولت معیشت کی باتین اب نکلی ہیں پہلے اُن کا کہاں وجود تہا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے حقایق و دقایق قرانی کا نمونہ کہاں ہے جو پہلے دریافت نہین کئے گئے تو اِسکا جواب یہ ہے کہ اِس رسالہ کے آخر مین جو سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے اسکے پڑہنے سے تمہین معلوم ہوگا کہ اس قسم کے حقایق اور معارف مخفیہ قرآن کریم مین موجود ہیں جو ہر یک زمانہ مین اُس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق ہیں +

بالآخر یہ بہی یاد رہے کہ یہ قصیدہ اور یہ تفسیر کسی غرض خودنمائی اور خودستائی سے نہیں لکہی گئی بلکہ محض اس غرض سے کہ تا میاں بطالوی اور اُنکے ہم خیال لوگوں کی نسبت منصف لوگون پر یہ ظاہر ہو کہ وہ اپنے اِس اصرار مین کہ یہ عاجز مفتری اور دجال اور ساتہہ اسکے بالکل علم ادب سے بے بہرہ اور قرآن کریم کے حقایق و معارف سے بے نصیب ہے اور وہ لوگ بڑے اعلےٰ درجہ کے عالم فاضل مین ہیں

کس قدر کاذب اور دروغگو اور دین اور دیانت سے دور ہین اگر میان بطالوی اپنے ان بیانات
اور ہذیانات مین جو اس نے اس عاجز کے نادان اور جاہل اور مفتری ہونیکے بارہ مین اپنے
اشاعۃ السنۃ مین شایع کیئے ہین دیانت دار اور راست گو ہے تو کچھہ شک نہین کہ
اب بلاحجت وحیلہ اِن قصائد اور تفسیر کے مقابلہ پر اپنی طرف سے اسیقدر اور تعداد اشعار کے
لحاظ سے چار قصیدے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین اور نیز سورۃ فاتحہ کی تفسیر بھی
شایع کر لیگا تا سیہ روے شود ہر کہ در وغش باشد - اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر مین
تکبر کا کیڑا ہے اور جو اس عاجز کو باوجود بار بار اظہار ایمان کے کافر اور مرتد خیال کرتے ہین اور اپنے
تئیں کچھہ چیز سمجھتے ہین اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں چاہے وہ دہلی میں رہتے ہوں جیساکہ میاں
شیخ الکل اور یا لکھوکے ہیں جیساکہ میاں محی الدین بن مولوی محمد صاحب اور یا لاہور میں یا کسی اور
شہر مین رہتے ہون اور اب اُن کی شرم اور حیا کا تقاضا یہی ہے کہ مقابلہ کرین اور ہزار روپیہ لیوین
انکو اختیار ہے کہ بالمقابل جوہر علمی دکھلانیکے وقت ہماری غلطیاں نکالین ہماری صرف و نحو کی
آزمائش کرین اور ایسا ہی اپنی بھی آزمائش کرا دین لیکن یہ بات بیحیائی مین داخل ہے کہ بغیر اسکے
جو ہمارے مقابل پر اپنا بھی جوہر دکھلاوین یکطرفہ طور پر استاد بن بیٹھین -

اِس جگہہ یہ بھی یاد رہے کہ شیخ بطالوی نے جس قدر اس عاجز کی بعض عربی عبارات
سے غلطیان نکالی ہین اگر اِن سے کچھہ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ اب اس شیخ کی خیرگی اور بیحیائی
اِس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ صحیح اسکی نظر مین غلط اور فصیح اسکی نظر مین غیر فصیح دکھائی دیتا ہے -
اور معلوم نہیں کہ یہ نادان شیخ کہان تک اپنی پردہ دری کرانا چاہتا ہے اور کیا کیا ذلتین اسکے نصیب مین
بعض اہل علم ادیب اسکی یہ باتین سُنکر اور اسکی اِس قسم کی نکتہ چینیون پر اطلاع پاکر اسپر روتے ہین
کہ یہ شخص کیوں اِس قدر جہل مرکب کے دلدل مین پھنسا ہوا ہے - مینے پہلے ہی لکھدیا ہے اور اب

پھر ناظرین کے اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر میاں بٹالوی نے میرے اِن قصائد اربعہ اور تفسیر
سورہ فاتحہ کا مقابلہ کر دکھلایا اور منصفوں کی رائے میں وہ قصائد اور وہ تفسیر انکی صرفی نحوی اور
بلاغت کی غلطیوں سے مُبرّا نکلی تو میں ہر یک غلطی کی نسبت جو ان قصائد اور تفسیر میں
پائی جائے یا میری کسی پہلی عربی تالیف میں پائی گئی ہو پانچروپیہ فی غلطی شیخ بٹالوی کی نذر
کرونگا اور میں ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ شیخ بٹالوی علم عربیت سے بکلی بے نصیب ہے غلطیوں کا
نکالنا ان لوگوں کا کام ہوتا ہے جو کلام جدید اور قدیم عرب پر نظر محیط رکھتے ہوں اور محاورہ اور
عدم محاورہ پر انکو اطلاع ہو — اور ہزارہا اشعار عرب کے اُن کی نگاہ کے سامنے ہوں
اور تتبع اور استقراء کا ملکہ انکو حاصل ہو — مگر یہ بیچارہ شیخ جسنے اُردو نویسی میں ریش سفید
کی ہے علم ادب اور بلاغت فصاحت کو کیا جانے کبھی کسینے دیکھا یا سُنا کہ کوئی دو چار
شعر عربی میں اس بزرگ نے نظم کر کے شایع کئے ہوں اور مجھے تو ہرگز ہرگز اسقدر بھی امید
نہیں کہ ایک شعر بلیغ و فصیح بھی بنا سکتا ہو یا ایک سطر لوازم بلاغت و فصاحت کے ساتھ عربی
میں لکھہ سکتا ہو ہاں اردو خوان ضرور ہے۔ ناظرین غور سے دیکھیں کہ اِس بزرگ کی عربیت
کی حقیقت کھلنے کیلئے اِس عاجز نے پہلے اِس سے اپنے اشتہار میں لکھا تھا کہ شیخ مذکور
میرے مقابل پر ایک تفسیر کسی سورۃ قرآن کریم کی بلیغ و فصیح عبارت میں لکھے اور نیز سو شعر کا
ایک قصیدہ بھی میرے مقابل پر بیٹھ کر تحریر کرے اگر شیخ مذکور کو عربیت میں کچھ بھی
دخل ہوتا تو وہ بڑی خوشی سے میرے مقابلہ میں آتا اور پہلو بہ پہلو بیٹھ کر اپنی عربی دانی
کی لیاقت دکھلاتا۔ لیکن اسکے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۵ اکو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۲ تک بغور
پڑھنا چاہئے کہ کیونکر اُس نے رکیک شرطوں سے اپنا پیچھا چھوڑایا ہے چنانچہ ان صفحات
میں لکھا ہے کہ اِس مقابلہ سے پہلے کتاب دافع الوساوس کی عربی عبارت کی غلطیاں

ثابت کرینگے اور نیز کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام کے کلمات کفر و الحاد پیش کرینگے اور نیز
اُن پچاسی سوالات کا جواب طلب کرینگے جو مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت کی نسبت
مراسلت نمبر ۲۰ مورخہ ۹ جنوری ۱۸۹۳ء مین ہم لکھہ چکے ہیں اور یہ بھی سوال کرینگے کہ کیا تم
نجوم نہیں جانتے اور کیا تم رمل اور جفر اور سمریزم سے واقف نہیں ہو اور پھر جوابات کے جواب الجواب
کا جواب پوچھا جائیگا اور اسیطرح سلسلہ وار جواب الجواب ہوتے جاینگے اور پھر یہ پوچھا جائیگا کہ
کہ بالمقابل عربی مین تفسیر لکھنے کو اپنے ملہم اور موید ہونے پر دلیل تبلاوین یعنی عربی دانی سے
ملہم ہونا کیونکر ثابت ہوگا اور پھر کوئی دلیل اپنے الہامی اور موید من اللہ ہونیکی پیش کرین پھر جب
اِن سوالات سے عہدہ برا ہو گئے تو پھر تفسیر عربی اور نیز قصیدہ نعتیہ میں مقابلہ کیا جائیگا ورنہ نہیں۔
اب اے ناظرین للہ خود ان تینوں صفحون ۱۹۰ اور ۱۹۱ اور ۱۹۲ اشاعۃ السنہ
مذکور کو غور سے پڑھو اور دیکھو کہ کیا یہ جواب اور ایسے طرز کی حیلہ سازیاں ایسے شخص کیطرف سے
ہو سکتی ہیں جو حقیقت مین اپنے تئین عربی دان اور ایک فاضل آدمی خیال کرتا ہو اور اپنے
فریق مقابل کو ایسا جاہل یقین رکھتا ہو کہ بقول اُسکے ایک صیغہ عربی کا بھی اُسکو نہیں آتا۔
اور پھر خدا تعالی سے بھی مدد نہیں پا سکتا۔ ہماری اس درخواست کی بنا تو صرف یہ بات تھی
کہ اِس شیخ چالباز نے جابجا جلسون اور وعظوں اور تحریروں اور تقریروں میں یہ کہنا شروع کیا تھا
کہ یہ شخص یعنے یہ عاجز ایک طرف تو اپنے دعوے الہام میں مفتری اور دجال اور کاذب ہے اور
دوسری طرف اس قدر علوم عربیت اور علم ادب اور علم تفسیر سے جاہل اور بیخبر ہے کہ ایک صیغہ
بھی صحیح طور سے اسکے مُنہہ سے نکل نہیں سکتا اور جن آسمانی نشانوں کو دیکھا تھا انکا تو پہلے انکار
کر چکا تھا اور ان کو رمل اور جفر قرار دے چکا تھا۔ اسلئے خدا تعالی نے اس طور سے بھی اِس شخص
کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہا۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ شخص اہل علم اور اہل ادب میں سے ہوتا تو ان شتو ددد

شرائط اور حیلوں کی اس جگہ ضرورت ہی کیا تھی تنقیح طلب تو صرف اس قدر امر تھا کہ شیخ مذکور نے اپنے ان بیانات مین جو
جابجا شائع کر چکا ہے صادق ہے یا کاذب اور یہ عاجز بالمقابل عربی بلیغ اور تفسیر لکھنے میں شیخ
سے کم رہتا ہے یا زیادہ۔ کم رہنے کی حالت مین مینے اقرار کر دیا تھا کہ مین اپنی کتابین جلا دونگا
اور توبہ کرونگا اور شیخ مذکور کی رعایت کیلئے اس مقابلہ کے بارہ مین دن بھی چالیس مقرر کر دئے تھے
جسکے معنی شیخ نے خباثت کی راہ سے یہ کئے کہ گویا میرا چالیس دن کے مقرر کرنے سے یہ منشاء ہے
کہ شیخ مذکور چالیس دن تک مرجائیگا حالانکہ صاف لکھا تھا کہ چالیس دن تک یہ مقابلہ ہو نہ کہ یہ
چالیس دن کے بعد شیخ اس جہان سے انتقال کر جائیگا۔ اب چونکہ شیخ جی نے اس طور پر مقابلہ کرنا
نہ چاہا اور بیہودہ طور پر بات کو ٹال دیا اسلئے ہمیں اب اس مقابلہ کے لئے دوسرا پہلو بدلنا پڑا۔
اور ہم فراست ایمانیہ کے طور پر یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ شیخصاحب اس طریق مقابلہ کو بھی ہرگز
قبول نہین کرینگے اور اپنی پرانی عادت کے موافق ٹالنے کے لئے کوشش کرینگے بات یہ ہے کہ شیخصاحب
علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے ہین
مگر اب شیخصاحب کے لئے طریق آسان نکل آیا ہے کیونکہ اس رسالہ مین صرف شیخصاحب ہی مخاطب
نہین بلکہ وہ تمام مکفر مولوی بھی مخاطب ہین جو اس عاجز متبع اللہ اور رسول کو دائرہ اسلام سے
خارج خیال کرتے ہیں۔ سو لازم ہے کہ شیخصاحب نیازمندی کے ساتھ انکی خدمتمین جائین اور
انکے آگے ہاتھ جوڑین اور رو دین اور انکے قدمونپر گرین تا وہ لوگ اس نازک وقت مین انکی عربی دانی
کی پردہ دری سے انکو بچالین کچھ تعجب نہین کہ کسی کو انپر رحم آجاوے۔ ہان اس قدر ضرور ہے
کہ اگر حنفی مولوی کے پاس جائین تو اسکو کہدین کہ اب مین حنفی ہون اور اگر شیعہ کی خدمتمین
جائین تو کہدین کہ اب مین شیعیان اہلبیت مین سے ہون چنانچہ یہی وتیرہ آجکل شیخ جی کا سنا بھی
جاتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس عاجز کو شیخ جی اور ہر یک مکفر بد اندیش کی نسبت الہام ہو چکا ہے

کہ انی مہین من اراد اہانتک اسلئے یہ کوششین شیخ جی کی ساری عبث ہونگی اور اگر کوئی مولوی شوخی اور چالاکی کی راہ سے شیخصاحب کی حمایت کے لئے اٹھے گا تو منہہ کے بل گرایا جائیگا۔ خدا تعالی ان متکبر مولویوں کا تکبر توڑے گا اور انہیں دکھلائیگا کہ وہ کیونکر غریبوں کی حمایت کرتا ہے اور شریروں کو جلتی ہوی آگ مین ڈالتا ہے۔ شریر انسان کہتا ہے کہ میں اپنے مکروں اور چالاکیوں سے غالب آجاؤں گا اور میں راستی کو اپنے منصوبوں سے مٹادوں گا اور خدا تعالی کی قدرت اور طاقت اسے کہتی ہے کہ اے شریر میرے سامنے اور میرے مقابل پر منصوبہ باندہنا تجھے کس نے سکہایا کیا تو وہی نہیں جو ایک ذلیل قطرہ رحم میں تہا۔ کیا تجھے اختیار ہے جو میری باتوں کو ٹال دے +

بالآخر پہر میں عامہ ناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** میرا عقیدہ ہے۔ اور **لکن رسول اللہ وخاتم النبیین** پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے مین اپنے اس بیان کی صحت پر اسقدر قسمیں کہاتا ہوں جس قدر خدا تعالی کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالی کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اسکی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بہی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنیکے بعد اسکو پوچھا جائیگا میں اللہ جلشانہ کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکہا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ مین تو

بفضلہ تعالی یہی پلہ بھاری ہوگا۔



واعلموا يا معشر المسلمين ان هذا الشيخ قد كذبني واكفرني بغير علم وهدىً واعتدى
في الاكفار وطفق يستبني ويحسبني من الذين يدخلون جهنم خالدين فيها وليسوا
منها بخارجين - فقلت ويحك ايها الشيخ الضّال اتقفوت ما ليس لك به علم
والله يعلم اني من المؤمنين - وقد ربّاني ربي وحبيبي وادّبني فاحسن تاديبي
ورحمني واحسن مثواي وانّي من المنعمين ولم يزل يتابني فيضانه ويتواتر عليّ
احسانه حتى خرجت من البيضة البشريّة - وادخلت في الرّوحانيين - ومن بعد
انزلني ربّي لاصلاح الضّالين - لا لنصر الدين ورجم الشياطين واكنت في شك
من امري فسوف يريك ربّي اياته فكن من الصابرين الذين يتقون الله ولا تكن
من المستعجلين - فابى واستكبر واراد ان يكون اول المكفرين وما اقتصر على
التكفير بل سبّني ولعنني وحسبني من الملعونين - والله يعلم قلبي وقلبه وهو
خير المحاسبين - ثم دعوته للمباهلة ليحكم الله بيننا وهو خير الحاكمين - فلم
يباهل وفرّ وعلى الفرار اصرّ - ولم يكن فراره بنية الصلاح بل لتوقّي الافتضاح
ملاقيه وان كان من الهاربين - وكان قد ادعى انه عالم اديب وانا من الجاهلين
فدعوته للنضال في كلام عربي مبين وقلت تعال ان ضلك في النظم العربي ونثره

واقول ما تقول وفي كلّ وادٍ معك اجول واني ان شاء الله من الغالبين۔ فاشاع
في شياطينه انه قرن مجالي وقرين جدالي فلزقت به كالداء العضال
ليبارزني للنضال ان كان من الصادقين۔ فخاف وابى۔ وبحث الحيل وتولّى
ولا يُفلح الكاذب حيث اتى۔ فالهمني ربّي طريقا اخر ليهلك من كان من
الهالكين۔ وهو انني نظمت في هذه الايام قصائد وثقفتها في ثلثة ايام او اقل
منها والله عليه شاهد وهو خير الشاهدين۔ وزيّنتها بالنكات المهذّبة
والاستعارات المستعذبة ملتزما جد القول وجزله وايّدني ربّي وعلمني سبلها
وان كنت من امّيّ مبين۔ فالآن وجب على الشيخ المذكور ان يناضلني في ذلك
وينظم قصيدة في تلك الامور بعدّة ابيات هذه القصائد واساليب بلاغتها
فان اتمّ شرطي فله الف من الدراهم المروجة انعاما مني عليه ولكل من ناضلني
من العلماء المكفرين ومع ذلك وآتيهم موثقا من الله لاكتب لهم بعد غلبهم كتابا فيه اقرّ بانهم العالمون
الادباء واني من الجاهلين الكاذبين المفترين ولكن لا يجب عليّ ايفاء هذا الشرط واداء هذا الانعام الا بعد
شهادة فرسان الصناعة وارباب البراعة وتصديق من كان جهبذ تنقيد الكلام من الادباء
الماهرين۔ وان لم يفعلوا ولن يفعلوا فاعلموا انهم من الكاذبين الجاهلين المفندين
وهذا اخر الحيل لسبر قليب ذلك الشيخ المضل فانه اهلك خلقا كثيرا بغوائله
فظلوا عميا وعورا وكانوا على علمه متكئين۔ وارجو بعد ذلك ان ينجّيهم الله
من شره وهو خير المنجين۔ والآن اكتب قصيدتي وما توفيقي الا بالله الذي هو ربي
وناصري ومعلمي في كلّ حين۔

القصيدة الارواحي في نعت الرسول صلى الله عليه وسلم

يا قلبي اذكر احمدا … عين الهدى كمفني العدا
بدر منير زاهر … في كل وصف حمدا
الظلمون بظلمهم … قد كذبوه تمردا
اطلب نظير كماله … فستند من ملحدا
نور من الله الذي … احيى العلوم تجددا
جمعت مرابيع الهدى … في وبله حين الندى
اليوم يسعى الكنكسران … يطفى هداه وعمدا
يا قطر سادية وغا … وقد عصمت من الردا
انا وجدنالك الملاذ … فبعد كهف قد بدا
لا نتقي نوب الزمان … ولا نخاف تهددا
كم من منازع عسرت … بيني واقوام العدا
يا ايها الناس اتقوا … يوما يشيب في هدا
والله اني ما ضللت … وما عدلت عن الهدى

برا كريما محسنا … بحر العطايا والجدا
احسانه يصبي القلوب … وحسنه يروي الصدا
والحق لا يسع الورى … انكاره لما بدا
ما ان رأينا مثله للناظرين … مسهدا
المصطفى ونبي المجتبى … والمقتدا والمجتدا
نسي الزمان رهامه … من جود هذا المقتدا
والله يبدي نوره … يوما وان طال المدى
ربيت اشجار الاسرة … بالفيوض وقد ردا
لا نتقي قوس الخطوب … ولا نبالي مرجدا
ونمد في اوقات افات … الى المولى يدا
حتى انثنيت مظفرا … وموقرا ومؤيدا
آلامه ما تنقضى … واسيره ما يفتدى
لكنني مذ لم ازل … ممن اذا الهدى اهتدى

لله حمد ثم حمد ... قد عرفنا المقتدى
كادت تعقبني ضلا ... لانت قادر كني الهدى

يا صاح ان الله قد ... اعطى لنا هذا حدا
هو ليلة القدر التي ... لقطى نعيما مخلدا

اتجول في حومات نفسك ... تارکا سنن الهدى
هلا انتهجت محجة الا ... حياء يا صيد الردا

يا من غدا للمومنين ... ن اشد بغضا كالعدا
اخترت لذة هذه ... ونسيت ما يعطى غدا

يا خاطب الدنيا الدنية ... قد هلكت تجلدا
عاديت اهل ولاية ... وقفوت اثار العدا

اليوم تكفرني وتحسبني ... شقيا ملحدا
وترى بوقت بعده ... في زي احمد احمدا

يا من تطغى الماء من ... حمق سرابا واعتدى
السبر سهل هين ... ان كان فهما وصدا

والله لو كشف لغطا ... ء وجدتني عين الهدى
ونظمت في سلك الرفا ... قد وجتني مسترشدا

القصيدة الثانية

ايا محسني اثني عليك واشكر ... فدى لك روحي انت ترسي ومأزر
بفضلك انا قد غلبنا على العدى ... بنصرك قد كسر الصليب المبطر
فتحت لنا فتحا مبينا تفضلا ... بفوج اذا جاؤا فزهق التنصر
قتلت خنازير النصارى بصارم ... واردى عدانا فضلك المتكثر
بوجهك ما انسى عطاياك بعده ... وفي كل نادنبأ فضلك اذكر
تلبيك روحي دايما كل ساعة ... وانك مهما تحشر القلب يحضر
وتعصمني في كل حرب ترحما ... فدى لك روحي انت دري ومغفر

بنوّر ضوء الشمس وجه خلائقٍ ولكن جناني من سناك ينوّر

تحيط بكنه الكائنات وسرّها وتعلم ما هو مستبانٌ ومضمر

ونحن عبادك يا الهي وملجائي نخر اما ملك خشية ونكبر

نصرت لافحام النصارى قريحتي وهدّمت ما يُعلي الخصيم ويعمر

واخذتهم وكسرت دايًا منضدًا واتممت وعدك في صليب يكسر

فسبحان من بارا لنصرة دينه واخزى النصارى فضله المتكثر

سقاني من الاسرار كاسًا روية وان كنت من قبل الهدى لا اعثر

غيور يبيد المجرمين بسخطه غفور ينجّي التائبين ويغفر

وحيد فريد لا شريك لذاته قويّ علي مستعان مقدّر

له المُلك والملكوت والمجد كله وكل له ما بان فينا ويظهر

ودود يحب الطائعين ترحمًا مليك فيزعج ذي شقاقٍ ويحصر

يحيط بكيد الكائدين بعلمه فيهلك من هو فاسق ومزوّر

ولم يتخذ ولدًا ولا كفوٌ له وحيد فريد ما دناه التكثر

ومن قال ان له الهًا قادرًا سواه فقد نادى الردى ويدمّر

وبشرني قبل الجدال بلطفه فقال لك البشرى وانت المظفر

ففاضت دموع العين مني تذللا وقصدت عنبرسر وقطري يمطر

فجئت النصارى في مقام جلوسهم فتحيّروا منهم خصيمًا وانظر

وظل النصارى ينصرون وكيلهم وكل تسلّح صائلًا لو يقدر +

رئيت مبارزهم كذئب بظلمه يصول على سُبُل الهدى ويزئر

فخاصم ظلما فی ابن مریم واجترٰی … علی الله فیما کان یهذی ویهجر

وقال له ولد مسیح ابن مریم … فسبحان رب العرش عما تصوروا

وقال بانّ الله اسم ثلثة … ابٌ وابنه حقًا وروح مطهّر

فقلت له اخسأ لیس عیسٰی بخالق … وخالقنا الرب الوحید الاکبر

أتثبت فی ملک له من بریة … من الارض او هو فی السماء مُدبّر

وأن علی معبودک الموت قد اتی … والٰهنا حيّ ویبقٰی و یعمر

ولیس لمستغنی الی الابن حاجة … وحاشاه ما الاولاد شیئًا یوقر

اعیسی الذی لا یعلم الغیب ذرة … اِله وتعلم انه لا یقدر

فاثنی علی ابلیس بالعلم والهدی … وقال هو الشیخ الذی لا ینکر

ویؤمن بالابن الوحید تیقنًا … ومذهبه مثل النصاری تنصّر

فقلت له یا ایها الضال من هوی … اتثنی علی غولٍ یضِلّ ویُدخِر

وما کان حامده بصیر قبلکم … ولکنکم عميٌ فکیف التبصّر

فما تاب من هذیانه وضلاله … وکان کدجّال یداجی ویمکر

وکم من خُرافات وکم من مفاسد … تقوّل خبثًا ذالک المتنصّر

وقال لي ان الله خلق وخالق … ومسیحنا عبدٌ ورب اکبر

فقلت له یا تارک العقل والنهی … اِله وعبدٌ ذاک شيءٌ منکر

اذا قلّ دین المرء قلّ قیاسه … ومن یومن یُرشده عقل مُطهر

وانی اری فی خبط عشوی عقولکم … تقولون ما لا یفهم المتفکر

وانی اراکم فی ظلام دائم … وما فی یدیکم من دلیل یُنوّر

وان هو الا بدعة غير ثابت ... وإثباته مستنكر متعذر

أتعرف في الصحف القديمة مثله ... وقد جاء هدي بعد هدي ومنذر

أناجيل عيسى قد عفت آثارها ... وحرّفها قوم خبيث معيّر

نبذتم هداية وراء ظهوركم ... وهذا من الشيطان هدي آخر

أتمحو جلال الله في روح عاجز ... وهيهات كلا والله بل هو أحقر

فقير ضعيف كالعباد وميّت ... نعم من عباد الله عبد معزّر

وان شاء ربي يبعث الف نظيره ... و ارسلني ربي مثيلا فتنظر

وقد اصطفاني مثل عيسى ابن مريم ... فطوبى لمن يأتين صدقا ويبصر

أنبينا ميت وعيسى لم يمت ... اجزتم حدودا يا بني الغول فاحذروا

توفي عيسى هكذا قال ربنا ... فلا تهلكوا متجلدين وفكّروا

أتتخذ العبد الضعيف مهيمنا ... أتعبد ميتا أيها المتنصر

الا انه عبد ضعيف كمثلنا ... فلا تتبع يا صاح قوما تخسروا

ووالله ياتي وقت تصديق كلمتي ... ويبدي لك الرحمن ما كنت تضمر

فلا تسمعن من بعد ذيبا وعقربا ... يصول بوثب اوتدبّ وتأبر

مقامي رفيع فوق فكر مفكر ... وقولي عميق لا يلمه المصعّر

اذا قلّ علم المرء قلّ اعتقاده ... وما يمدحن حسنا ضرير معذّر

الا ربّ مجد قد يُرى مثل ذلة ... اذا ما تعالى شانه المتستّر

ألم تعلمن أني جريّ مبارز ... وان كنت في شك فبارز فتحصر

وبارزت احزاب النصارى كضيغم ... بأيدي وفي اليمنى حسام مشهّر

وما زلت ارميهم برمح مذربٍ … الا ان ابان الحق والحق اظهر

وانا اذا قمنا لصيد او ابدٍ … فلا الظبي متروك ولا العير يُنظر

وقتل خنازير البرارى وخرشهم … اشاش لقلبي بل مرام اكبر

وفى مهجتى جيش وازعم انه … يكافي جيش القدر او هو اكثر

اذا ما تكلمنا وبارى مخاصمى … ولاحت براهيني كنارٍ تزهر

فاوجس مبهوتا وايقنت اننى … نصرت وايدنى قدير مظفر

وادركته فى حسةٍ فدعوته … الى مشرب صاف وماء يطهر

فردّ عليّ بباطلات من الهوى … ووالله كان كذى ضلال يزوّر

وقال لعيسى حصةٌ فى التاله … وفى هذه سرٌّ على العقل يعسر

وان ابن مريم مظهر لاب له … فنحسبه ربا كما هو يظهر

فقلت له هذا اختلاق وفريةٌ … وما جاء فى الانجيل ما انت تذكر

وان الهك مات والله سرمد … قديم فلا يفنى ولا يتغير

وما لا يحد فكيف حد كالورى … ووجه المهيمن من مجالى مطهّر

وليس تقاس صفاته بصفاتنا … ولا يدركه بصر ولا من يبصر

تعالت شئون الله عن مبلغ النهى … فكيف يصور كنهه متفكر

وان عقيدتكم خيال باطل … وما فى يديكم من دليل يوفر

وللخلق خلاق فتدعون ذكره … وتدعون مخلوقا ولم تتفكروا

ومن ذاق من طعم المنايا بقولكم … فكيف كمي سرمد بتصور

وقد نور الفرقان خلقا بنوره … ولكنكم عمي فكيف ابصّر

الا انه قد جاء عند مفاسد — اذا ما انتهى الليلاء فالصبح يحشر

ترى صورة الرحمان في خد رسوله — فهل من بصير بالتدبر ينظر

تراء النا الحق المبين بقوله — وآياته درر ومسك اذفر

قل الان هل في كتبكم مثل نوره — وفكر ولا تعجل ونحن نذكر

وان كنت تزعم ان فيها دلائلا — فجهلك جهل بين ليس يستر

وان قلت آمنا بما لا نعقل — فهذا الهدى عند النهى مستنكر

وسل اليهود وسل اكابر قومهم — اسلّم فيهم ابنك المتخير

ومهما يكن في كتبكم ذكر معجزه — وان خلته يخفى على الناس يظهر

جعارك خيط فائق البر والردا — آللموت يا صيد الردا تتجبر

اقلبك قلب او صلايت حرة — اجهلك جهل او دخان مغبر

اكلت خشارة كل قوم مبطل — فتاكل ما اكلوا ولا تتخفر

ابا اربيت يا مسكين ذا الرمح بالعصا — وانى اجار دنا وانى مجمر

اترغب عن دين قويم منور — وتتبع دينا قد دفاه المكدر

وان لم تداو جشرة البخل والهوى — فتهو نحيفا في الهلاس وتخطر

وانى كماء عند سلم وخلت — وفي الحرب نار جعفرى مشعر

اذا ما نصبنا في مواطن خيمة — فلا ترجعن عند الوغا وتجمر

ولو ابهترت وقلت انى ضيغم — ففى اعيني ما انت الا جوذر

الا ايها الصيد الركيك الاعور — الام تحامى عنك سهمي وتافر

اعيسى الذي قد مات رب وخالق — اهذا هدى الانجيل اوتستاثر

أعيسى إلهٌ أيها العمي من هوى   وأين ثبوت بل حديث يؤثر

ظننتم فأنتم تعبدون ظنونكم   كشخص مثر عاشق لا يصبر

تركتم طريق الحق شحًّا وخسةً   وسيعلمن كل إذا ما بعثروا

عسى أن يزيل الله شح نفوسكم   ولكنه بغر شديد مكدّر

ومن كان ذا حجرٍ فيدري حقيقةً   ومن كان محجوبًا فيهذي ويهجر

ستلغب يا يحموم قوم محقّرٍ   ومحضبرنا يعدو ولا يتحسّر

قد استخر الشيطان نفسك كلها   فأنت لغول النفس عبد مسخّر

الا أنّ ربّي قد رأى ما صنعته   فنفسك سوف تجزين وتخور

أتطفئ نورًا قد أريد ظهورها   لك البهر في الدارين والنور يبهر

وإنّي أرى قد باد كيدك كلّه   ويهتك ربي كلما هو تستر

أتترك أعنابًا وتنقف حنظلا   وهذا وبال أنت فيه متبّر

تباهير قفر في عيونك مربع   وأسرّكم سقط اللوى وحبوكر

عقيدتكم قد صار للناس ضحكةً   ويضحك جمهور عليه وينكر

رأى الناس بالتحقيق ما في بيوتكم   وإجّار بيتٍ من بعيد يظهر

ولا يظهرن أنجيلكم نهج الهدى   وهذا لحجّته وقول مكور

ومن تبعه ما وجد ريح تيقّنٍ   ولكن الى الالحاد والشّك يدحر

وما فيه الا ما يضل قلوبكم   ويهد ببيت نجاتكم ويدمّر

ومن أين طفل للذي هو طاهر   الله زوج أيها المتمذر

ولكننا لا نعرف الله هكذا   وحيدٌ فريدٌ قادرٌ متكبّر

وذلك للدّين القويم كرامة
اذا ما تبعت هداه فالله يؤثر

ويشغفك الله العزيز محبة
ويأخذ قلبك حب حب ويأطر

فطوبى لمن صافا صراط محمد
ومثل هذا النور ما بان نيّر

وصلنا الى المولى بهدي نبيّنا
فدع ما يقول الكافر المتنصّر

وفي كل اقوامٍ ظلام مدمّر
وانّ رسول الله بدر منوّر

وانّ رسول الله مهجة مهجتي
ومن ذكره الاحلى كانّى متمر

فدع كل ملفوظ بقول محمد
وقلّد رسول الله تنج وتغفر

وليس طريق الهدي الا اتباعه
ومن قال قولا غيره فيتبّر

ومن ردّ من قل الحياء كلامه
فقد رُدّ ملعونا وسوف يمذّر

ومن يرتقى غير هدي رسولنا
فذلكم الشيطان يعتو ويشغر

ومانحن الّا حزب رب غالبٍ
الا انّ حزب الله يعلو وينصر

ووالله انّ كتابنا بحر الهدى
وتالله انّ نبيّنا متبقّر

ويبقى الى يوم القيامة دينه
له ملة بيضاء لاتتغيّر

ونؤثر فى الدارين سنن رسولنا
وسُنّت خير الرسل خير وازهر

فلما عرفت الحق دع ذكر باطل
ولو للصداقت مثل بكرٍ تُنهر

الا ايها الترثار خف قهر قاهرٍ
ويعلم ربي ما تسرّ وتجهر

فلا تقف مالا تعرفن وجوهه
وثابر على الحق الذى هو اظهر

ووالله ما كان ابن مريم خالقا
فلا تهلكوا بغيا وتوبوا واحذروا

ولا تعجبن من انه ليس مزاب
ومثل هذا الخلق فى الدود تنظر

بل الدود اعجب خلقة من مسيحكم ... ويخلق ربي ما يشاء ويقدر

الا رب دود قد ترى في مربع ... تكون في ليل وتنمو وتكثر

وليست لها ام بارض ولا اب ... ففكر هداك الله ها دا اكبر

وان كنت لا تدع الجدال وتنكر ... فبارز لنا انا الى الحرب نعكس

وان لنا المولى ولا مولى لكم ... فتنتظر انا نغلبن وننصر

ووالله اني اكسرن صليبكم ... ولو مزقت ذرات جسمي واكسر

ووالله ياتي وقت فتحي ونصرتي ... ووالله اني فائز ومعزر

ووالله يمشي مے البلاد امامنا ... امام الانام المصطفى المتخير

وما في يديك بغير قول مدلس ... تكد وتستقرى المحال وتفجر

وكتبك نفر حشوها الكفر والردا ... محرفة في كل عام تغير

فتلك براهين على سخف دينكم ... وقد قلت تحقيقا ولو انت تبسر

لقد زين الشيطان اقواله لكم ... يوسوسكم في كل حين ويمكر

وقد ذكر الاخيار من قبل قومكم ... ولا خريات الناس نحن نذكر

وكيف يساوى دين عيسى لديننا ... ولا يستوى دخن ونجم ازهر

وقد جاء يوم الله فاليوم ربنا ... يدقق اجزاء الصليب ويكسر

وقلت له لا تحسب العبد خالقا ... وكل امرء عن قوله يستفسر

وقلت له لا تستر الحق عامدا ... سيبدي المهيمن كل ما كنت تستر

وقلت له لما ابى ان شاننا ... بلاغ فبلغنا وانك منذر

وان كنت لم تسمع فزد في تجاسر ... لتسعر نار الله ثم تدمر

فزد في جراءات وزد في تقاعس / وزد في عمايات فتفنى وتبتر

وليس عذاب الله عذبًا كما ترى / سيحرق في نار اللظى من يفجر

غيور فيأخذ مشركًا بذنوبه / وليس له احد شفيعًا وما زر

رفيع علىّ كيف يدرك كنهه / اذا ما ترقت عنينا تتحير

اتعصون بغيًا من به الخلق آمنوا / اتنسون يومًا ما به الناس انذروا

وكيف يكون العبد كابن لربه / فسبحان رب العرش عما تصوروا

وقد مات عيسى ليس حيًا واننّا / نردّ على من قال حي ونجبر

واخبرني ربي بموت مسيحكم / وكان هو الاولى واكفى واجدر

وكم من دواب الارض يحيي مدة / على ظهرها فاعجب لهذا وفكروا

وان جنود الانبياء وحزبهم / الوف فهل ترين كابنك آخر

فان كان للرحمٰن ولد كقولكم / فشجرة نسل الله تنمو وتكثر

ابدّل سنة ربنا بعد مدة / ايمكن في سنن القديم تغير

وقانون سنن الله في بعث رسله / مباين فهل ابصرت اولا تبصر

وانلم تر اليوم الهدى فترى غدًا / ظلامًا مهيبًا فيه تهوي وتندر

اتخلع جهلًا ربقة العقل والنهى / لاقوال قوم قد ضلوا ودمّروا

اتترك ما جاءت به الرسل من هدى / الا تتبعن قومًا هدوا وتبقروا

عليكم بسبل الله من قبل ساعة / تريكم لظى النار التي هي تسعر

عذاب اليم لا انتهاء لحرقه / وان ينضجن جلد فيخلق آخر

ينبئك العلام ما كنت تضمر / ويبدي لك النور الذي اليوم تنكر

الا ايها الناس اتقوا الله ربكم | وان عذاب الله ادهى واكبر

الم ياتكم نذر وايات ربكم | ترى بغيكم ودموعنا تتحدر

ولكل نبأ مستقر ومظهر | ولكل ما ياتيك وقت مقدر

ويحكم رب العرش بيني وبينكم | وها انا قبل عذاب ربي اخبر

وقوم مضوا من قبل ضالين من الهوى | فانتم قبلتم كلما هم زوروا

اخذتم طريق الشرك والفسق والردى | وترتبت خطاياكم فلم تستغفروا

فارسلني ربي اليكم لتهتدوا | ولتقبلوا ما قال ربي وتغفروا

فان شئت ماء الله فاقصد مناهلي | فيعطك من عين وعين تمون

واغلظ حجب ماتراك على الهدى | تعال على قدم الضلال فتزهر

وفيك فساد لو علمت اجتنبته | وذالكم الشيطان يغوى ويحصر

ذهبتم عن الدين الحنيفي شكوكم | واز عجبت اصل اصولكم ثم تنكر

وقلتم لنا دين بعيد من النهى | وهذا فساد ظاهر ليس يستر

وكل امرئ بالعقل يفهم امره | كما بالعيون بينا هدن ويبصر

وعقل الفتى نصف ونصف حواسه | وكصفق ايد منهما العلم يظهر

تصديت في نصر الضلال تعمدا | فبارز لحرب الله ان كنت تقدر

وما انت الا عابد الحرص والهوى | تشمر ذيلك للحطام وتهجر

ربما ايت لك الرويا وانك ميت | وان كلام الله لا تتغير

وعدته وعد الله عشر وخمسة | اذا ما انقضت فاعلم بانك محضر

وتعمى وتحضر عند ذي العرش مجرما | وتسأل عما كنت تهذى وتكفر

وما قلت من تلقاء نفسي تجاسرا ... بل الآن نبأني العليم المقدر

فبلّغت تبليغا وآليت حِلفة ... على صدق ما اظهرت فانظروا ننظر

فان اك صديقا فربّي يعزّني ... وان اك كذابا فسوف احقّر

واعلم ان مهيمني لا يضيعني ... واعلم ان مويّدي سوف ينصر

فتوقى السّفهاء من اهل الهوى ... وكل امرئ عند التخاصم يسبر

ذووا فطنة يدرون بحثي وبحثه ... وما في السماء فسوف يبدو ويظهر

وان ليسلمن يسلم والّا فميّتٌ ... وهذان منا آيتان ونشكر

ووالله هذا من الهي ومن يعش ... الى اشهر مذكورة فسينظر

وتحت رداء الله روحي ومهجتي ... وما يعرفني احد وربي يبصر

ولست بربي كاذبا تارك الهدى ... ولست بربي كالذي هو يهذر

وهنانى ربي بنهج محبة ... على ما تضوع مسك فتحي وعنبر

وذلك من بركات روح رسولنا ... نبي له نور منير وازهر

رؤف رحيم آمر مانع معًا ... بشير نذير في الكروب مبشر

له درجات لا شريك له بها ... له فيض خير لا تناهى ابحر

تخيره الرحمن من بين خلقه ... ذكاء بجلوته وبدر منور

وكان جلال في عرانين وبله ... خفي الفار من انفاقهن الممطر

رؤف رحيم كهف امم جميعها ... شفيع الورى سلى اذا ما اضجروا

الا ما هرفنا في ثناء رسولنا ... له رتبة فيه المدائح تحصر

وان امان الله في سبل هديه ... فطوبى لشخص يقتفي ما يؤمر

سقى فيض العرفان كل مصاحب … فبنشوة الصهباء سُرّوا وابشروا
وقد راح والمخلوق فى ظلماته … وجهالاته مثل الاوابد ينفر
فاكملهم قولا وفعلا وميسما … وايقظهم فاستيقظوا وتطهروا
رسول كريم ضعّف الله شانه … وبدر منير لا يضاهيه نيّر
وكان امر المسلمين بنفسه … وعلّمهم سنن الهدى فتبصّروا
بأمته احفى من الاب بابنه … شفيع كريم مشفق ومحذّر
فمن جاءه طوعًا وصدقا فقد نجا … ومن اعرض عن احكامه فيدمّر
ولم يتقدم مثله فى كماله … واخلاقه العليا ولا يتاخّر
فدع ذكر موسى واتركن ابن مريم … ودع العصا لما تراءا المفقّر
له رتبة فى الانبياء رفيعة … فطوبى لقوم طاوعوه وخيّروا
وعسكوه فى كل حرب مبارز … اذا ما التقى الجمعان فانظر وننظر
وجاء بقرآن مجيد مكمل … منير فنور عالما ونيور
كتاب كريم حاز كل فضيلة … ويسقى كؤس معارف ويوفر
وفيه رأينا بينات من الهدى … وفيه وجدنا ما يقى ويبصر
كعين كحيل زينت صفحاته … بناظرة من عينِ خلد ينظر
طرئ طلاوته ولم تعف نقطة … لما صانه الله القدير الموقّر
فيا عجبا من حُسنه وجماله … ارى انه در ومسك وعنبر
وان سروري فى ادارة كأسه … فهل فى الندامى حاضر من يُكرّر
وريّاه قد فاق الحدائق كلها … نسيم الصبا من شانه تحير

اذا ما تلا من آية طالب الهدى ... يرى نوره يجري كعين ومطر

وفيه من الله اللطيف عجائب ... اشاهدها في كل وقت وانظر

ايعجب من هذا سفيه مشرد ... والهاه عن نور ظلام مكدر

الى قوله يرنو الحكيم تلذذا ... ويعرض عنه الجاهل المتكبر

كتاب جليل قد تعالى شأنه ... يدا في رؤس المنكرين ويكسر

هو السيف في ايدي رجال مواطن ... فلن يعصم درع منه فوجا ومغفر

كلام يفل المرهفات بحده ... يبشرنا في كل امر وينذر

يدينه قوم منكر مغلولة ... وهدت هراواهم وسروا وكبروا

يباهون مرحين جهلا ونخوة ... وسوف نراهم مدبرين فنبشر

فدالك روحي يا حبيبي وسيدي ... فدالك روحي انت ورد منضر

وما انت الا نائب الله في الورى ... واعطاك ربك هذه ثم كوثر

ويعجز عن تحميد حسنيك مؤمن ... فكيف محمدك الذي هو يكفر

يكفرني شيخ ونتلوه امة ... وما ان اراه كعاقل يتدبر

يرى ظهره عند النضال كثعلب ... وكالذئب يعوي حين يهذي ويهجر

غبي عتي اضرم الجهل غيظه ... كجلمود صخر جهله لا يغير

وكفرني بالحقد من غير مرة ... فقلت لك الويلات انك اكفر

ويسعى لايذائي ويسعى بزوره ... على حريص كالعدا لو يقدر

عجبت له ما يتقي الله ذرة ... اشقوة هذا المرء امر مقدر

فطورا يرد البينات وتارة ... يحرف قول المصطفى ويغير

قصدت هداه ترحما فتميلا   على الرجس والبلوى فكيف اطهر

وقال يمين الله ما لك ناصر   فآليت ان الله معنا فنظفر

ولما أريد علاجه من نصيحة   يسب ويبدى كلما كان يضمر

وجاهدت لله الكريم لهدية   فما قل من اوهامه بل تكثر

عجبت لختم الله كيف اضله   يرد النصوص كانه لا يبصر

خيالاته كالنائمين ضعيفة   نؤم فيبغض كل من هو يسهر

وانا نسهده ودادا وشفقة   فيهجون من جهل ولا يتخفر

له كتب العسب والشتم حشوها   شرير فيستقرى الشرور ويفخر

يغوص كدلو عند خوض فيرجعن   بحمأ وما يسقيه ماء اتفكر

بعيد من التقوى فتسمع انه   كبا قولة الاضحى بعيد يغير

لقد زين الشيطان اقواله له   يوسوسه وقتا ووقتا يكور

واكمن بخلا وجهلا ودناءة   ووافقه خلق ضرير منعثر

يقولون انا قادرون على الاذى   فقلنا اخسئوا ان المهيمن اقدر

فيا علماء السوء ما العذر في غد   ايلعن مثلى مسلم ويكفر

وما غيظكم الا لعيسى واسمه   ايدعى لهذا الاسم شخص محقر

وما تعلمون شؤن ربى وفضله   ويعلم ربي كل نفس وينظر

انعمة ربي في يديكم محاطة   ويفعل ربي ما يشاء ويظهر

انحن نفر من النبي وبابه   خف الله يا صيد الردا كيف تخسر

انترك قرانا كريما ودرره   فما لك لا تدرى صلاحا وتفجر

اأخترت لي جسا بعد خمسين حجة
وتعلم إني حذر يأن و متقى
تبصر خصيمي هل ترى من دلائل
أنحن تركنا قبلة الله شقوة
أنرغب عن دين النبي المصطفى
سيخزي المهيمن كاذبا تارك الهدى

وإني أنا الرحمن ناصر حزبه
هذا الهام من الله تعا
وما كان أن تخفى الحقائق دائما
وليس خفاء مغلق في ديننا
سيكشف سر صدورنا وصدوركم
فمن كان يسعى اليوم في الدين مفسدا
وأنا على نور وأنتم على اللظى
ومن كان محجوبا فيأتي موسوس
وما يصطفي الله العليم من ورا
فذرني وخلافي ولست مصيطرا
وآثرني ربي وأخزاك خالقي
أليست تقات الله شرط المؤمن
وعدوت حتى قلت لست بآيب
اتقفى بما لم ينزل الله من هدى

وقد كنت تشهد أن أحمد أطهر
وتعلم زاره وبعده تتنمر
على ما تقول وفكرن كيف نكفر
أننبذ صحف الله كفرا ونهجر
ودينا مخالف دينه نتخير
كلا إنا أمام الله والله ينظر
ومن كان من حزبي فيعلى وينصر
وما يكتم الإنسان فالدهر يظهر
وما جاء من هدي مبين فنوثر
بيوم يقود إلى المليك ويحشر
فيحرق في يوم لظاه تسعر
وما يستوي عمي وقوم تبصر
فيكبه في هوة ويدمر
وما يجتبي الفساق رب أطهر
علي ولا حاكم وقاض فتأمر
فقد ضاع يا مسكين ما كنت تنذر
فما لك يوم الأخذ لا تتذكر
وإن الهدى بعد القلى متوعر
وتكفر من ألقى السلام وتجسر

ووالله بل تالله لو كنت مخلصا   اريتك آيات ولكن تزور

ولو قبل الكفار سالت امانة   لعمرى هديت وصرت شيخا بصير

ولكن ظننت ظنون سوء بعجلة   كغول هوى والغول لا يتطهر

هل العلم شئ غير تعليم ربنا   واى حديث بعده نتخير

كتاب كريم احكمت اياته   وحياته يحيى القلوب ويزهر

يدع الشقى فلا يمس نكاته   ويروى التقى هدى فينمو ويثمر

ومتعنى من فيضه لطف خالقى   فانى رضيع كتابه ومخفر

كريم فيؤتى من يشاء علومه   قدير فكيف تكذبن وتهكر

وانى نظمت قصيدتى من فضله   لتعلم فضل الله كيف يخير

تعال بميدان النضال شجاعة   ليظهر علمك فى الجدال وتسبر

تريدون ذلتنا ونحن هوانكم   فيكرم ربى من يشاء وينصر

انطلب منى آية الخزى والردى   ويأتيك امر الله فجأ فتبتر

وحمدتنى من قبل ثم ذممتنى   فقد لاح انك ختيعل مزور

وانى انا الخطاء ان كنت طاعنا   رماحى مثقفة وسيفى مذكر

وانا جهرنا بشر دين محمد   وانت تسب هوى وفى السب تجهر

متى ندن منك ترحما تتباعد   ونريد حل العقد رحما فتحتر

وسبلك صعب لكن انت غشارة   وخبثك شر لكن انت تدعثر

وما ان ار فيك التعوف والتقى   وان الفتى يخشى اذا ما يذعر

ومن كذب الصديق هتك سره   ومن اكثر التكفير يوما سيكفر

وان تضربن على الصلاة زجاجة — فلا الضير بل ان الزجاجة تكسر

فهل فى اناس مكفرين مدبر — يدبر فى قولى وفى الكتب ينظر

ووالله انى آيس من صلاحهم — وما ان ارى شخصا يكف ويحذر

وقلت لشيخ قد تقدم ذكره — الام تكفرنا وتهجو وتصعر

تعال نباهل فى مقام معين — ليهلك من هو كاذب ومزور

حلفت يمينا من لعان مؤكد — فانى بميدان اللعان ساحضر

فاذا اتى بعد التربص يومنا — فقمت ولم اكسل وما كنت اقصر

خرجنا وخلق كان يسعى وراءنا — لينظر كيف يباهلن ويكفر

فجاء ولكن لم يباهل مخافة — واعرض حتى لام من هو يبصر

ولم يتمالك ان يباهل كالفتى — وظل يرينا ظهر جبن ويدبر

وجاشت اليه النفس خوفا وخشية — وقد خفت ان يغشى عليه ويخطر

ووجدته بحرا من جبن خيفة — كان حسامى يهجمن ويبتر

فقلت له لما ابى ان يجيئنى — لقد تم والله العليم سيأمر

وان شئت سل من كان فينا حاضرا — وما قلت الا ما هو المتقرر

وباهلنى من غزنويين مكفر — وقوفا لدى شجرات ارض تشجر

فقمت بصحبى للدعاء مباهلا — وكان معى ربى يرانى وينظر

فصعد صرخ الصادقين الى السما — لما اخذتهم رقة وتاثر

فاعجب خلقا جيشهم بكاءهم — فبكوا ببكاهم وقام المحشر

وظل المباهل يقذفن مكفرا — فيا عجبا من دينهم كيف كفروا

وما الكفر الا ما يسميه ربنا	فذرهم يسبوا كيف شاؤا ويكفروا
وانا توكلنا على الله ربنا	وقد شذ ازر العبد رب مبشر



والحمد دعوانا ان الحمد كله
لرب به عزي عالي وقد لي نصرا



القصيدة الثالثة المباركة الطيبة في نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

بك الحول يا قيوم يا منبع الهدى	فوفق لي ان اثني عليك واحمدا
تتوب على عبد يتوب تندما	وتنجي غريقا في الضلالة مفسدا
كبير المعاصي عند عفوك تافه	فما لك في عبد اليم ترددا
تحيط بكنه الكائنات وسرها	وتعلم منهاج السوي ومحردا
ونحن عبادك يا الهي وملجاي	نخر امامك خشية وتعبدا
وما كان ان يخفي عليك نحاسنا	وتعلم لو ان النحاس وعسجدا
وكم من دهي اهلكتهم من شرورهم	واخذتهم وكسرت ايا منضدا
وكم من حقير في عيون جعلتهم	باعين خلق لو لؤا وزبرجدا
ونعم اطلا الا بفضل ورحمة	وتهدي من قهر منيفا ممردا

وما كان مثلك قدرة وترحما ... ومثلك ربي ما ارى متفردا

فسبحان من خلق الخلائق كلها ... وجعل لكل شئ واحدا متبددا

غيور يبيد المجرمين بسخطه ... غفور ينجي التائبين من الردى

فلا تأمنن من سخطه عند رحمه ... ولا تيئسن من رحمه ان تشددا

وان شاء يبلو بالشدائد خلقه ... وان شاء يعطيهم طريفا ومتلدا

وحيد فريد لا شريك لذاته ... قوي علي في الكمال توحدا

ومن جاءه طوعا وصدقا فقد نجا ... وادخل وردا بعد ما كان ملبدا

له الملك في الملكوت والمجد كله ... وكل له ما لاح اوراح او غدا

ومن قال ان له الها قادرا ... سواه فقد تبع الضلالة واعتدى

هدى العالمين وانزل الكتب رحمة ... وارسل رسلا بعد رسل واكدا

وانت الهي مأمني ومفازتي ... ومالي سواك معاون يدفع العدا

عليك توكلنا وانت ملاذنا ... وقد مسنا ضر وجئناك للندا

ولك ايات في عباد حمدتهم ... ولا سيما عبد تسميه احمدا

له في عبادة ربه غلي مرجل ... وفاق قلوب العالمين تعبدا

ومن وجهه جلى بعيدا واقربا ... واصاب وابله تلاعا وجددا

له آيتا موسى وروح ابن مريم ... وعرفان ابراهيم دينا ومرصدا

وكان الحجاز وما سواه كميت ... شفيع الورى احيى وادنى المبعدا

وكان مكاوحة وفسق شعارهم ... يباهون من يحيين في سبل الردى

فلم يبق منهم كافرا الا الذي ... اصر بشقوته على ما تعودا

شريعته الغراء مورد معبد ... غيور فاحرق كل دير وجلسدا
واتى بمصحف الله لاشك انها ... كتاب كريم يرفد المسترفدا
فمن جاءه ذلا لتعظيم شانه ... فيعطى له فى حضرت القدس سوددا
فيا طالب العرفان خذ ذيل شرعه ... ودع كل متبوع بهذا المقتدى
يزكى قلوب الناس من كل ظلمة ... ومن جاءه صدقا فنوره الهدى
ولما تجلى نوره التام للورى ... ولوح وجه المنكرين سودا
ترى اجمال الحق كالشمس فى الضحى ... ولاح علينا وجهه الطلق سرمدا
وقد اصطفيت بمهجتى ذكر حمده ... وكاف لنا هذا المتاع تزودا
وفوضنى ربى الى فيض نوره ... فاصبحت من فيضان احمد ص احمدا
وهذا من الله الكريم المحسن ... وما كان من الطافه مستبعدا
ووالله هذا كله من محمد ص ... ويعلم ربى انه كان مرشدا
وفى مهجتى نور وجيش لامدحا ... سلالة انوار الكريم محمد ص ا
كريم السجايا اكمل العلم والنهى ... شفيع البرايا منبع الفضل والهدى
تبصر خصيمى هل ترى من مشاركه ... بتلك الصفات الصالحات باحمدا
بشير نذير آمر مانع معا ... حكيم بحكمته الجليلة يقتدى
هدى الهائمين الى صراط مقوم ... ينور افكار العقول وايدا
له طلعة يجلو الظلام شعاعها ... ذكاء منير برجه كان برجدا
له درجات ليس فيها مشارك ... شفيع يزكينا ويدنى المبعدا
وما هو الا نائب الله فى الورى ... وفاق جميعا رحمة وتوددا

تخيره الرحمن من بين خلقه ... واعطاه ما لم يعط احد من الندى

وقد كان وجه الارض وجها مسودا ... فصار به نورا منيرا واغيدا

وارسله الباري بآيات فضله ... الى حزب قوم كان لدا ومفسدا

وملك تابط كل شر قومه ... وكل تلا بغيا اذا راح او غدا

بلوبة مكة ذات حقف عقنقل ... بلاد ترى فيها صفيحا مصمدا

وما كان فيهما من زروع ودوحة ... ترى كالظليم تراه ازعر اربدا

تكنف عقوة داره ذات ليلة ... جماعة قوم كان لدا ومفسدا

فادركه تائيد رب مهيمن ... ونجاه عون الله من صولة العدا

تذكرت يوما فيه اخرج سيدي ... ففاضت دموع العين مني بمنتدى

الى الآن انوار ببرقة يثرب ... نشاهد فيها كل يوم تجددا

فوجه المدينة صار منه منورا ... وبارك حر الرمل وطئا وترددا

حقا في جناني نورا من ضيائه ... فاصبحت ذا فهم سليم وذا الهدى

وارسلني ربي لتائيد دينه ... فجئت لهذا القرن عبدا مجددا

له صحبة كانوا مجانين حبه ... وجعلوا ثرى قدميه للعين اثمدا

واروا انتشاطا عند كل مصيبة ... كعوجاء مرقال توارى تخددا

واذا مر بينا اهاب بنغمة ... فراعوا الى صوت المهيب توددا

وكان وصال الحق في نياتهم ... وخطراتهم فلاجله مدوا اليدا

ورأوا حيات نفوسهم في موتهم ... فجاؤا بميدان القتال تجلدا

وجاشت اليهم من كروب نفوسهم ... وانذرهم قوم شقي تهددا

فظلوا ابينا دون المنايا بصدقهم
وما كان منهم من ابى او ترددا

وفاضت لتطهير الاناس دماءهم
من الصدق حتى اثر الخلق مرصدا

واحيوا اليا ليهم مخافة ربهم
واذابهم يوم يُشيّب ثو هدا

تناهوا عن الاهواء خوفا وخشية
وباتوا لمولاهم قياما وسجدا

تلقوا اعلوما من كتاب مقدس
حكيم فصاغهم كريم ذو الندى

كنوق كرائم ذات خصل تجلدوا
وتربعوا كلأ الاسرة اغيدا

اتعرف قوما كان ميتا كمثلهم
نوّما كاموات جهولا بليدا

فايقظهم هذا النبي فاصبحوا
منيرين محسودين في العلم والهدى

وجاؤا ونور من وراء نيسو فهم
اليه ونور من امام مقودا

ولو كشف باطنهم ترى في قلوبهم
يقينا كطبقات السماء منضدا

تداركهم لطف الاله تفضلا
وزكّى بروح منه فضلا وايّدا

ففاقوا بفضل الله خلق زمانهم
بعلم وايمان ونور وبالهُدى

وهذا من النور الذي هو احمد صلعم
فدى لك روحي يا محمّد صلعم سرمدا

امرت من الله الذي كان مرشدا
فاحرقت بدعات وقومت صدا

وجئت لتنجية الانام من الهوى
فواها لمنجي خلص الخلق من ردى

وتورّمت قدماك لله قائما
ومثلك رجلا ما سمعنا تعبدا

جذبت الى الدين القويم بقوة
وما ضاعت الدنيا اذا الدين مشيدا

واربساك الباري بآيات فضله
لكي تنقذ الاسلام من فتن العدا

يحب جناني كل ارض وطئتها
فيا ليت لي كانت بلادك مولدا

واكفرني قومي فجئتك لاهفاً ... وكيف يكفّر من يوالي محمّداً

عجبت لشيخ في البطالة مفسدٍ ... اضلّ كثيرا بالشرور وبعّدا

سلوه يمينا هل اتاني مباهلا ... وقد وعد جزما ثم نكث تعمّدا

فخذ يا الهي مثل هذا المكذب ... كاخذك من عادى وليا وشدّدا

اضل كثيرا من صراط منوّرٍ ... تباعد من حق صريح وابعدا

قد اختار من جهل رضاء خلائق ... وكان رضى البارى اهم واوكدا

وما كان لي بغض وربّي شاهد ... وفي الله عاديناه اذ حال مرصدا

يسب وما ادرى على ما يسبّني ... ايلعن من احيى صلاحا وجدّدا

نعم لتشهدن ان ابن مريم ميت ... اهذا مقال يجعل البرّ ملحدا

وهل من دلائل عندكم تؤثرونها ... فان كان فأتوني بتلك تجلّدا

انحن نخالف سبل دين نبينا ... وقد ضل سعيا من قلى دين احمدا

سيكشف سر صدقنا وصدقكم ... بيوم يسود وجه من كان مفسدا

فمن كان يسعى اليوم في الارض مفسدا ... فيعرف في يوم النشور من ودّا

اليس تقات الله فيكم كذرة ... اتخشون لومة حيّكم ومفنّدا

وقد كان ربّي قدّر الامر رحمة ... فحصحصت باذن الله ثوبا مقدّدا

رأيت تغيظكم فلم آل حجّة ... ووطئت ذوقا معزا متوقّدا

ولست بذي علم ولكن اعانني ... عليم رآني مستهاما فايّدا

ووالله اني صادق غير مفتر ... وايّدني ربي وما ضاع عني سدى

وما قلت الا ما امرت بوحيه ... وما كان هجس بل سمعت مندّدا

الکتم حقا کالمداجی المخامس   مخافة قوم لا یریدون مرصدا

تعالیٰ مقامی فاختفی من عیونهم   ورنی یری هذا الجنان المجردا

وفی الدین اسرار وسبل خفیة   یلاحظها من زاده الله فی الهدیٰ

وهذا علی الاسلام ادهی مصائب   یکفّر من جاء الانام مجدّدا

اتکفر رجلاً قد انار صلاحه   ومثلک جهلا ما رایت ضفندرا

اتکفر رجلاً اید الدین حجة   ودافا رؤس الصائلین وارجدا

انحن نفر من الرسول ودینه   وبید ولکم آیاتنا الیوم اوعدا

ووالله لولا حب وجه محمد   لما کان لی حول لامدح احمدا

ففی ذالک آیات لکل مکذب   حریص علیٰ سب الوری کالعدا

وکم من مصائب للرسول اذوقها   وکم من تکالیف سئمت تودّدا

وغم یفوق ظلام لیل مظلم   وهول کلیل السلخ بیدی تهددا

وضرب کضرب الفاس صلت سیفه   وخوف کاصوات الصراصر قد بدا

فاسئم تلک المحن من ذوق مهجتی   واسئل ربی ان یزید تشدّدا

ومو بسبیل المصطفی خیر میتة   فان فزتها فسا حشرن بالمقتدی

سأدخل من عشقی بروضة قبره
وما تعلم هذا السر یا تارک الهدی



القصيدة الرابعة

الا ايها الواشي الام تكذب ... وتكفر من هو مومن وتونب
واٰليت اني مسلم ثم تكفر ... فابن الحيا انت امرؤ او عقرب
الا انني تبر وانت مذهب ... الا انني اسد وانك ثعلب
الا انني في كل حرب غالب ... فكدني بما زورت فالحق يغلب
وبشرني ربي وقال مبشرا ... ستعرف يوم العيد والعيد اقرب
ونعمني ربي فكيف اردّه ... وهذا عطاء الله والخلق يعجب
وسوف ترى اني صدوق مويد ... ولست بفضل الله ما انت تحسب
ويبدى لك الرحمان امري فينجلي ... اهذا ظلام او من الله كوكب
يرى الله ما هو مختفٍ في قلوبنا ... فيفضح من هو كاذب ويكذب
ويعلم ربي من هو الشر منزلا ... ومن هو عند الله برّ مقرب
الام ترى زورا كصدقٍ ممحّض ... وتستجلب الحمقى اليه وتجذب
وقاسمتهم ان الفتاوى صحيحة ... وعليك وزر الكذب ان كنت تكذب
وهل لك من علم ونص محكم ... على كفرنا او تخرص وتتغب
كمثلك امم قد ابيدوا بذنبهم ... فتحسس من انباءهم ما عقبوا
اتعدف في حربي قناعا دوننا ... وتترك ما امن جبينا وتهرب

وما البعث الا ما علمت وذقته ... وتلك وهذي للمنايا تقرّب

وما في يديك بغير فلس منهب ... تضلّ ايما بالشراب وتخلب

وشاهدت انّك لست اهل معارف ... وتلهو وتهذي كالسكارى وتلعب

متى تبد اخلاقا فتبد ذميمة ... وتترك ما هو مستطاب واطيب

وعاديتني وطويت كشحا على الاذى ... ورميت حقدا كلما كنت تعجب

وكنت تقول ساغلبن مجيبتي ... وما كنت تدري انك اليوم تغلب

ولست بعاد مسرف بل انني ... عروف على ايذاء كما تتحبب

واني امام الله في كل ساعة ... وينظر ربّي كلما هو اكسب

فان كنت عاديت الخبيث تدينا ... فتكرم عند مليكنا وتقرب

وان كنت قد جاوزت حد تورع ... وتفوت ما لم تعلّمن فتعتب

فسوف ترى في هذه ضرب ذلة ... ويوم نكال الله اخزى واعطب

ومن كان لاعن مومن متعمدا ... فعليه ذلّة لعنة لا تنكب

اتامر بالتقوى وتفعل ضدّه ... وتنكث عهدا بعد عهد وتهرب

ويبي لك في اعشار قلبي لوعته ... فكفّر وكذب انني لست اغضب

الا ايها الشيخ اتقوا الله الذي ... يهدّ عمارات الهوى ويخرب

اذا ما توقد قهره يهلك الورى ... فما حيص من ابر حسام يعضب

اتغوي كمثل الذئب والله انني ... اراك كانّك ارنب او ثعلب

وما ان ابري في خيط كبدك قوة ... ويصلح ربي ما تهدّ وتشخب

المرء فمن روياي كيف تحققت ... واصدق رويا مومن لا يكذب

ويأتيك من آثار صدقي بكثرة … فليرقبن اوقاتها المترقب

فان كنت كذابا فانت منعم … وان كنت صديقا فسوف تعذب

اتكفرني في امر عيسى تجاسرا … وكذبتني خطأ ولست تصوب

توفي عيسى هكذا قال ربنا … صريحا فصدقنا ولا نتريب

وكيف نكذب آية هي قوله … وتصديق كلمته اهم واوجب

نهى خالقي ان نحيين ابن مريم … وتلك التي كفرت منها وتغضب

ولم يبق لي في موته ريح ريبة … لما الهمني ملك صدوق مقرب

اقول ولا اخشى فاني مثيله … ولو عند هذا القول بالسيف اضرب

ووالله اني جئت حين مجيئه … وهو فارس حقا واني محقب

وقد جاء في القرآن ذكر وفاته … وما جاء فيه هو الذي هو اصوب

ولو كان في القرآن امر خلافه … لآثرته دينا ولا اتجنب

ولكن كتاب الله يشهد انه … تناول من كاس المنايا فتعجب

امن غير منبع هديه نطلب الهدى … وكل من الفرقان يعطى ويوهب

فنؤمن بالله الكريم وكتبه … فاين بحقدك يا مكفر تذهب

ويعلم ربي كلما في عيبتي … عليم فلا يخفى عليه مغيب

وهذا هدى الله الذي هو ربنا … فان كنت ترغب عن هدى لا ارغب

وان سراجي قوله وكتابه … فان اعص فسناه من اين اطلب

وان كتاب الله بحر معارف … ويجدن فيه عيون ما نستعذب

وكم من نكات مثل غيد تمنعت … بها مهجتي من هدي ربي فجربوا

اذا ما نظرت الى ضياء جماله … فاذ الجمال على سنا البرق يغلب

رأيت بنور نوره فتبينت … عليّ حقائقه ففيها اقلب

يصدّ عن الطغوى ويهدي الى التقى … خفير الى طرق السلامة يجلب

يجر الى العليا وجاء من العلى … كما هو امر ظاهر ليس يحجب

وسر لطيف في هداه ونكتة … كنجم بعيد نورها تتغيب

ومن يأته يقبل ومن يهد قلبه … اليها من الفرقان لا يتذبذب

يضيء القلوب في يدفع ظلامها … ويشفي لصدور سواده ويهذب

فقلت له لما شربت زلاله … فدى لك روحي انت عيني ومشرب

وكم من عمين قد كشفت غطاء هم … ونجيتهم عما يعمي ويشغب

الا رب خصم خاض فيه عداوة … فالهاه عن خوض سناه المونب

وان يفتحن عيناك وهاب الهدى … فكأين نرى من سره لك معجب

واني كعقل الناس نور كنوره … وان النهى ببيانه يتهذب

ووالله يجري تحته نهر الهدى … ومن اكثر الامعان فيه فيشرب

ومن يمعن الانظار في الفاظه … فالى سناه التام يصبو ويسحب

ومن يطلب الخيرات فيه ينلنه … ويري اليقين التام والشك يهرب

ومن يطلبن سبل الهدى في غيره … يكن سعيه لغوا عليه فيعطب

ومن يعص فرقانا كريما فانه … يطع السعير وفي الجحيم يقلب

وما العقل الا خبط عشواء ما يصب … يجده وما يخطي فيهذي ويلغب

ومهما تكن من عين ماء بارد … نزاله حثيثا عين صاد فيشرب

وقد جئت بالماء المعين وعذبه | فأين النهى لا تشربن وتشرب

وسوف يريك الله نور تطهري | ويريك من مناصحتي وطيب

خف الله عند الطعن في أوليائه | أولئك قوم من قلاهم فيشجب

تعال وتب مما صنعت فإنني | أصانع من يتلق حبا وأصحب

ولست مدعثر من جفا بل انني | عروف على ايذائكم أتحبب

وفي السلم والاسلام اني سابق | واذا انتم اصبتم فسهمي مثقب

واذا انتضاربتم فسيفي قاطع | واذا انطأعنتم فرمحي مذرب

وان المزود لا يخبيه مكره | وان يخف في غار عميق فيتغيب

تذكر نصيحة غزنوي صالح | وعليك سبل الرفق والرفق اعذب

وكم من امور الحق قلبت جراءة | فسوف ترى يوما اليها تقلب

وان كنت ذي علم فاني كماله | وما ينفعن بعد الغزاة تصيب

واني على علم وزدت بصيرة | من الله في امري وانت مكذب

خف الله حزما يا ابن مرء أجبني | فدع ما يلازمه عدو ومخيب

وما يمنعنك من رجوع وتوبة | ألا ليت جهلا حلفته فتترب

وان كنت ذا عسر وضم معيلا | فان شاء ربي ترزقن فتخطب

ووالله ان شقاك هيج البكا | لدى عين احياء تموت وتتعب

الا تعرفن قصص الذين تمردوا | فما لك تدري سم ذنب وتذنب

اتدام بين الاقربين كبا طم | وان غداة البين ادنى واقرب

ومثلك جاف قد خلا ومكذب | فأبادهم رب قدير معذب

سيسلب منك الضعف والشيب قوة ... وما ان ارى عنك الغواية تسلب

فاكفر وكذب ايها الشيخ دائماً ... وليّ بفضل الله رجل مهذب

وألهمني ربي واعطى معارفاً ... فبنوره الاجلى الى الحق اندب

اتغفل من قهر الحسيب واخذه ... وتذعرنا من جور خلق وترعب

نجاتك من جذبات نفسك مشكل ... يزل الغلام الخفر بكر هوزب

الى الله مرجعنا فيظهر خبأنا ... على الاشقياء وكل امر مرتب

فقد كذبوا بالحق لما جاءهم ... فسوف يريهم ربنا ما كذبوا

وقد كذبت قبلي عباد ذووا التقى ... فصبروا على ما كذبوا وترقبوا

فلما نسوا فحواء ما ذكروا به ... آسف وجوه قلوبهم ما قلبوا

تحامون بالحقد المدمر كلهم ... وامهم الشيخ السفيه المعجب

وكيف اخاف عناد قوم مفند ... ويغتا مني ربي عليهم ويصعب

فابغي رضا ربي وما اخشى العدا ... ولحرب اعداء الهدى أناهب

ولكل نبأ مستقر معين ... وما تبسل نفس قبل وقت يكتب

وان هدى الله العليم هو الهدى ... ويعلم ما ندعن وما نحن نكسب

ويدري اناساً كفرونا وكذبوا ... اذا اداركوا لنضالهم وتحزّبوا

قلاني الورى حتى الاقارب كلهم ... فمنهم كثعبان ومنهم عقرب

وما نتقي حراً بتلك الهواجر ... وفي الله ما نوذى ونرمى ونجذب

واني بحضرته اموت بفضله ... فان لم ينلنا العز فالذل اطيب

الا كل مجد قد طرحت كجيفة ... وفي كل اوقاتي الى الله اجلب

واليه اسعى من جناني ومهجتي   ولغيره مني القلا والتجنب
واني اعيش بهذه كمسافر   وفي كل آن من هوى اتغرب
ومالي الى غير المهيمن رغبة   وعن كل ما هو غير ربي ارغب
الا ايها الشيخ الذى يتجنب   ترى ان تنت مني الهوى والتحبب
ولست براض ان الاعن لاعنا   فاختار نهج العفو والقلب مغضب
ربيت بساتين الهدى من تذلل   واني بكلامي عذيق مرحب
تسب وان اعذرك فيما تسبني   ولكن اما الله تعصى وتذنب
تصول علي لهتك عرضي واعتلي   واعطاني الرحمن ما كنت اطلب
ترى عزتي يوما فيوما فتنشوى   وتهذى كانك بالهراوي تضرب
اري ان تشرى فيك كالرمح لاعج   ويلا عجبا لك شاننا المترقب
ولولم يكن في القلب غير تغيظ   فلا القلب الا جمرة تتلهب
ولا تحسبن قلبي الى الضغن مائلا   تعاشيب الرضى خلسة وتحيب
لمثلك عادما رئيت ولا عنا   اقولك قول او سنان مذرب
اردت وبالي لكن الله صانني   تندم فقد فات الذى كنت تطلب
ولست على مسيطرا او محاسبا   وما يعطين الراي افانت تسلب
ترفق فان الرفق للناس جوهر   وما يتركن سيف فبالرفق تجلب
ولا تشرين جهلا اجاج عداوة   ووالله ان السلم احلى واعذب
ومن كان لا تيادبن من ناصح   فله دواهي الدهر نعم المودب
ايا لاعنى ما كنت بدعا من الهوى   لكل من العلماء راي ومذهب

علي لربي نعمة بعد نعمة ... فلا زلت في نعمائه اتقلب

وان رسول الله شمس منيرة ... وبعد رسول الله بدر وكوكب

جرت عادة الله الذي هو ربنا ... يرى وجه نور بعد نور يذهب

كذلك في الدنيا نرى قانونه ... نجوم السما تبدو اذا الشمس تغرب

خف الله يا من بارز الله من هوى ... وان الفتى عند التجاسر يرهب

ولا تطلبن ريحان دنياك خسة ... وشوك الفيافي منه اشهى واطيب

يزيد الشقي شقاوة طول امنه ... ويرخي المهيمن حبله ثم يجذب

اذا ما قصدنا اشاعة الحق في الورى ... صددنا ونبدي كل خبث وتثلب

وانت ترى الاسلام قفرا كانه ... مقابر اموات وارض سبسب

تصول العدا من جهلهم وعنادهم ... على صحف مولينا وكل يكذب

وهدي كسمط لؤلؤ وزبرجد ... به الطفل يلهو من عناد ويجذب

ومن كل طرف تمطرن سهامهم ... فهذا على الاسلام يوم عصبصب

ترى هذه من كل قوم بعيننا ... فتذرف عين الروح والقلب ينحب

فقمت فعادلني عداي ومعشري ... فلي من جميع الناس لعن مركب

ولم يبق الا حضرة الوتر ملجأ ... ومن يأب خلاق الورى اين اذهب

فان ملاذي مستعان يجنني ... وليسقين من كاس الوصال فاشرب

غيور فياخذ راس خصمي اذا اعتدى ... غفور فيغفر زلتي حين اذنب

واني بري من رياحين غيره ... وعذاب شوك منه عذب وطيب

يجب التذلل والتواضع ربنا ... فمن ينزلن عن فرس كبر يركب

وللصابرين يوسّع الله رحمةً … ويفتح ابواب الجدى ويقرّب

تعرفت حتى انتشنى معارف … وان الفتى فى سؤله لا يكغب

رئيناه من نور النبى المصطفى … ولولاه ما اتينا ولا نتقرب

له درجات فى المحبة تامة … له لمعات زال منها الغيهب

ذكاء منير قد انار قلوبنا … وله الى يوم النشور معقب

وفى الليل بعد الشمس قمر منور … كما فى الزمان نشاهدن ونجرب

ولله الطاف على من احبّه … فوابله فى كل قرن يسكب

وشيمته قد افردت فى فضائل … وقد فاق احلام الورى افتعجب

ورعى واتى الصحب يمنا سالغًا … وليس كراعى الغنم يرعى ويحلب

وليس التقى فى الدين الا اتباعه … وكلّ بعيد من هداه يقرب

ولو كان ماء مثل عسل بطعمه … فوالله بحر المصطفى منه اعذب

مدحتك يا محبوب من صدق مهجتى … ولولاك ما كنا الى الشعر نرغب

وانا لجئنا فى عطائك راغبًا … ومن جاء بابك سائلا لا يثرب

ووالله حبّك للنجاة لمومن … دليل وعنوان فكيف نخيب

وآثرت حبك بعد حب مهيمنى … ونصيبى جنانى من سناك ونجلب

ونستصغر الدنيا وخضراءها معًا … فلا تخنتنى منها ولا نستخلب

الا ايها الشيخ الذى اكفرتنى … وانى بزعمك كافر ثم هيدب

فتلك بعون الله منى قصيدة … محبّرة ونظيره منك اطلب

وهذى ثلث قد لظمنا وهدبته … به بحر خفيف للاحباء انسب

فان کنت ذیعلم فآت نظیرھا
وان تعجزن جہلا فکبرک اعجب



تفسیر سورۃ الفاتحۃ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خضعت الاعناق لکبریاءہ - وتحیرت الابصار من مجدہ وعلاءہ - المقدس عن الانداد والاضداد والشرکاء - المنزہ عن الاشباہ والاقران والنظراء - ھو الذی ارسل رسلا لاصلاح الوری وبخا بکل من قفا اثرھم واقتدی - واختار من اختار مھیعھم وتبعھم وما ابتغی - فرضی عنہ وثنا - والصلوۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء محمد المصطفی الذی ھو سید قوم انکسرت اداتھم البشریۃ وازیلت حرکاتھم الطبعیۃ وجرت فی بواطنھم الاجر الروحانیۃ ونفخ اللہ فیھم روحہ ووالاوصافا ھو امام مضالیت اللہ الذین خبیق اشیطانا ذا المکاید حتی اخفق اخفاق المصائد - وھو الذی کف عن العیش والنزء ذیبا اکل غنم انبیاء بنی اسرائیل ونسا الی الحق وعصم وھدی فالسلام علی ھذا الجری البطل المظفر فی الاولی والاخری -

اما بعد فاعلم ارشدک اللہ تعالی ان ھذا الکتاب تحفۃ لکل من اراد

ان يسلك في حدائق فاتحة الكتاب بعلم حقايق نكاته وشاجنة معارفه على نهج الصواب وكلما اودعته من درر البيان فاني تفردت به من مواهب الله الرحمن وفهمت من الملهم المنان - وليس فيه شيء من لفاظات موائد المتقدمين ولا من خشارة ملفوظات السابقين - ومختار الماضين الا النادر الذي هو كالمعدوم وما عدا ذالك فهو من ربي الذي اسبغ على من باكورة العطاء والهمني من نكات مالم تعط احد من العلماء ليشد ازري ويضع عني وزري ويؤيدني في ازراء القادحين - وينوّ حجتي على المنكرين المستكبرين - فالحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله هو ربنا وملجأنا انا تبنا اليه وهو ارحم الراحمين

واعلم ايها الناظر في هذا الكتاب انا تركنا تفسير البسملة ولم نكتب فيه شيئا لان تفسير الفاتحة قد احاطت بتفسيرها واغنا عنها ببيان مبين - والآن نشرع في المقصود متوكلين على الله النصير المعين ✣

الحمد لله - هو الثناء باللسان على الجميل للمقتدر النبيل على قصد التبجيل - والكامل التام من افراده مختص بالرب الجليل - وكل حمد من الكثير والقليل يرجع الى **ربنا** الذي هو هادي الضال ومعز الذليل وهو محمود المحمودين ✣

والشكر يفارق الحمد بخصوص صيته بالصفات المتعدية عند اكثر العلماء والمدح يفارقه في جميل غير اختياري كما لا يخفى على البلغاء

ولا دباء الماهرين

وان الله تعالى افتتح كتابه بالحمد لا بالشكر ولا بالثناء لان الحمد يحيط عليهما بالاستيفاء وقد ناب منابهما مع الزيادة فى الوفاء وفى التزئين والتحسين - ولان الكفار كانوا يحمدون طواغيتهم بغير حق ويوثرون لفظ الحمد لمدحهم ويعتقدون انهم منبع المواهب والجوائز ومن الجوادين - وكذالك كان موتاهم يحمدون عند تعديد النوادب بل فى الميادين والمآدب لحمد الله الرازق المتولى الضمين فهذا رد عليهم وعلى كل من اشرك بالله وذكر للمتوسمين - وفى ذلك يلوم الله تعالى عبدة الاوثان واليهود والنصارى وكل من كان من المشركين - فكانه يقول ايها المشركون لم تحمدون شركاءكم وتطرون كبراءكم اهم اربابكم الذين ربوكم وابناءكم ام هم الراحمون الذين يرحمونكم ويردون بلاءكم ويدفعون ماساءكم وضراءكم ويحفظون خيرا جاءكم ويرحضون عنكم تشف الشدائد ويداوون داءكم ام هم ملك يوم الدين - بل الله يربى ويرحم بتكميل الوفاء وعطاء اسباب الاهتداء واستجابة الدعاء والتنجية من الاعداء وسيعطى اجر العاملين الصالحين -

وفي لفظ الحمد اشارة اخرى وهى ان الله تبارك وتعالى يقول ايها العباد اعرفوني بصفاتي وتعرفوني بكمالاتي فانى لست كالناقصين بل يزيد حمدي على اطراء الحامدين - ولن تجد محامدا الا فى السموات

ولا فی الارضین الا وتجدها فی وجھي وان اردت احصاء محامدي فلن تحصیها وان فکرت بشق نفسك وکلفت فیها کالمستغرقین فانظر هل ترى من حمد لا یوجد في ذاتي وهل تجد من کمال بُعد مني ومن حضرتي فان زعمت کذالك فما عرفتني وانت من قوم عمین بل انني اعرف بمحامدي وکمالاتي ویری وابلی بسحب برکاتي - فالذین حسبوني مستجمع جمیع صفات کاملة وکمالات شاملة وما وجدوا من کمال وما رأوا من جلال الی جولان خیال الا ونسبوها الیّ وعزوا اليّ کل عظمة ظهرت في عقولهم وانظارهم وکل قدرة تراءت امام افکارهم فهم قوم یمشون علی طرق معرفتي والحق معهم واولئك من الفائزین - فقوموا عافاکم الله واستقروا محامده عرائسه وانظروا وامعنوا فیها کالاکیاس والمتفکرین - واستنفضوا واستشفوا انظارکم الی کل جهت کمال وتحسسوا منه في قیض العالم ومحه کما یتحسس الحریص امانیه بشحه فاذا وجدتم کماله التام وریاه فاذا هو ایاه - وهذا سر لا یبید ولا یعلی المسترشدین

فذالکم ربکم ومولکم الکامل المستجمع لجمیع الصفات الکاملة والمحامد التامة الشاملة ولا یعرفه الامن تدبر فی الفاتحه واستعان بقلب حزین - وان الذین یخلصون مع الله نیة العقد ویعطونه صفقة العهد ویطهرون انفسهم من الضغن والحقد نفتح علیهم ابوابها فاذاهم من المبصرین -

ومع ذالك فیه اشارة الی انه من هلك بخطاه فی امر معرفت الله تعالی او اتخذ الها غیره فقد هلك من رفض رعایت کمالاته وترك التانق فی عجائبات

والغفلة عما يليق بذاته كما هو عادة المبطلين۔ الا انظر الى النصارى انهم

دعوا الى التوحيد فما اهلكهم الا هذه العلة وسولت لهم النفس المضلة و

الشهوة المزلة ان اتخذوا عبدا الٰهاً وارتضعوا عقار الضلالة والجهالة ونسوا

كمال الله تعالى وما يجب لذاته وخلقوا لله البنات والبنين۔ ولو انهم امعنوا

انظارهم فى صفات الله تعالى وما يليق له من الكمالات لما اخطأوا توسمهم وما

كانوا من الهالكين۔ فاشار الله تعالى ههنا ان القانون العاصم من الخطا

فى معرفة البارى عز اسمه امعان النظر فى كمالاته وتتبع صفات تليق بذاته

وتذكرها اولى من جدوى وحرى من عدوى وتصور ما اثبت بافعاله من قوته وحوله

وقهره وطوله فاحفظه ولا تكن من اللافتين۔ واعلم ان الربوبية كلها لله والرحمانية

كلها لله والرحيمية كلها لله والحكم فى يوم المجازات كله لله فاياك وتابيك من

مطاوعة مربيك وكن من المسلمين الموحدين۔ واشار فى الاية الى انه تعالى

منزه من تجدد صفة وحلول حالة ولحوق وصمة وحور بعد كور بل قد ثبت الحمد

له اولا واخرا وظاهرا وباطنا الى ابد الابدين۔ ومن قال خلاف ذلك فقد

احرورف وكان من الكافرين۔

وقد علمت ان هذه الاية رد على النصارى وعبدة الاوثان

فانهم لا يوفون الله حقه ولا يرجون له برهة بل يغدفون عليه ستارة الظلام

ويلحقونه فى سبل الآلام ويبعدونه من الكمال التام ويشركون به كثيرا من

المخلوقين۔ فهذا هو الظن الذى ارداهم والتقليد الذى اباد هم۔ واهلكهم بما

عولوا على اقوال المفترين۔ وزعموا انهم من الصادقين وقالوا ان هذه فى الآثار

المتنقاة المدونة عن الثقات وما توجهوا الى عثر آباء هم وجهل علماءهم تشريفهم وتغريبهم من مراكز تعاليم النبيين - وتيههم في كل وادٍ هائمين - والعجب من فهمهم وعقلهم انهم يعلمون ان الله كامل تام لا يجوز فيه نقص وشنعة وشحوب وذهول وتغير وحول ثم يجوّزون فيه كثيرا منها وينسبون اليه كل شقوة وخسران وعيب ونقصان ويكذبون ما كانوا صدقوه اولا ويهذون كالمجانين -

وفي لفظ الحمد لله تعليم للمسلمين انهم اذا سئلوا وقيل لهم من الهكم فوجب على المسلم ان يجيبه ان الهي الذي له الحمد كله وما من نوع كمال وقدرة الا وله ثابت فلا تكن من الناسين - ولو لاحظ المشركين حظ الايمان واصابهم طل من العرفان لما طاح بهم ظن السوء بالذي هو قيوم العالمين - ولكنهم حسبوه كرجل شاخ بعد الشباب واحتاج بعد صمديته الى الاسباب ووقعت عليه شدائد غول وقحول وقشف محول ووقع في الاتراب بل قرب من التباب وكان من المتربين -

ربِّ العٰلمين ۝ الرحمٰن الرحيم ملٰك يوم الدّين

اعلموا ان العالم ما يعلم ويخبر عنه وما يدل على الصانع الكامل الواحد المدبّر بالارادة وليحصل لطالب الى الايمان به وينضمه الى المومنين -

وان اخبارنا اسرار اسماءٍ ذكرها الله تعالى في هذه الايات واودعها انواع النكات فاصغ الى الكشف لك فتاعد ان كنت تستحق وجنتي كالمخلصين فاعلم ان هذه الصفات ينابيع لفيوض الله الكاملة النازلة على اهل الارض والسماء وكل صفة منبع لقسم فيض بترتيب اودع الله آثارها في العالم ليرى توافق قوله بفعله وليكون اية للمتفكرين - فالقسم الاول من اقسام الصفات الفيضانية صفة

يسميها ربنا رب العالمين وهذه الصفة اوسع الصفات فى الافاضة ولابد
من ان نسمى فيضانها فيضانا اعم لان صفة الربوبية قد احاطت الحيوانات
وغير الحيوانات بل احاطت السماوات والارضين وفيضانها اعم من كل فيض
ما غادر انسانا ولا حيوانا ولا شجرا ولا حجرا ولا سماء ولا ارضا بل نزل ماءه على
كل شيء فاحياه واحاط بالكائنات كلها ظواهرها وبواطنها فكل شئ صبغة من الله الذي
اعطى كل شئ خلقه وبدء خلق الانسان من طين - واسم ذلك الفيض ربوبية
وبه يبذر الله تعالى بذر السعادت فى كل سعيد وعليه يتوقف استثمار الخيرات
وبروز زيادة السعادات واثار الورع والحزامة والتقات وكلما يوجد فى الرشيد من
وكل شقى وسعيد وطيب وخبيث يأخذ حظه كما شاء ربه فى المرتبة الربوبية
فهذا الفيض يجعل من يشاء انسانا ويجعل من يشاء حمارا ويجعل ما يشاء نحاسا
ويجعل ما يشاء ذهبا وما كان الله من المسئولين - واعلم ان هذا الفيض
جار على الاتصال بوجه الكمال ولو فرض انقطاعه طرفة عين لفسدت
السماوات والارض وما فيهن ولكن احاط صحيحا ومريضا ويفاعا وحضيضا
وشجرا وحجرا وكلما فى العالمين - وقدم الله هذا الفيض فى كتابه وضعا لتقدمه
فى عالم اسبابه طبعا فليس هذا التقديم محذودا فى توشية الكلام ومحصورا
فى رعايت الصفاء التام بل هى بلاغة حكمية لاراءة النظام من حيث انه تعالى
جعل اقواله مراة لروية افعاله الموجودة فى طبقات الانام لتطمئن به قلوب
العارفين **والقسم الثانى** من الصفات الفيضانية صفة يسميها
ربنا الرحمن ولا بد من ان نسمى فيضانه فيضانا عاما ورحمانية وله مرتبة تجى بعد

مرتبة الفيضان الاعم وهو اخص من الفيضان الاول ولا ينتفع منه الا ذو
الروح من اشياء السماء والارضين - وان الله في وقت هذا الفيض لا ينظر الاستحقاق
والعمل والشكر بل ينزله فضلا منه على كل ذي روح انسانا كان او حيوانا مجنونا كان
او عاقلا مومنا كان او كافرا وينجي كل روح من هلكة دانت منها بعد ما كادت
تهوي فيها ويعطي كلشيء خلقا ينفعه لان الله جواد بالذات وليس بضنين فكلما
تراه في السماء من الشمس والقمر والنجوم والمطر والهواء وما ترى في الارض من
الانهار والاشجار والاثمار والادوية النافعة والالبان السائغة والعسل المصفى
فكلها من رحمانيته عز وجل لا من عمل العاملين - والى هذا الفيضان اشار
الله تعالى في قوله ورحمتي وسعت كلشيء وفي قوله تعالى الرحمن علم القرآن
وفي قوله تعالى من يكلأكم بالليل والنهار من الرحمان وفي قوله تبارك
ما يمسكهن الا الرحمن - تذكرة للمتقين - ولو لم يكن هذا الفيضان لما كان
لطير ان يطير في الهواء - ولا لحوت ان يتنفس في الماء ولاباد كل معيل منفقه وكل
ذي تقشف شظفه وما بقي سبيل لاماطته كما لا يخفى على المستطيعين
(دور كردن)
الا ترى كيف يحيي الله الارض بعد موتها ويكور الليل على النهار ويكور النهار
على الليل وسخر الشمس والقمر كل يجري لاجل مسمى ان في ذلك لآيات رحمانية
للمتدبرين - وجعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا وجعل لكم الارض قرارا
والسماء بناء وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات فذلكم الرحمن ربكم
مربي المساكين - والذين كفروا برحمانيته فجعلوا لله عليهم سلطانا مبينا - وما
قدروا الله حق قدره وكانوا من الغافلين - الا يرون الى الشمس التي تجري من المشرق

الى المغرب اكان خلقها وجريها من عملهم او من تفضل الرحمن الذى وسعت رحمانيته
الصالحين والظالمين - وكذالك ينزل الله ماءً في اوقاته فينشى به زروعًا
واشجارًا فيها فواكه كثيرة افهذه النعماء من عمل عامل او رحمانية خالصة من الله
تعالى الذى نجانا من كل اعتياص لمعيشة واعطانا سُلّمًا لكل حاجة نحتاج فيها
الى الارتقاء وارشية نحتاج اليها للاستسقاء فسبحان الله الذى انعم علينا
برحمانيته وما كان لنا من عمل نستحق به بل خلق نعمائه قبل ان نخلق فانظر هل ترى
مثله فى المنعمين - فحاصل الكلام ان الرحمانية رحمة عامة لنوع الانسان والحيوان
ولكل ذى روح وكل نفس منفوسة من غير ارادة اجر عمل ومن غير لحاظ استحقاق
عبد بصلاحه وتورعه فى الدّين -

والقسم الثالث من الصفات الفيضانية صفة يسميها ربنا الرحيم ولا بد من
ان نسمي فيضانها فيضانًا خاصًا ورحيمية من الله الكريم - للذين يعملون
الصالحات ويشمرون ولا يقصرون ويذكرون ولا يغفلون ويبصرون ولا يتعامون
ويستعدون ليوم الرحيل - ويتقون سخط الربّ الجليل - ويبيتون لربهم سُجّدًا
وقيامًا ويصبحون صائمين - ولا ينسون موتهم ورجوعهم الى مولٰهم الحق بل
يعتبرون بنعي يسمع ويرتاعون لالف يفقد ويذكرون منايا هم من موت الاحباب
ويهولهم هيل التراب على الاتراب فيلتاعون وينتبهون ويريهم اخترام الاحبة
موت انفسهم فيتوبون الى الله وهم من الصالحين - فلعلك فهمت ان هذا الفيضان
لا ينزل من السماء على شريطة العمل والتورع والسمت الصالح والتقوى والايمان ولا وجود
له الا بعد وجود العقل والفهم وبعد وجود كتاب الله تعالى وحدوده واحكامه وكذلك

المحرومون من هذه النعمة لا يستحقون عتابا ومواخذة من قبل هذه الشرائط فظهر ان
الرحيمية توام لكتاب الله وتعليمه وتفهيمه فلا يوخذ احد قبله ولا يدرك احدا
عطب القهر الا بعد ظهور هذه الرحيمية ولا يسئل فاسق عن فسقه الا بعدها فخذ
هذا السر مني وهو رد على المتنصرين - فانهم قائلون بلسغ الذنب من آدم الى انقطاع
الدنيا ويقولون ان كل عبد مذنب سواء عليه بلغه كتاب من الله تعالى واعطى له عقل
سليم او كان من المعذورين وزعموا ان الله تعالى لا يغفر احدا الا بعد ايمانه بالمسيح وزعموا
ان ابواب النجات مغلقة لغيره ولا سبيل الى المغفرة بمجرد الاعمال فان الله عادل والعدل
يقتضى ان يعذب من كان مذنبا وكان من المجرمين - فلما حصحص الياس من ان تطهر
الناس باعمالهم ارسل الله ابنه الطاهر ليزر وزر الناس على عنقه ثم يصلب وينجي
الناس من اوزارهم فجاء الابن وقتل ونجا النصارى فدخلوا في حدائق النجات فرحين -
هذه عقيدتهم ولكن من نقدها بعين المعقول ووضعها على معيار التحقيقات سلكها مسلك
الهذيانات - وان تعجب فما تجد اعجب من قولهم هذا لا يعلمون ان العدل اسم واوجب من الرحم
فمن ترك المذنب واخذ المعصوم ففعل فعلا ما بقي منه عدل ولا رحم وما يفعل مثل ذلك
الا الذي هو اضل من المجانين - ثم اذا كانت المواخذات مشروطة بوعد الله تعالى ووعيده
فكيف يجوز تعذيب احد قبل اشاعة قانون الاحكام وتشييده وكيف يجوز اخذ الاولين والاخرين
عند صدور معصية ما سبقها وعيد عند ارتكابها وما كان احد عليها من المطلعين -
فالحق ان العدل لا يوجد اثره الا بعد نزول كتاب الله ووعده ووعيده واحكامه وحدوده
وشرائطه - واضافة العدل الحقيقي الى الله تعالى باطل لا اصل لها لان العدل لا يتصور
الا بعد تصور الحقوق وتسليم وجوبها وليس لاحد حق على رب العالمين - الا ترى ان الله

سخر كل حيوان للانسان واباح دماء ها لادنى ضرورته - فلو كان وجوب العدل حقا على الله تعالى لما كان له سبيل لاجراء هذه الاحكام والا فكان من الجائرين ولكن الله يفعل ما يشاء فى ملكوته يعز من يشاء ويذل من يشاء ويحيي من يشاء ويميت من يشاء ويرفع من يشاء ويضع من يشاء - ووجود الحقوق يقتضى خلاف ذلك بل يجعل يداه مغلولة وانت ترى ان المشاهدة تكذبها وقد خلق الله مخلوقات على تفاوت المراتب فبعض مخلوقه افرس وحمير وبعضه جمال ونوق وكلاب وذياب ونمور وجعل لبعض مخلوقه سمعًا وبصرًا وخلق بعضهم صمًا وجعل بعضهم عمين - فلاى حيوان حق ان يقوم ويخاصم ربه انه لم خلقه كذا ولم يخلقه كذا - نعم كتب الله على نفسه حق العباد بعد انزال الكتب وتبليغ الوعد والوعيد وبشر بجزاء العاملين - فمن تبع كتابه ونبيه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هى المأوى - ومن عصى ربه واحكامه وابى فسيكون من المعذبين - فلما كان ملاك الامر الوعد والوعيد لا العدل العتيد الذى كان واجبا على الله الوحيد - انهدم من هذا الاصول المنيف الممرد الذى بناه النصارى من اوهامهم فثبت ان ايجاب العدل الحقيقى على الله تعالى خيال فاسد ومتاع كاسد - لا يقبله الا من كان من الجاهلين - ومن هنا اخذ ان بناء عقيدة الكفارة على عدل الله بناء فاسد على فاسد فتدبر فيه فانه يكفيك لكسر صليب النصارى ان كنت من الناظرين واسم هذه الصفة فى كتاب الله تعالى رحيمية كما قال الله تعالى فى كتابه العزيز وكان بالمومنين رحيما وقال والله غفور رحيم - فهذا الفيضان لا يتوجه الا الى المستحق ولا يطلب الا عاملا وهذا هو الفرق بين الرحمانية والرحيمية - والقرآن مملو من نظائره ولكن كفاك هذا القدر ان كنت من العاقلين +

القسم الرابع من الفيضان فيضان نسميه فيضاناً اخص وظهراً تاماً للمالكية - وهو اكبر الفيوض واعلنها وارفعها واتمها واكملها ومنتهاها وثمرة اشجار العالمين - ولا يظهر الا بعد هدم عمارات هذا العالم الحقير الصغير ودروس اطلاله وآثاره وشحوب سحنته ولنضوب ماء وجنته - وافول نجمه كالمغربين - وهو عالم لطيف دقت اسراره وكثرت انواره يحار فيها فهم المتفكرين - وان قلت لم قال الله تعالى في هذا المقام ملك يوم الدين وما قال عادل يوم الدين - فاعلم ان السر في ذالك ان العدل لا يتحقق الا بعد تحقق الحقوق وليس لاحد من حق على الله رب العالمين - ونجات الاخرة موهبة من الله تعالى للذين امنوا به وسارعوا الى امتثاله وتقبل احكامه وعبادته ومعرفته بسرعة عجيبة كانهم كانوا في نجاء حركاتهم ومسائح غدواتهم وروحاتهم ممتطين على هوجاء شملة وبوق مشمعلة - وان لم تتموا امر الاطاعة وما عبدوا حق العبادة وما عرفوا حق المعرفة ولكن كانوا عليها حريصين - وكذالك الذين عصوا ربهم وان لم تبلغ شقوتهم مداها ولكن كانوا اليها مسارعين - وكانوا يعملون السيئات ويزيدون في جراءتهم وما كانوا من المنتهين - فكل يرى ما كان في بنيته رحمة من الله او قهراً فمن ناوح مهب نسيم الرحمة فيجد حظاً منها خالداً فيها ومن قابل صراصر القهر فسيقع في صدماتها وما هذا الا المالكية لا العدل الذي يقتضي الحقوق فتدبر ولا تكن من الغافلين

واعلم ان في ترتيب هذه الصفات بلاغة اخرى نريد ان نذكرها لتكحل من لحل المتبصرين - وهو ان الآيات التي وضع الله بعدها كلها مقسومة على تلك الصفات

برعايت المحاذات ووضع بعضها تحت بعض كطبقات السموات والارضين ۔ وتفصيله
انه تعالیٰ ذكر اولاً ذاته وصفاته بترتيب يوجد فی العالمين ۔ ثم ذكر كل ما هو بنا سبب
البشرية بترتيب يشاهد فی قانون الله ومعذالك جعل كل صفته بشرية تحت
صفت الهية وجعل لكل صفة انسانية مشربا وسقيا من صفت الهية تستفيض
منها وارى التقابل بينهما بترتيب وضعی يوجد فی الايات فتبارك الله احسن المرتبين
ولشرحه التام ان الصفات مع اسم الذات خمسة ابحر قد تقدم ذكرها فی صدر
السورة اعنی الله ۔ ورب العالمين ۔ والرحمن ۔ والرحيم ۔ ومالك يوم الدين فجعل الله
لمثلها خمسة من المغترفات مما ذكر من بعد وقابل الخمسة بالخمسة وكل واحد من المغترفات يشرب من ماء
صفة تشابهه وتناوحه وتاخذ مما احتوت علی معان تسر العارفين ۔ مثلاً
اولها بحر اسم الله تعالیٰ وتغترف منه جملة اياك نعبد التی حذته وصارت
كالمحاذين ۔ وحقيقة التعبد تعظيم المعبود بالتذلل التام والاحتذاء بمثاله
والانصباغ بصبغه والخروج من النفس والانانية كالفانين ۔ وسره ان العبد
قد خلق كالمريض والعليل والعطشان وشفاءه وتسكين غلته ۔ وارواء كبده فی ماء
عبادت الله فلا يبرء ولا يرتوی الا اذا ينثنی اليه انصبابه وبفرط صبابه ويسعی اليه
كالمستسقين ۔ ولا يطهر قريحته ولا يبلد عجاجته ولا يحلی مجاجته الا ذكر الله
الا بذكر الله تطمئن قلوب الذين يعبدون الله ويأتونه مسلمين ۔ ففی اياك نعبد
اقرار المعبودية الله الذی هو مستجمع جميع صفات الكاملية ولذلك وقعت هذه
الجملة تحت جملة الحمد لله فانظر ان كنت من الناظرين ۔
وثانيها بحر رب العالمين وتغترف منها جملة اياك نستعين ۔ فان العبد

اذا سمع ان الله يربي العالمين كلها وما من عالم الا هو مربيه ورأى نفسه اماره بالسوء فتضرع واضطر والتجأ الى بابه وتعلق باهدابه ودخل في مادبه برعايت آدابه ليدركه بالربوبيته ويحسن اليه وهو خير المحسنين - فان الربوبية صفت تعطى كلشئ خلقه المطلوب لوجوده ولا يغادره كالناقصين -

وثالثها بجر اسم الرحمن وتغترف منه جملة اهدنا الصراط المستقيم ليكون العبد من المهتدين المرحومين - فان الرحمانية تعطي كلما يحتاج اليه الوجود الذي يؤتي من صفت الربوبية فهذه الصفت تجعل الاسباب موافقتاً للمرحوم واثر الربوبية تسوية الوجود وتخليقه كما يليق وينبغي واثر هذه الصفت انها تكسى ذالك الوجود لباساً يواري سوأته وتهب له زينته وتكحل عينه وتغسل وجهه وتعطى له فرساً للركوب وتريه طرق الفارسين - ومرتبتها بعد الربوبيته وهي تعطي كلشئ مطلوب وجوده وتجعله من الموفقين -

ورابعها بجر اسم الرحيم وتغترف منه جملة صراط الذين انعمت عليهم ليكون العبد من المنعمين المخصوصين - فان الرحيمية صفت مُدْنِيَةٌ الى الانعامات الخاصة التي لا شريك فيها للمطيعين - وان كان الانعام العام محيطة بكل شئ من الناس الى الافاعى والتنين - **وخامسها بجر مالك يوم الدين** - وتغترف منه جملة غير المغضوب عليهم ولا الضالين فان غضب الله وتركه في الضلالة لا تظهر حقيقته على الناس على وجه الكمال الا في يوم المجازات الذي يجازيهم الله فيه بغضبه وانعامه ويجازيهم بتذليله واكرامه ويجلي عن نفسه الى حدٍ ما جلي كمثله وترائ السابقون كفرس مجلي وترائت

الجالية بغيتهم المبين - وفيه يعلم الذين كفروا انهم كانوا مورد غضب الله وكانوا
قوماً عمين - ومن كان في هذه اعمى فهو في الآخرة اعمى ولكن عمي هذه الدنيا
مخفي ويتبيّن في يوم الدّين - فالذين ابوا وما تبعوا هدى رسولنا ونور كتابنا وكانوا
لطواغيتهم متبعين - فسوف يرون غضب الله وتغيظ النار وزفيرها
ويرون ظلمتهم وضلالتهم بالاعين ويجدون انفسهم كالطالع الاعور ويدخلون جهنم
خالدين فيها وما كان لهم احد من الشافعين - وفي الآية اشارة الى ان اسم
مالك يوم الدين ذو الجهتين يضل من يشاء ويهدي من يشاء فاسئلوه ان
يجعلكم من المهتدين -

هذا ما اردنا من بيان بعض نكات هذه الآية ولطائفها الادبية
التي هي للناظرين كالايات وبلاغتها الرائعة المتبكرة المحبّرة المحتوية على محاسن
الكنايات مع درر حكمية ومعارف نادرة من دقائق الالهيات فلا نجد نظيرها
في الاولين والآخرين - فلا شك ان ملح ادبها بارعة وقدرها على اعلام العلوم فائقة
وهي ليصبي قلوب العارفين - وقد علمت ترتيب خمسة ابحر التي تجري بعضها
تلو بعض - فتسلمه وكن من الشاكرين - واما ترتيب المغترفات فتعرفه بترتيب ابحرها
ان كنت من المغترفين

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قدم الله عز وجل قوله ايّاك
نعبد على قوله اياك نستعين اشارة الى تفضلاته الرحمانية من قبل الاستعانة
فكان العبد يشكر ربه ويقول يا رب اني اشكرك على نعمائك التي اعطيتني من قبل
دعائي ومسئلتي وعملي وجهدي واستعانتي بالربوبية والرحمانية التي سبقت

سؤل السائلين - ثم اطلب منك قوة وصلاحاً وفلاحاً وفوزاً وبمقاصد
التي لا تعطى الا بعد الطلب والاستعانة والدعاء وانت خير المعطين - وفي هذه
الايات حث على شكر ما تعطي والدعاء بالصبر فيما تتمنى وفرط اللهج الى ما هو اتم
واعلى لتكون من الشاكرين الصابرين - وفيها حث على نفي الحول والقوة والاستطراح
بين يدي سبحانه مترقبا منتظراً مديماً للسوال والدعاء والتضرع والثناء و
الافتقار مع الخوف والرجاء كالطفل الرضيع في يد الظئر والموت عن الخلق
وعن كل ما هو في الارضين - وفيها حث على اقرار واعتراف باننا الضعفاء لا نعبدك
الا بك ولا نخسس منك الا بعونك - بك نعمل وبك نتحرك واليك نسعى
كالثواكل متحرقين وكالعشاق متلظين - وفيها حث على الخروج من الاختيال
والزهو والاعتصام بقوة الله تعالى وحوله عند اعتياص الامور وهجوم المشكلات
والدخول في المنكسرين - كانه تعالى شانه يقول يا عباد احسبوا انفسكم كالميتين
وبالله اعتضد واكل حين - فلا يزده الشاب منكم بقوته ولا ينخض الشيخ بهراوته
ولا يفرح الكيس بدهائه ولا يثق الفقيه بصحة علمه وجودة فهمه وذكائه
ولا يتكئ الملهم على الهامه وكشفه وخلوص دعائه فان الله يفعل ما يشاء ويطرد
من يشاء ويدخل من يشاء في المخصوصين - وفي جملة اياك نستعين اشارة
الى عظمة شر النفس الامارة التي تسعى كالعسارة فكانها افعى شرها قد طم فجعل
كل سليم كعظم اذارم وتراها تنفث السم اوهي ضرغام كما تنكل ان هم ولا حول
ولا قوة ولا كسب ولا عمل الا بالله الذي هو يرجم الشياطين -

وفي تقديم نعبد على نستعين نكات اخرى نكتب للذين هم مشغوفين

بآيات المغاني لا برنات المثاني ويبعثون اليها شائقين - وهي ان الله عزوجل
يعلم عباده دعاءً فيه سعادتهم فيقول يا عباد سلوني بالانكسار والعبودية
وقولوا ربنا اياك نعبد ولكن بالمعانات والتكلف والتحشم وتفرقة الخاطر
وتموبهات الخناس وبالروية الناضبة والاوهام الناصبة والخيالات المظلمة
كماء مكدر من سيل او كحاطب ليل وان نتبع الا ظنا وما نحن بمستيقنين -
واياك نستعين يعني نستعينك للذوق والشوق والحضور والايمان الموفور
والتلبية الروحانية والسرور والنور ولتوشيح القلب بحلي المعارف وحلل الحبور
لنكون بفضلك من سباقين في عرصات اليقين والى منتهى المارب واصلين -
وفي بحار الحقايق متوردين - وفي قوله تعالى اياك نعبد تنبيه آخر وهو انه يرغب
فيه عباده الى ان يبذلوا في مطاوعته جهد المستطيع ويقوموا ملبين في كل حين
تلبية المطيع فكان العباد يقولون ربنا انا لا نالو في المجاهدات وفي امتثالك
وابتغاء المرضات ولكن نستعينك ونستكفي بك الافتتان بالعجب والرياء ونستوهب
منك توفيقاً قائداً الى الرشد والرضاء وانا ثابتون على طاعتك وعبادتك
فاكتبنا في المطاوعين - وهنا اشارة اخرى وهي ان العبد يقول يا رب انا خصصناك
بمعبودیتك واثرناك على كل ما سواك فلا نعبد شيئاً الا وجهك وانا من
الموحدين - واختار عزوجل لفظ المتكلم مع الغير اشارة الى ان الدعاء لجميع
الاخوان لا لنفس الداعي وحث فيه على مسالمة المسلمين واتحادهم ووداد هم
وعلى ان يعتنو الداعي نفسه لنصح اخيه كما يعتنو لنصح ذاته ويهتم ويتقلق لحاجاته
كما يهتم ويتقلق لنفسه ولا يفرق بينه وبين اخيه ويكون له بكل القلب من الناصحين

فکانه تعالیٰ یوصیے ویقول یاعبادِ تهادوا بالدعاء تهادی الاخوان والمحبین ـ
وتناشوا دعواتکم وتباتشوا بنیاتکم وکونوا فی المحبتِ کالاخوان والآباء والبنین

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ

هذا الدعاء ردّ علی قول الذین یقولون ان القلم قد جف بما هو کائن فلا فائدة
فی الدعاء فالله تبارک وتعالیٰ یبشر عبادہ بقبول الدّعاء فکانه یقول یا عبادادعونی
استجب لکم وان فی الدعاء تاثیرات وتبدیلات والدعاء المقبول یدخل الداعی فی
المنعمین ـ وفی الآیة اشارة الی علامات تعرف بها قبولیة الدعاء علی طریق الاصطفاء وایماء
الی آثار المقبلین ـ لان الانسان اذا احبّ الرحمٰن وقوی الایمان فذلک الانسان کان علی حسن
اعتقاد فی امر استجابة دعواته ولکن الاعتقاد لیس کعین الیقین ـ ولیس الخبر کالمعاینة
ولا یستوی حال اولی الابصار والعمین ـ

بل من یدرب باستجابة الدعوات حق التدرب وکان معه اثر من
المشاهدات فلا یبقی له شک ولا ریب فی قبولیة الادعیة والذین یشکون فیها
فسببه حرمانهم من ذلک الحظ ثم قلّت التفاتهم الی ربهم وابتلاءهم بسلسلة
اسباب توجد فی واقعات الفطرة وظهورات القدرت فما ترقت اعینهم فوق الاسباب
المادیة الموجودة امام الاعین فاستبعدوا ما لم یحط بها آراءهم وما کانوا مهتدین ـ
وفی هذه السورة نکات شتی نرید ان نکتب بعضها ومنها ان الفاتحة سبع آیاتٍ
اوّلها الحمد لله رب العالمین واخرها غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ـ وفی الآیة الاولی

بیان بدء الخالق وفی الاخری اشارة الی قوم تقوم القیامة علیهم وعلی امثالهم من الیهود والمتنصرین وفی تعیین سبع ایة اشارة الی ان عمر الدنیا سبعة کما ان ایام الاسبوع عندنا سبعة وما ندری حقیقة السبعة علی وجه التحقیق اهی آلاف کالفنا او غیر ذالک ولکنا نعلم انه ما بقی من السبعة الا واحدًا وقد اراد الله تصرفات خدیرة بعد انقضائها فیهلک القرون الاولی عند اختتامها ویخلق الاخرین - وفی الایة السادسة یعنی صراط الذین انعمت علیهم نکتة اخری وهی ان آدم قد خلق فی یوم السادس وانعم علیه ونفخ فیه روح الحیات فی الجمعة بعد العصر وکذالک یخلق رجل فی الالف السادس وهو آدم قوم اضاعوا ایمانهم فیحیی قلوبهم ویهب لهم لمرفا نا عمضا کطریا ویجعلهم بعد نومهم من المستیقظین +

وفی ایة اهدنا الصراط المستقیم اشارة وحث علی دعاء صحة المعرفة کانه یعلمنا ویقول ادعوا الله ان یریکم صفاته کما هی ویجعلکم من الشاکرین - لان الامم الاولی ما ضلوا الا بعد کونهم عمیا فی معرفة صفات الله تعالی وانعاماته ومرضاته فکانوا یلقون الایام فیما یزید الاثام فحل غضب الله علیهم فضربت علیهم الذلة وکانوا من الهالکین - والیه اشار الله تعالی فی قوله غیر المغضوب علیهم وسیاق کلامه یعلم ان غضب الله لا یتوجه الا الی قوم انعم الله علیهم من قبل الغضب فالمراد من المغضوب علیهم فی الایة قوم عصوا فی نعماء وآلاء رزقهم الله خاصة واتبعوا الشهوات ونسوا المنعم وحقه وکانوا من الکافرین - واما الضالون فهم قوم ارادوا ان یسلکوا مسالک الصواب ولکن لم یکن معهم من العلوم الصادقة والمعارف المنیرة الحقة والادعیة العاصمة الموفقة بل غلبت علیهم خیالات وهمیة فرکنوا الیها وجعلوا طریقهم واخطاوا مشربهم من الحق فضلوا وما سرحوا افکارهم فی مراعی الحق المبین - والعجب من افکارهم وعقولهم وانظارهم انهم جوزوا علی الله وعلی خلقه ما یابی منه الفطرة الصحیحة والاشراقات القلبیة ولم یعلموا ان الشرائع تخدم الطبائع والطبیب معین الطبیعة لا منازع لها فیا حسرة

عليهم ما الهاهم عن صراط الصادقين وفي هذه السورة يعلّم الله تعالى عباده المسلمين نکانه
يقول يا عبادانكم رأيتم اليهود والنصارى فاجتنبوا شبه اعمالهم واعتصموا بحبل الدعاء
والاستعانة ولا تنسوا نعماء الله كاليهود فيحل عليكم غضبه ولا تتركوا العلوم الصادقة والدعاء
ولا تهنوا من طلب الهداية كالنصارى فتكونوا من الضالين - وحثّ على طلب الهداية
اشارة الى انّ الثبات على الهداية لا يكون الا بدوام الدعاء والتضرع فی حضرت الله ومع ذلك
اشارة الى ان الهداية امر من لدنه والعبد لا يهتدى ابدا من غير ان يهديه الله ويدخله في
المهديين - واشارة الى ان الهداية غير متناهية وترقی النفوس اليها بسلم الدعوات ومن
ترك الدعاء فاضاع سلمه فانما الحرى بالاهتداء من كان رطب اللسان بالدعاء وذكر ربه
وكان عليه من المداومين - ومن ترك الدعاء وادعى الاهتداء فعسى ان يتزين للناس بما للشئ
ويقع فی هوة الشرك والرياء ويخرج من جماعة المخلصين - والمخلص يترقی يوما فيوما حتى يصير
مخلصا بفتح اللام وتهب له العناية سرا يكون بين الله وبينه ويدخل فی المحبوبين - ويتنزل منزلة
المقبولين - والعبد لا يبلغ حقيقة الايمان من غير ان يفهم حقيقة الاخلاص ويقوم عليها ولا يكون
مخلصا وعنده على وجه الارض شئ يتكأ عليه او يخافه او يحسبه من الناصرين - ولا ينجو احد من غوائل
النفس وشرورها الّا بعد ان يتقبل الله باخلاصه ويعصمه بفضله وحوله وقوته ويذيقه من شراب
الروحانيين لانها خبيثة وقد انتهت الى غاية الخبث وصارت منشأ الاهوية
المضلة الردية المردية فعلم الله تعالى عباده ان يفروا اليه بالدعاء عائذا من شرورها
ودواهيها ليدخلهم في زمر المحفوظين - وان مثل جذبات النفس كمثل الحميات الحادة
فكما نجد عند تلك الحميات اعراضا هايلة مشتدة مثل النافض والبرد والقشعريرة
ومثل العرق الكثير والرعاف المفرط والقئ العنيف والاسهال المضعف والعطش الذى لا يطاق

ومثل السبات الكثير والارق اللازم وخشونة اللسان وتحل الفم ومثل العطاس الملح

والصداع الصعب والسعال المتواتر وسقوط الشهوة والفواق وغيرها من علامات المحمومين

كذالك للنفس جذبات فى علامات مواد ها تفور وامواجها تمور واعراضها تدور وبقراتها

تخور واسيرها يبور وقل من كان من الناجين - فطلب الهداية كمثل الرجوع الى الطبيب الحاذق

والاستطراح بين يدى المعالجين والانعام الذى اشار الله اليه لعباده هو تبتل العبد الى الله دائماً

وحادة ودوام اسعاده ورجوع الله اليه بير كانتوالها ماً واستجاباً ته وجعله طوداً من الموادة وادخاله فى عبادة المحفوظين

وقوله يا نار كوني برداً وسلاماً على ابراهيم وجعله من الطيبين الطاهرين - فهذا هو لشفاء

من حمي المعاصي والعلاج باوفق الادوية والاغذية والتدبير اللطيف الذى لا يعلمه الارب العالمين

ثم اعلم ان الله في هذه السورة المباركة يبين للمؤمنين ما كان اخرشان

اهل الكتاب ويقول ان اليهود عصوا ربهم بعد ما نزلت عليهم الانعامات و تواترت لتفضلات

فصاروا قوماً مغضوباً عليه والنصارى نسوا صفات ربهم وانزلوه منزل العبد الضعيف

العاجز فصاروا قوماً ضالين -

وفى السورة اشارة الى ان امر المسلمين سيئول الى امر اهل الكتاب في اخر الزمان

فيشابهونهم في افعالهم واعمالهم فيدركهم الله تعالى بفضل من لدنه وانعام من عنده ويحفظهم

من الانحرافات السبعية والبهيمية والوهمية ويدخلهم في عبادة الصالحين

وفى السورة اشارة الى بركات الدعاء والى انه كل خير ينزل من السماء والى انه من عرف

الحق وثبت نفسه على الهدى وتهذب وصلح فلا يضيعه الله ويدخله فى عباده المنعمين -

والذي عصى ربه فيكون من الهالكين

وفى السورة اشارة الى ان السعيد هو الذي كان فيه جيش الدعاء لا عيباً ولا لغواً ولا عبس

ولا ييأس ويثق بفضل ربه الى ان تدركه عناية الله فيكون من الفائزين

وفي السورة اشارة الى ان صفات الله تعالى مؤثرة بقدر ايمان العبد بها واذا توجه العارف الى صفة من صفات الله تعالى وابصر لا ببصر روحه وامن ثم امن ثم امن حتى فنا في ايمانه فتدخل روحانية هذه الصفة في قلبه وتاخذه منه فيرى السالك باله فارغا من غير الرحمان وقلبه مطمئنا بالايمان وعيش حلوا بذكر المنان ويكون من المستبشرين ـ فتتجلى تلك الصفة له وتستوي عليه حتى يكون قلب هذا العبد عرش هذه الصفة وينصبغ القلب بصبغها بعد ذهاب الصبغ النفسانية وبعد كونه من الفانين ـ

فان قلت من اين علمت ان هذه الاشارة توجد في الفاتحة فاعلم ان لفظ الحمد لله يدل عليه فان الله تعالى ما قال قل الحمد لله بل قال الحمد لله فكانه انطق فطرتنا وارانا ما كان مخفيا في فطرتنا وهذه اشارة الى ان الانسان قد خلق على فطرة الاسلام وادخل في فطرته ان يحمد الله ويستيقن انه رب العالمين ورحمن ورحيم ومالك يوم الدين وانه يعين المستعين ويهدي الداعين ـ فثبت من ههنا ان العبد مجبول على معرفة ربه وعبادته وقد اشرب في قلبه محبته فتظهر هذه الحالة بعد رفع الحجب ويجري ذكر الله تعالى على اللسان من غير اختيار وتكلف وتنبت شجرة المعارف وتثمر وتؤتي اكلها كل حين وفي قوله تعالى صراط الذين انعمت عليهم اشارة اخرى وهو ان الله تعالى خلق الآخرين متشاكلين بالاولين ـ فاذا اتصلت ارواحهم بارواحهم بكمال الاقتداء ومناسبة الطبائع فينزل الفيض من قلوبهم الى قلوبهم ثم اذا تم انضاء المستفيض الى المفيض وبلغ الأمر الى غاية الوصلة فيصير وجودهما كشيء واحد ويغيب احدهما في الآخر وهذه الحالة هي المعبر عنها بالاتحاد وفي هذه المرتبة يسمى السالك في السماء تسمية الانبياء لمشابهته اياهم في جوهرهم وطبعهم كما لا يخفى على العارفين ـ

وحاصل الكلام ان الله تعالى يبشر لامّة نبيّنا صلى الله عليه وسلم فكانه يقول يا عباد

انكم خلقتم على طبائع المنعمين السابقين وفيكم استعداداتهم فلا تضيعوا الاستعدادات

وجاهدوا لتحصيل الكمالات واعلموا ان الله جواد كريم وليس بخيل ضنين - ومن

ههنا يفهم سر نزول المسيح الذي يختصم الناس فيه - فان عبدا من عباد الله اذا اقتدى

هدى المهتدين وتبع سنن الكاملين وتاهب للانصباغ لصبغ المهديين وعطف

اليهم بجميع ارادته وقوته وجنانه وادى شرط السلوك بحسب امكانه وشفع الاقوال للاعمال

والمقال بالحال ودخل فى الذين يتعاطون كاس المحبة للقادر ذى الجلال ويقتدحون

زناد ذكر الله بالتضرع والابتهال ويبكون مع الباكين - فهنالك يفور بحر رحمة الله

ليطهره من الاوساخ والادران ولترويه بافاضة التهتان ثم ياخذ بيده ويرقيه الى

اعلى مراتب الارتقاء والعرفان - ويدخله فى الذين خلوا من قبله من الصلحاء والاولياء

والرسل والنبيين - فيعطى كمالا كمثل كمالهم وجمالا كمثل جمالهم وجلالا كمثل جلالهم وقد

يقتضى الزمان والمصلحة ان يرسل هذا الرجل على قدم نبى خاص فيعطى له علما كعلمه وعقلا

كعقله ونورا كنوره واسما كاسمه ويجعل الله ارواحهما كمرايا متقابلة - فيكون النبى كالاصل

والولي كالظل من مرتبة ياخذ من روحانيته ويستفيد حتى يرتفع منهما الامتياز والغيرية

وترد احكام الاول على الاخر ويصيران كشيء واحد عند الله وعند ملاءه الاعلى وينزل

على الاخر ارادة الله وتصريفه الى جهة وامره ونهيه بعد عبوره على روح الاول وهذا

سر من اسرار الله تعالى لا يفهمه الا من كان من الروحانيين - واعلم ان ذلك الرجل الذي

يتشابه قلبه بقلب نبى بمشابهة قوية شديدة تامة كاملة لا ياتى الا اذا اشتدت الضرورة

لمجيئه فلما قامت الضرورة لوجود مثل ذلك الرجل يستاثر الله عبدا من عباده لهذا الامر

فبدا فيه رحمته كما كانت في ذات مورثه وينزل عليه سر روحه وحقيقة جوهره وصفاء سيرته وشأن شمائله ويحل ارادته في ارادته وتوجهاته في توجهاته حتى يتجلى فيه جميع شيون النبي المشبه به ويصير مغمورا في معنى الاتحاد فيصيران حقيقة واحدة يقع عليهما اسم واحد وينسبون الى مثال واحد كان النبي المشبه به نزل من السمآء الى اهل الارضين - هذا معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم في نزول عيسى ابن مريم عليه السلام وهو الحق لا يخالف القرآن ولا يعارضه وقد مضى مثله في الاولين - فلا تجادل بغير الحق ولا تكن من المنكرين - قد توفي عيسى كما توفي الذين خلوا من قبله وجآؤا من بعده فلا تخف قوما تركوا كتاب الله ونصوصه واثروا غير القرآن على القرآن واثروا الشك على اليقين - وخف الله وقهره واعتزل تلك الفرق كلها واعتصم بحبل الله المتين - ومن صرف عنان التوجه الى هذه الاية وامعن فيه حق الامعان فيرى انها شاهد على بياننا هذا ويكون من المذعنين ٭

فلا تعذلوني بعد ما قلت سره ... واثبتُّه بدلائل الفرقان

وقد بان برهاني بقول واضح ... وانا رصدتي عند ذي العرفان

وعليك بالصدق والتقى وسبله ... ولو انه القاك في النيران

ثم اعلم ان لله تعالى صفات ذاتية ناشئة من اقتضاء ذاته وعليها مدار العالمين كلها وهي اربع ربوبية ورحمانية ورحيمية ومالكية كما اشار الله تعالى اليها في هذه السورة وقال رب العالمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين - فهذه الصفات الذاتية سابقة على كل شيء ومحيطة بكل شيء ومنها وجود الاشياء واستعدادها وقابليتها ووصولها الى كمالاتها واما صفة الغضب فليست ذاتية لله تعالى بل هي ناشئة من عدم قابلية

بعض الاعيان الكمال المطلق وكذلك صفت الاضلال لا بيد والابعد زيغ الضالين -
واما حصر الصفات المذكورة فى الاربع فنظراعلى العالم الذي يوجد فيه آثارها الاترى
ان العالم كله يشهد على وجوه هذه الصفات بلسان الحال وقد تجلت هذه الصفات بحوالا يشك
فيها بصير الامن كان من قوم عمين - وهذه الصفات اربع الى انقراض النشأة الدنيوية
ثم تنجلي من تحتها اربع أخرى التي من شانها انها لا تظهر الا في العالم الاخر واول مطالعها
عرش الرب الكريم الذي لم يتدنس بوجود غير الله تعالى وصار مظهراتاما لانوار رب العالمين
وقوائمه اربع ربوبيته ورحمانية ورحيمية ومالكية يوم الدين - ولا جامع لهذه الاربع
على وجه الظلية الاعرش الله تعالى وقلب الانسان الكامل وهذه الصفات امهات لصفات
الله كلها ووقعت كقوايم العرش الذي استوى الله عليه وفى لفظ الاستواء اشارة الى هذا
الانعكاس على الوجه الاتم الاكمل من الله الذى هو احسن الخالقين - وتنتهى كل قائمة من
العرش الى ملك هو حاملها ومدبر امرها ومورد تجلياتها وقاسمها على اهل السماء والارضين
هذا معنى قول الله تعالى ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية فان الملائكة يحملون صفاتا فيها حقيقة
عرشية والسر فى ذلك ان العرش ليس شيئا من اشياء الدنيا بل هو برزخ بين الدنيا
والاخرة ومبدء قديم للتجليات الربانية والرحمانية والرحيمية والمالكية لاظهار التفضلات
وتكميل الجزاء والدين - وهو داخل في صفات الله تعالى فانه كان ذا العرش من قديم ولم
يكن معه شئ فكن من المتدبرين - وحقيقة العرش واستواء الله عليه سر عظيم من اسرار
الله تعالى وحكمة بالغة ومعنى روحاني وسمى عرشا لتفهيم عقول هذا العالم ولتقريب الامر الى
استعدادتهم وهو واسطة في وصول الفيض الالهي والتجلى الرحماني من حضرة الحق الى الملائكة
ومن الملائكة الى الرسل ولا يقدح في وحدته تعالى تكثر قوابل الفيض بل التكثر ههنا يوجب البركات

لبني آدم ويعينهم على القوم الروحانية وينصرهم في المجاهدات والرياضات الموجبة لظهور المناسبات التي بينهم وبين ما يصلون اليه من النفوس كنفس العرش والعقول المجردة الى ان يصلون الى المبدئ الاول وعلة العلل ثم اذا اعان السالك الجذبات الالهية والنسيم الرحمانية فيقطع كثيرا من حجبه وينجيه من بعد المقصد وكثرة عقباته وآفاته وينوره بالنور الالهي ويدخله في الواصلين - فيكمل له الوصول والشهود مع رويته عجائبات المنازل والمقامات ولا شعور لاهل العقل بهذه المعارف والنكات ولا مدخل للعقل فيه والاطلاع بامثال هذه المعاني انما هو من مشكوة النبوة والولاية وما شممت العقل رائحته وما كان لعاقل ان يضع القدم في هذا الموضع الا بجذبة من جذبات رب العالمين -

واذا انفكت الارواح الطيبة الكاملة من الابدان ويتطهرون على وجه الكمال من الاوساخ والادران يعرضون على الله تحت العرش بواسطة الملائكة فياخذون بطور جديد حظا من ربوبيته يغائر ربوبيته سابقة وحظا من رحمانية مغائر رحمانية اولى وحظا من رحيمية ومالكية مغائر ما كان في الدنيا فهنالك تكون ثمانى صفات يحملها ثمانية من ملائكة الله باذن احسن الخالقين - فان لكل صفة ملك موكل تدخلق لتوزيع تلك الصفت على وجه التدبير ووضعها في محلها واليه اشارة فى قوله تعالى والمدبرات امرا فتدبر ولا تكن من الغافلين -

وزيادة الملائكة الحاملين فى الاخرة لزيادت تجليات ربانية ورحمانية ورحيمية ومالكية عند زيادة القوابل فان النفوس المطمئنة بعد انقطاعها ورجوعها الى العالم الثاني والرب الكريم تترقى في استعدادها فتموج الربوبية والرحمانية والرحيمية والمالكية بحسب قابليتهم واستعدادهم كما تشهد عليه كشوف العارفين - وان كنت من الذين اعطي

لهم حظ من القرآن فتجد فيه كثيرا من مثل هذا البيان - فانظر بالنظر الدقيق - لتجد
شهادة هذا التحقيق - من كتاب الله رب العالمين -

ثم اعلم ان فی اٰية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم
اشارة عظيمة الی تزكية النفوس من دقائق الشرك واستيصال اسبابها ولاجل
ذلك رغب الله فی الآية فی تحصيل كمالات الانبياء واستفتاح ابوابها فان اكثر الشرك
قد جاء فی الدنيا من باب اطراء الانبياء والاولياء وان الذين حسبوا نبيهم وحيدا
فريدا ووحده لاشريك له كذات حضرة الكبرياء فكان مآل امرهم انهم اتخذوه الٰها
بعد مدة وهكذا فسدت قلوب النصاری من الاطراء والاعتداء فالله يشير فی هذه
الآية الی هذه المفسدة والغواية ويومی الی ان المنعمين من المرسلين والنبيين والمحدثين
انما يبعثون ليصطبغ الناس بصبغ تلك الكرام لا ان يعبدوهم ويتخذوهم الهة كالاصنام
فالغرض من ارسال تلك النفوس المهذبة ذوی الصفات المطهرة ان يكون كل متبع
قريع تلك الصفات لا قارع الجبهة علی هذه الصفات فاومی فی هذه الآية لاولی النهی
والدراية الی ان كمالات النبيين ليست ككمالات رب العٰلمين وان الله احد صمد وحيد
لاشريك له فی ذاته ولا فی صفاته واما الانبياء فليسوا كذلك بل جعل الله لهم وارثين
من المتبعين الصادقين
فامتهم ورثاءهم يجدون ما وجد انبياءهم ان كانوا لهم متبعين والی هذا اشار فی قوله
عزوجل قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونی يحببكم الله فانظر كيف جعل الامة احباء الله
بشرط اتباعهم واقتداءهم بسيد المحبوبين - فتدل آية اهدنا الصراط المستقيم
صراط الذين انعمت عليهم ان تراث السابقين من المرسلين والصديقين حق واجب
غير مجذ وذو مفروض للاحقين من المومنين الصالحين الی يوم الدين - وهم يرثون الانبياء

ويجدون ما وجدوا من انعامات الله - وهذا هو الحق فلا تكن من الممترين -

واما سر ذلك التوارث ولمية الموروث والوارث فتنكشف من

تلك الاية التى تعلم التوحيد وتعظم الرب الوحيد فان الله المعين وارحم الراحمين اذا علم

دقائق التوحيد وبالغ فى التلقين وقال اياك نعبد واياك نستعين - فاراد عند هذا

التعليم والتفهيم ان يقطع عروق الشرك كلها فضلا من لدنه ورحمة منه على امة خاتم

النبيين - لينجى هذه الامة من آفات وردت على المتقدمين - فعلمنا دعاء مبرة

وعطاء او جعلنا منه من المستخلصين - فنحن ندعوا بتعليمه ونطلب منه بتفهيمه فرحين

برفده مفصحين بحمده قايلين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم

غير المغضوب عليهم ولا الضالين - ونحن نسئل الله لنا فى هذا الدعاء كلما اعطى

للانبياء من النعماء ونسئله ان نثبت كالانبياء على الصراط ونتجافى عن الاشتطاط

وندخل معهم فى مربع حظيرة القدس متطهرين من كل انواع الرجس ومبادرين الى

ذرا رب العالمين فلا يخفى ان الله جعلنا فى هذا الدعاء كاظلال الانبياء واورثنا

واعطانا المعلوم والمكتوم والمعكوم والمختوم من كل الآلاء والنعماء فاخملنا منها

وقرنا ورجعنا بما يسد فقرنا وسالت اودية بقدرها فاحللنا محل الفائزين - وهذا

هو سر ارسال الانبياء وبعث المرسلين والاصفياء لنصبغ بصبغ الكرام وننتظم فى سلك

الالتيام ونرث الاولين من المقربين المنعمين -

ومع ذلك قد جرت سنت الله انه اذا اعطا عبدا كمالا وطفق الجهال

يعبدونه ضلالا ويشركونه بالرب الكريم عزة وجلالا بل يحسبونه ربا فعالا فيخلق الله مثله ويسميه

بتسميته ويضع كمالاته فى فطرته وكذلك يعمل لغيرته ليبطل ما خطر فى قلوب المشركين

يفعل ما يشاء ولا يسئل عما يفعل وهم من المسئولين - يجعل من يشاء كالدر السائغ للاغتذاء
او كالدرة البيضاء فى اللمعان والصفاء ويسوق اليه شربا من التسنيم ويضمخ بالطيب
العميم حتى يسفر عن مراى وسيم وارج نسيم للناظرين - فالحاصل انه تعالى اشار
فى هذا الدعاء لطلاب الرشاد الى رحمته العامة والوداد فكانه قال انى رحيم وسعت
رحمتى كل شى اجعل بعض العباد وارثا البعض من التفضل والعطاء لاسد باب الشرك
الذي يشيع من تخصيص الكمالات ببعض افراد من الاصفياء فهذا هو سر هذا
الدعاء كانه يبشر الناس بفيض عام وعطاء شامل لانام ويقول انى فياض ورب العلمين
ولست كبخيل وضنين - فاذكروا بيت فيضى وما تم فان فيضى قد عم وتم - وان
صراطى صراط قد سوى ومد لكل من نهض واعتد واستعد وطلب كالمجاهدين
وهذه نكتة عظيمة فى اية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم وهى ازالة
الشرك وسد ابوابه فالسلام على قوم استخلصوا من هذا الشرك وعلى من لديهم
وعلى كل من تبعهم من الطالبين الصادقين -

وفى الآية اشارة اخرى وهي ان الصراط المستقيم هو النعمة العظمى
وراس كل نعمة وباب كل ما يعطى - وينتاب العبد نعم الله مذ اعطى له هذه الدولة
الكبرى وملك لا يبلى - ومن تاهب لهذه النعمة ووفق للثبات عليها فقد دعي الى كل
انواع الهدى ورئى العيش النضير والنور المنير بعد ليال الدجى نجاه الله من كل
الهفوات قبل الفوات وادخله فى زمر الثقات بعد مقانات العصاة واراه سبل
الذين انعم عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين - واما حقيقة الصراط المستقيم
التى اريدت فى الدين القويم فهى ان العبد اذا احب به المنان وكان راضيا بمرضاته

وفوض اليه الروح والجنان واسلم وجهه لله الذي خلق الانسان وما دعا الا اياه
وصافاه وناجاه وسئله الرحمة والحنان وتنبه من غشيه واستقام في مشيه وخشي الرحمان
وشغفه الله حبا واعان وقوي اليقين والايمان فمال العبد الى ربه بكل قلبه واربه وعقله
وجوارحه وارضه وحقله واعرض عما سواه وما بقي له الاربه وماتبع الاهواه ورجاءه
بقلب فارغ عن غيره وما قصد الا الله في سيره ونبل وتاب من كل ادلال واغترار بمال وذي مال وحضر
حضرة الرب كالمساكين - ووذر العاجلة والغاها واحب الآخرة وابتغاها وتوكل على
الله وكان لله وفنا في الله وسعى الى الله كالعاشقين - فهذا هو الصراط المستقيم الذي
هو منتهى سير السالكين ومقصد الطالبين العابدين - وهذا هو النور الذي
لا يحل الرحمة الا بعد حلوله ولا يحصل الفلاح الا بعد حصوله وهذا هو المفتاح الذي
يناجي السالك منه بذات الصدور وتفتح عليه ابواب الفراسة ويجعل محدثا من الله
الغفور - ومن ناجاه به ذات بكرة بهذا الدعاء بالاخلاص وامحاض النية ورعاية شرائط
الاتقاء والوفاء فلاشك انه يحل محل الاصفياء والاحباء والمقربين - ومن تأوه آهة
الثكلان في حضرت الرب المنان وطلب استجابة هذا الدعاء من الله الرحمان
خاشعا متبهلا وعيناه تذرفان فيستجاب دعاءه ويكرم مثواه ويعطى له هداه
وتقوى له عقيدته بالايل المنيرة كالياقوت - ويقوى له قلبه الذي كان اوهن من
بيت العنكبوت - ويوفق لتوسعة الذرع ودقايق الورع فيدعى الى قرى الروحانين
ومطائب الربانين - ويكون في كل حال غالبا على هوا مغلوب - ويقوده برهاية
الشرع حيث يشاء كاشجع راكب على اطوع مركوب - ولا يبغي الدنيا ولا يتعنى لاجلها
ولا يسجد لعجلها ويتولاه الله وهو يتولى الصالحين - وتكون نفسه مطمئنة ولا تبقى كالمبيد

المضل ولا تخماق حملقة البازالمطل ويرى مقاصد سلوكه كالكرام ولا تكون سُحُبه
كالجهام بل تشرب كل حين من ماء معين - وحث الله عباده على ان يبتلوه ادامت
ذلك المقام والتثبت عليه والوصول الى هذا المرام لانه مقام رفيع ومرام منيع لايحصل
لاحد الا بفضل ربه لا بجهد نفسه فلابد من ان يضطر العبد لتحصيل هذه النعمة الى حضرت
العزة ويسئله انجاح هذه المنية بالقيام والركوع والسجدة والتمرغ على ترب المذلة باسطا
ذيل الراحة ومتعرضا للاستماحة كالسائلين المضطرين - وجملة غير المغضوب عليهم اشارة
الى رعاية حسن الاداب والتادب مع رب الارباب - فان للدعاء اداباً ولا يعرفها الا
من كان تواباً ومن لا يبالى الاداب فيغضب الله عليه اذا اصر على الغفلة وما تاب فلا يرى
من دعائه الا العقوبة والعذاب فلاجل ذلك قل الفايزون فى الدعاء وكثر الهالكون
لحجب العجب والغفلة والرياء وان اكثر الناس لايدعون الا وهم مشركون والى غير الله
متوجهون - بل الى زيد وبكر ينظرون فالله لايقبل دعاء المشركين - ويتركهم فى سدهم
تائهين - وان حبوة الله قريب من المنكسرين - وليس الداعى الذى ينظر الى اطراف
وانحاء ويختلب بكل برق وضياء ويريد ان ينزع كمه ولو بوسائل الاصنام ويعلو كل ربوة
راغبا فى حبرة ويبغى معشوق المرام ولو بتوسل اللئام والفاسقين - بل الداعى الصادق
هو الذي يتبتل الى الله تبتيلا ولا يسئل غيره فتيلا ويحبّ الله كالمنقطعين المستسلمين
ويكون الى الله سيره ولا يعباء بمن هو غيره ولوكان من الملوك والسلاطين - والذى يكب
على غيره ولا يقصد الحق فى سيره فهو ليس من الداعين الموحدين بل كزاملة الشياطين
فلا ينظر الله الى طلاوت كلماته وينظر الى خبثة نياته وانما هو عند الله مع حلاوة لسانه
وحسن بيانه كمثل روث مفضض لو كنيف مبيض قد امنت شفتاه وقلبه من الكافرين

فاولئك الذين غضب الله عليهم وهم المرادون من قوله المغضوب عليهم انهم دعوا الى سبل
الحق فتركوها بعد رويتها وتخير والمفاسد بعد التنبه على خبثتها وانطلقوا ذات الشمال
وما انطلقوا ذات اليمين - وانهم ركنوا الى المبين وما بقى الا قد
رمحين - وجحدوا الحق بعدما كانوا عارفين - واما الضالون الذين اشير اليهم فى قوله
عزوجل الضالين فهم الذين وجدوا طريقا طامسا فى ليل دامس فزاغوا عن المحجة قبل
ظهور المحجة وقاموا على الباطل غافلين - وما كان مصباح ير منهم الغثار ويبين لهم
الآثار فسقطوا فى هوة الضلال غير متعمدين - ولو كانوا من الداعين بدعاء اهدنا الصراط
المستقيم لحفظهم ربهم ولاراهم الدين القويم ولنجاهم من سبل الضلالة ولهداهم الى طرق
الحق والحكمة والعدالة ليجدوا الصراط غير ملومين - ولكنهم بادروا الى الاهواء وما دعوا ربهم
للاهتداء وما كانوا خائفين - بل لووا رؤسهم مستكبرين - وسرت حميا العجب فيهم فرفضوا
الحق لهفوات خرجت من فيهم ولفظتهم تعصباتهم الى بوادى الهالكين - فالحاصل ان
دعاء اهدنا الصراط المستقيم ينجى الانسان من كل اود ويظهر عليه الدين القويم ويخرجه من
بيت قفر الى رياض الثمر والرياحين - ومن زاد فيه الحاحا زاده الله صلاحا والنبيون آنسو
منه انس الرحمان فما فارقوا الدعاء طرفة عين الى آخر الزمان وما كان لاحد ان يكون غنيا
عن هذه الدعوة ولا معرضا عن هذه المنية نبيا اوكان من المرسلين - فان مراتب الرشد
والهداية لاتتم ابدا بل هى الى غير النهاية ولاتبلغها انظار الدراية فلذلك علم الله تعالى
هذا الدعاء لعباده وجعله مدار الصلوة ليتمتعوا بارشاده وليكمل الناس به التوحيد وليذكروا
المواعيد وليستخلصوا من شرك المشركين - ومن كمالات هذا الدعاء انه يعم كل مراتب
الناس وكل فرد من افراد الاناس وهو دعاء غير محدود ولاحد له ولا انتهاء ولا غاية ولا ارجاء

فطوبى للذي يدا وموا ن عليه بقلب دامي القرح وبروح صابرة على الجرح ونفس مطمئنة
كعباد الله العارفين - وانه دعاء تتضمن كل خير وسلامة وسداد واستقامة
وبه بشارات من الله رب العالمين - وقيل ان الطريق لا يسمى صراطا عند قوم ذوي قلب
ونور حق يتضمن خمسة امور من امور الدين - وهي الاستقامة والايصال الى المقصود
باليقين - وقرب الطريق وسعته للمارين - وتعيينه طريقا للمقصود في اعين السالكين
وهو تارة يضاف الى الله اذ هو شرعه وهو سوى سبله للماشين - وتارة يضاف الى العباد
لكونهم اهل السلوك والمارين عليها والعابرين -

والان نرى ان نوازن هذا الدعاء بالدعاء الذى علمه المسيح في الانجيل
ليتبين لكل منصف ايهما اشفى للعليل وادرء للغليل وارفع شانا واتم برهانا
وانفع للطالبين - فاعلم ان في انجيل لوقا قد كتب في الاصحاح الحادي عشر ان المسيح
علم الدعاء هكذا (٢) فقال لهم يعني للحواريين - متى صليتم فقولوا ابانا الذي
في السموات ليتقدس اسمك ليات ملكوتك لتكن مشيتك كما في السموات كذلك
على الارضين - خبزنا كفافنا اعطنا كل يوم واغفر لنا خطايانا لاننا نحن ايضا نغفر لكل
من يذنب الينا (يعني نغفر للمذنبين -) ولا تدخلنا في تجربة لكن نجنا من الشرير -
هذا دعاء علم للمسيحيين -

فاعلم انه دعاء يفرط في الصفات الربانية وكذلك ما يحيط على مقاصد
الفطرة الانسانية بل يزيد سورة الحسرات الروحانية ويحرك القوى لطلب الاهواء
الفانية والشهوات النفسانية مع الذهول عن سعادات يوم الدين - ومن جملة جمله
فقرة اعني **ليتقدس اسمك** فانظر فيها بعقلك وفهمك هل تجده حريا

بشان الاكمل الذي ليست له حالة منتظرة من حالات الكمال ولا مرتبة مترقبة من مراتب التقدس والجلال - فان المحامد والتقدسات كلها ثابتة لحضرة العزة ولا ينتظر شئ منها فى الازمنة الاتية وهذا هو تعليم القران وتلقين كلام الله الرحمان كما مر كلامنا فى هذا البيان - ومن اقبل على الفرقان المجيد وفهمه وتدبر ونظره بالنظر السديد فينكشف عليه ان الفرقان قد اكمل فى هذا الامر البيان وصرح بان لله كمالا تاما - وكل كمال ثابت له بالفعل وليس فيه كلام وتجويز الحالة المنتظرة له جهل وظلم واجترام واما الانجيل فيجعل البارى عز اسمه محتاجا الى الحالة المنتظرة وضلوا لكمالات مفقودة غير الموجودة ولا يقبل وجود كمال شجرته بل يظهر الاماني لاينباع ثمرته وليس قايل استنارة بدره بل ينتظر زمان علو قدره كان رب الانجيل واجم من فقد المرادات وعاجز عن امضاء الارادات وكم من ليلة بانتها ينتظر كمالات ويترقب تغير حالات حتى يئس من ايام رشاده واقبل على عباده ليتمنوا له حصول مراده وليعفروا الهم لزوال كمده وعلاج رمده سبحان ربنا ان هذا الا بهتان مبين - انما امره اذا اراد شيأ ان يقول له كن فيكون ما للبلبال وربّ ذى الجلال رب العالمين - ثم دعاء المسيح دعاء لا اثر فيه من غير التنزيه كانه يقول ان الله منزه عن الكذب والتمويه ولكن لا توجد فيه كمالات اخرى ولا من الصفات الثبوتية اثر اد نى فان التنزيه والتقديس من الصفات السلبية كما لا يخفى على ذوى الفكر والبصيرة واما الصفات السلبية فهى لا تقوم مقام الاثبات كما ثبت عند الثقات واما ما علمنا القران من الدعاء فهو يشتمل على جميع صفات كاملة توجد فى حضرت الكبرياء الا ترى الى قوله عز وجل الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدّين كيف احاط صفات الله جموعها وتابط اصولها وفروعها - واشار

فی الحمد لله ان الله ذات لا تحصی صفاته ولا تعد کمالاته واشار فی رب العالمین - ان ربل ربوبیته یعم السموات والارضین والجسمانیین والروحانیین - واشار فی الرحمن الرحیم ان الرحمة بجمیع انواعها من الله القیوم القدیم والخلاق الکریم واشار فی قوله یوم الدین ان مالک المجازات هو الله لا غیره من المخلوقین - وان اجر المجازات جاریة ویتم متم الشباب کل حین - وکل ما یری عبد من فضل الله واحسانا ته بعد اعمال صالحة وصدقة وصدقاته فانما هو صیغة مجازاته - ففی هذه المحامد اشارات رفیعة عالیة ودلالات لطیفة متعالیة علی کل کمال لحضرت الله جامع کل جمال وجلال - ثم من المعلوم ان اللام فی الحمد لله للاستغراق فهو یشیر الی ان المحامد کلها لله بالاستحقاق - واما دعاء الانجیل اعنی **لیتقدس اسمک** فلا یشیر الی کمال بل یخبر عن خطرات زوال ویظهر الاماني لتقدیس الرحمان کان التقدس لیس له بحاصل الی هذا الآن فما هذا الدعاء الامن نوع الهذیان فانک تعلم ان الله قدوس من الازل الی الابد کما هو یلیق بالاحد الصمد فهو منزه ومقدس من کل التدنسات فی جمیع الاوقات الی ابد الابدین ولیس محروما من المنتظرین -

ثم قوله تعالی الحمد لله رب العالمین الی یوم الدین رد لطیف علی الدهریین والملحدین والطبیعیین الذین لا یومنون بصفات الله المجید ویقولون انه کعلة موجبة ولیس بالمدبر المرید ولا یوجد فیه ارادة کالمنعمین والمعطین - فکانه یقول کیف لا تومنون برب البریة وتکفرون بربوبیته الارادیة وهو الذی یربی العالمین ویغمر بنواله ویحفظ السماوات والارض بقدرته وجلاله ویعرف من اطاعه ومن عصا فیغفر المعاصی او یودب بالعصا ومن جاءه مطیعا فله جنتان وحفت به فرحتان فرحة یصیبه من اسم الرحیم

واُخرى من الرحمن القديم فيجزى جزاءاً من الله الاعلى ويدخل فى الفائزين - ولاشك ان هذه الصفات تجعل الله مستحقا للعبادة معطيا من عطايا السعادة واما التقديس وحده كما ذكر فى الانجيل فلا يحرك الروح للعبادة بل يتركها كالنائم العليل واما سر هذا الترتيب الذى اختاره فى الفاتحة ربنا المجيد ذو المجد والعزة وذكر المحامد قبل ذكر الدعاء والعبادة فاعلم انه فعل ذلك ليذكر عباده عظمة صفات البارى ذى المجد والعلاء قبل الدعاء ويشير الى انه هو المولى لا منعم الا هو ولا راحم الا هو ولا مجازى الا هو ومنه ياتى كل ما ياتى العباد من الآلاء والنعماء وهذا الترتيب احسن وللروح انفع فانه يظهر على السعيد منن الله الرحيم ويجعله مستعدا ومقبلا على حضرة القدير الكريم ويظهر منه تموج تام فى ارواح الطلباء كما لا يخفى على اهل الدهاء واما تخصيص ذكر الربوبية والرحمانية والمالكية فى الدنيا والآخرة فلاجل ان هذه الصفات الاربعة اُمّهات لجميع الصفات المؤثرة المفيضة - ولاشك انها محركات قوية لقلوب الداعين -

ثم الانجيل يذكر الله تعالى باسم الاب والقرآن يذكره باسم الرب وبينهما بون بعيد ويعلمه من هو زكي وسعيد وان لم يعلم من كان من الجاهلين - فان لفظ الاب لفظ قد كثر استعماله فى المخلوقين فنقله الى الرب تعالى فعل فيه رائحة من الاشراك وهو اقرب للاهلاك كما لا يخفى على المتدبرين -

ثم اعلم ان شكر المحسن المنان امر معقول مسلم عند ذوى العقول والعرفان واذا كان المحسن مع احسانه العام ورحمه التام خالق الاشياء وقيوم العالم من الابتداء الى الانتهاء وكان فى يده كل امر الجزاء فيضطر الانسان طبعًا ليرجع الى جنابه ويتذلل على بابه ويبحث من جنابه واذا وجده فلا ينثنا وينعدم ولا يفزعه وهم ويكون من المطمئنين - وهذا

الامر داخل في فطرته ومركوز في جبلته ومنتقش في مهجته انه يطلب صاحب هذه الصفات عند التردّدات ويام به المخرج من المشكلات والطالبون يتعاطون بذكره كاس المنافسة ويقدحون لطلبه زناد المباحثة ويجوبون البرارى والفلوات ويطلبون اثر ذلك المحل مع البركات وقاضى الحاجات ويبيتون مجاهدين - فبشر الله عباده انه هو - وانه مقصد ملامح عيونهم ومقصود مرامى لحظهم ومدار شيئونهم فليطلبوه ان كانوا طالبين - ومن هذا المقام يظهر عظمة الفاتحة وكونه من الله العلام فانها مملوءة من كل دواء وعلاج لكل داء وينجى من كل بلاء يقوى الضعفاء ويبشّر الصلحاء ويفتح ابواب الخير وسدده ويعطى كل ذي رشد رشده الا الذى احاط عليه غباوته وشقاوته فصار من الهالكين - وانظر الى كمال ترتيب الفاتحة من الله ذى الجلال والعزة كيف قدم ذكر اسم الله فى العبارة وجعله سرًّا مجملا لتفاصيل الصفات الاربع وزين العبارة بكمال لطايف البلاغة ثم اردفه صفت الربوبية العامة فان الله كان لكنز مخفى من اعين اهل المعرفة فاوّل ما عرفه كانت ربوبيته بكمال الحكمة والقدرة ثم ذكر الله فى الفاتحة رحمانية وبعدها رحيمية وقفاها مالكية فوضعها طباقا وطبقها اشراقا وجعل بعضها فوق بعض وضعا كما كان مدارجها طبعا وفيه آيات للمتدبّرين - وعلم الله عباده ان يقدموا هذه المحامد بين يديه ويسئلوا الهداية والاستقامة بعد الثناء عليه لتكون هذه الصفات وتصورها اسبابا لفور عيون الروحانية ووسيلة للحضور والذوق والمواجيد التعبدية وليستجاب الدعاء بهذا الحضور ويكون موجبا لانواع السرور والنور والبعد عن المعاصى والفجور لان العبد اذا عرف انه يعبد ربًّا احاط ذاته جميع انواع المحامد وهو قادر على ان يستجيب جميع ادعية المحامد وعرف انه رب عظيم يوجد فيه جميع انواع الربوبية ورحمان كريم يوجد فيه جميع اقسام الرحمانية ورحيم قديم يوجد فيه كل اصناف الرحيميه ومالك مجازات بقدر على

ان يجزى كل ذى مرتبة فى الاخلاص على حسب المرتبة فيجد ذاته عظيم الشأن فى القدرة
وعظيم عظمة صفاته خارجة من الاحاطة فيسعى الى بابه ويبادر الى جنابه قائلا اياك نعبد
واياك نستعين - فيجمع فى هذا الكلام انكسار العبد وجلال رب العالمين - فهذا الاجتماع
المبارك يقطع عرق الاسترابة ويكون سببا قريبا للاستجابة فيكون الداعى من المقبولين
بل ممن لا يشقى بهم جليس ولا يقربهم غول ولا تلبيس ولا يخيب فيهم مظنون وترفع حجبهم
فلا يطوى دونهم مكنون فيطلع على ما حاك فى صدور الناس وعلى امور سماوية متعالية
عن طور العقل والقياس ويدخل فى اهل السر والقرب والمكلمين - ويكون له الرب الكريم كالخل
الودود والخدن المودود بل اقرب من كل قريب واحب من كل حبيب ويكون كلامه احلى من
كل شربة والهامه الذ من كل لذة ويدخل الله فى القلب ويشغف حبا وينظر الى المحب
فيجعله لبا ويصبغه بصبغ المتبتلين - ويأتيه منه البرهان والنور واللمعان
والعلم والعرفان فلا يسعه الكتمان ولو اختفى فى مغارة الارضين فسبحان ربنا رب
الاولين والآخرين -

واعلموا ايها الناظرون والعلماء المستبصرون ان عيسى عليه السلام علم تمهيدا قبل الدعاء
والقرآن علم تمهيدا قبل الدعاء والفرق بينهما ظاهر على اهل الدهاء فان تمهيد
القرآن يحرك الروح الى عبادة الرحمان ويحرك العباد الى ان ينتجعوا حضرته بامحاض
النية واخلاص الجنان ويظهر عليهم انه عين كل رحمة وينبوع جميع انواع الحنان ومحصور
باسم الرب والرحمان والرحيم والديان فالذين يطلعون على هذه الصفات فلا يزايلون
اهلها ولو سقطوا فى فلوات الممات بل يسعون اليه ويوطنون لديه بصدق القلب
وصحة النيات ويتراكضون اليه خيلهم ويسعون كالمشوق ويضطرم فيهم هوى المعشوق

فلا يأتنس اهواء أُخرى عند غلبة هوارب العالمين - فثبت ان فى تمهيد هذا الدعاء تحريكا عظيماً للعابدين -

فان العبد اذا تدبر فى صفات جعلها الله مقدمة لدعاء الفاتحة وعلم انها مشتملة على صفات كماله ونعوت جلاله باستيفاء الاحاطة ومحركة لانواع الشوق والمحبة وعلم ان ربه مبدء لجميع الفيوض ومنبع لجميع الخيرات ودافع لجميع الآفات ومالك لكل انواع المجازات منه يبدئ الخلق واليه يرجع كل المخلوقات وهو منزه عن العيوب والنقائص والسيّات ومستجمع لسائر صفات الكمال وانواع الحسنات فلاشك انه يحسبه منجح جميع الحاجات ومنجيا من سائر الموبقات فيكابد فى ابتغاء مرضاته كلّ المصائب ولو قتل بالسهم الصائب ولا يعجزه الكروب ولا يدرى ما اللغوب ويجذبه المحبوب ويعلم انه هو المطلوب وييسر له استقراء المسالك لتطلب مرضات المالك فيجاهد فى سبيله ولو صار كالهالك ولا يخشى هول بلاء وينبرى لكل ابتلاء ولا يبقى له من دون حبه الاذكار ولا تستهويه الافكار وينزل من مطية الاهواء ليمتطي افراس الرضاء ويضفر ازمة الابتغاء ليقطع المسافة النائية لحضرت الكبرياء ويظل ابداً اله مدانيا ولا يجعل له ثانيا من الاحياء ولا يعتور قلبه بين الشركاء ويقول يا رب تسلم قلبى تكفينى لجذبى وجلبى لن يصبينى حسن الاخرين - هذه نتائج تمهيد دعاء الفاتحة واما تمهيد دعاء عيسى عليه السلام فقد عرفت حقيقته وما فيه من الآفة فلا حاجة الى الاعادة فتفكر فى ما مضى وتندم من زمان ما مضى وكن من التائبين +

ثم بعد ذلك ننظر الى دعاء علمه عيسى والى دعاء علمه ربنا الاعلى ليتبين ما هو الفرق بينهما لذى النهى ولينتفع به من كان من الصالحين +

فاعلم ان عیسی علیه السلام علم دعاءً یتزرّی علیه انصا فنا لکنی خبزنا
کفافنا - واما القرآن فعاف ذکر الخبز والماء فی الدعاء وعلمنا طریق الرشد والاهتداء
وحث علی ان نقول اهدنا الصراط المستقیم ونطلب منه الدین القویم ونعوذ به من طرق
المغضوب علیهم والضالین - واشار الی ان راحة الدنیا والاخرة تابعة لطلب الصراط واخلاص
الطاعة فانظر الی دعاء الانجیل ودعاء القرآن من الرب الجلیل وکن من المنصفین -
واما ما جاء فی دعاء عیسٰی ترغیب فی الاستغفار فهو تاکید لدعاء طلب الخبز کاهل الاضطرار
لعل الله یرحم ویعطی خبزا کثیرا عند هذا الاقرار فالاستغفار تضرع لطلب الرغفان
واصل الامر هو طلب الخبز من الله المنان ویثبت من هذا الدعاء ان اکثر امم عیسی کانوا
عشاق الذهب واللجین وهاجری الحق للحجرین - وباعی الدین بجنس من الدراهم ومجتبی
خلاصة النض وناركی ذیل الرب الراحم والعائثین عاصین - وحبب الیهم ان یتخذوا
الطمع شرعة وحب الدنیا نجعة فاستشرف الاناجیل لیظهر علیك صدق ما قیل واتق
الرب الجلیل ودع الاقاویل ولا تحسب الحق الصریح کالمعضلات واستوضح منی المشکلات
لاخبرك عن انباء العصاة والمخبیات والمهلکات ففتش الحق قبل حموم الحمام وهجوم الالام
ونزع الروح وحصر الکلام واعلم ان الخیر کله فی الاسلام فطوبی للذی ضرب الخیام فی هذا
المقام وتوی یقینه بالالهام ورحمه الله العلام ورداه الله رداء الاکرام - ان المسلمین قوم
سجایاهم اعلاء کلمة التوحید وبذل النفس ابتغاءً لمرضات الله الوحید وصلحاءهم
یتانفون من الدنیا بل من الامرة ولا یتخیرون لانفسهم الاوجه رب ذی العزة ولا تتجیهم
الآن غفلة من ذکر الحضرت - یتوکلون علیه ویطلبون منه هداه ولا یرکنون الی الخلق
بل یبتغون حباه ویمشون فی الارض هونا ولا یبطشون جبارین - وشانهم اطالة الفکرة

وتحقیق الحق وتنقیح الحکمۃ یراعون فی الریاست تھذب السیاست وفی اوان المخاصمۃ

والافتقار اداب التبصر والاصطبار ولاتفاضل فیھم الابتفاضل التقوی والتقات ولارب لھم

الارب الکائنات وکل ذلک نوادر حاصلۃ من الفاتحۃ کما لایخفی علی اھل الفطرۃ الصحیحۃ والتجربۃ

فالحق ان الفاتحۃ احاطت کل علم ومعرفۃ واشتملت علی کل دقیقۃ حق وحکمۃ وھی تجیب

کل سایل وتذیب کل عدو صایل وبطعم کل نزیل الی التضیف مائل وبسقی الواردین

والصادرین ـ ولاشک انھا تزیل کل شک خبیب وتجیح کل ھم شبیب وتعید کل ھدو تخیب

وتخجل کل خصیم نبیب وبشر الطالبین ـ ولامعالج کمثلہ لسم الذنوب وزیغ القلوب وھو

الموصل الی الحق والیقین ـ

واما الھدایۃ التی قد امرنا لطلبھا فی الفاتحۃ فھو اقتداء محامد ذات اللہ

وصفاتہ الاربعۃ والی ھذا یشیر اللام الذی موجود فی اھدنا الصراط المستقیم ویعرفہ

من اعطاہ اللہ الفھم السلیم ولاشک ان ھذہ الصفات امھات الصفات وھی کافیۃ لتطھیر

الناس من الھنات وانواع السیئات فلایومن بھا عبد الاید ان یاخذ من کل صفت حظہ وتخلق

باخلاق رب الکائنات فمن استفاض منھا فیفتح علیہ باب عظیم من معرفت الرب المحبوب

وتجلی لہ عظمتہ فتحصل الامانۃ والتنفر من الذنوب والسکینۃ والاخبات والامتثال الحقیقی

والخشیۃ والانس والذوق والشوق والمواجید الصحیحۃ والمحبۃ الذاتیۃ المفنیۃ المحرقۃ باذن

اللہ مربی السالکین +

وھذہ کلھا ثمرات التدبر فی مضامین الفاتحۃ فانھا شجرۃ طیبۃ توتی کل

حین اکلا من المعرفۃ ویروی من کاس الحق والحکمۃ فمن فتح باب قلبہ لقبول نورھا فیدخل

فیہ نورھا ویطلع علی مستورھا ومن غلق الباب فبد عاظلمتہ الیہ بفعلہ وردی التباب والحق

بالمهالكين۔

ثم اعلم ان قوله تعالى اياك نعبد واياك نستعين يدل على ان السعادت كلها فى اقتداء صفات ربّ العالمين ـ وحقيقة العبادة الانصباغ بصبغ المعبود وهو عند اهل الحق كمال السعود فان العبد لايكون عبدا فى الحقيقة عند ذوى العرفان الّابعد ان تصير صفاته اظلال صفات الرحمان فمن امارات العبودية ان تتولد فيه ربوبية كربوبية حضرت العزت وكذلك الرحمانية والرحيمية وصفت المجازات اظلالا لصفات الحضرت الاحدية وهذا هو الصراط المستقيم الذى امرنا لنطلبه والشرعة التى اوصينا لنرقبها من كريم ذى الفضل المبين ـ

ثم لما كان المانع من تحصيل تلك الدرجات الرياء الذى ياكل الحسنات والكبر الذى هو راس السيات والضلال الذي يبعد عن طرق السعادات اشار الى دواء هذه العلل المهلكات رحمة منه على الضعفاء المستعدين للخطيات وترحما على السالكين ـ فامران يقول الناس اياك نعبد ليستخلصوا من مرض الرياء وامر ان يقولوا اياك نستعين ليستخلصوا من مرض الكبر والخيلاء وامران يقولوا اهدنا ليستخلصوا من الضلالات والاهواء فقوله اياك نعبد حث على تحصيل الخلوص والعبودية التامة وقوله اياك نستعين اشارة الى طلب القوة والثبات والاستقامة وقوله اهدنا الصراط اشارة الى طلب علم من عنده وهداية من لدنه لطفا منه على وجه الكرامة فحاصل الآيات ان امر السلوك لايتم ابدا ولا يكون وسيلة للنجات الابعد كمال الاخلاص وكمال الجهد وكمال فهم الهدايات بل كل خادم لايكون صالحا للخدمات الابعد تحقق هذه الصفات ـ

مثلاً ان کان خادم مخلصا و موصوفا باوصاف الامانة

والخلوص والعفت ولکن کان من الکسالی والوانین القاعدین

وکالضجعة النومة لا من اهل السعی والجهد والجد والقوة فلاشک

انه کل علی مولاہ ولا یستطیع ان یتبع هداہ ویکون من المطاوعین

وخادم آخر مخلص امین ۔ ومع ذالک مجاهد ولیس بقاعد کالاخرین

ولکنه جهول لا یفهم هدایات مخدومه ویخطی ذات مرار کالضالین

فمن جهله ربما یجترء علی الممنوعات ویوقع نفسه فی المخاطرات

والمحظورات ویبعد عن مرضات المولی من جهل جاذب من الجهلات

وربما یضیع نفائس المولی ودررہ وجواهرہ من کمال جهله وحمقه

وسوء فهمه ویضع الاشیاء فی غیر محلها من زیغ وهمه فهذا الخادم ایضا

لا یستطیع ان یستحصل مرضات المخدوم ویسقطه جهله کل مرة عن

اعین مولاہ فیبکی کالموقوم وکذلک یعیش دائما کالملعون الملوم

ولا یکون من المحمد وحین بل یراہ المولی کالمنحوس الذی لا یاتی بخیر فی

سیر ویجرب بقعته وجهلها و امرالله فی کل حین ۔

واما الخادم المبارک والعبد المتبرک الذی یرضی مولاہ

ولا یترک نکتة من هداہ ویسمع مرحباہ فهو الذی یجمع فی نفسه هذہ الثلث

سویا ولا یوذی مولاہ بخیانة وحیل ولا یطحطی بکسل او جہل فیصیر عبدا مرضیا
فہذہ ھی الاشراط الثلثة للذین یسلکون سبل ربہم مسترشدین - وفی
ایاک نعبد اشارة الی الشرط الاول والی الشرط الثانی فی ایاک نستعین
والی الثالث فی اھدنا الصراط فطوبی للذین جمعوا ھذہ الثلث ودعوا الی
ربہم کاملین - وتادبوا مع ربہم بکل الادب وسلکو بکل شریطة غیر قاصرین
فاولئک الذین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ودخلوا حظیرة القدس امنین
ولما کانت ھذہ الشرائط اھم الامور للذی قصد سبل النور جعلہا اللہ الحکیم
من اجزاء الدعاء لیتدبر السالک کالعقلاء ولیستبین سبیل الخائنین -

وھذا اخر ما اردنا فی ھذا الکتاب بفضل رب الارباب
والحمد للہ رب العالمین - والسلام علی سیدنا
ورسولنا محمد خاتم النبیین رب امطر
مطر السوء علی مکذبیہ واجعلنا
من المنصورین -

آمین

بقلم احقر العباد من المریدین لحضرت المسیح الموعود والمھدی المسعود العبد المفتقر الی اللہ الاحد

غلام محمد الامرتسری
عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین والصلوٰة والسلام علی
سید ولد آدم سید الرسل والانبیاء اصفی الاصفیاء محمد خاتم النبیین واله
واصحابه اجمعین۔ امابعد فیقول العبد الضعیف المفتقر الی الله القوی الامین
نور الدین عصمه الله من الآفات وادخله فی زمرة الآمنین وجعله کاسمه
نور الدین۔ اننی قد کنت لهجت مذ رایت المفاسد من اهل الزمان وشاهدت
تغیر الادیان۔ ان ارزق رویة رجل یجدد هذ الدین۔ ویرجم الشیاطین
وکنت ارجو هذه المنیة لان الله قد بشر المومنین فی کتاب مبین
وقال وهو اصدق القائلین وعد الله الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم۔ الی آخر ما قال رب العلمین
وکذا قال الذی ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی وهو الصدوق الامین
صلی الله علیه وسلم۔ ان الله یبعث فی هذه الامة علی راس کل مائة سنة
من یجدد لها دینها فکنت لرحمته من المنتظرین۔ فقصدت لهذه
البغیة بیت الله مهبط انوار الحق والیقین فکنت اجی ب البراری۔ واقطع الصحاری

واستقرى عبداً من العباد الربانيين +

فتوسمت في البقعة المباركة المكرمة شيخي الشيخ السيد حسين المهاجر

الورع - الزاهد - التقي - وشيخي الشيخ محمد الخزرجي الانصاري وفي طابة الطيبة

تشرفت بلقاء شيخي وسيدي ومولائي الشيخ عبد الغني المجددي الاحمدي وكلهم كانوا

كما اظن من المتقين - جزاهم الله عني احسن الجزاء آمين يا رب العالمين - وهؤلاء

الشيوخ رحمهم الله كانوا على اعلى المراتب من التقوى والعلم ولكن لم يكونوا على اعداء الدين من القائمين

ولا لشبهاتهم مستاصلين - بل في الزوايا متعبدين - و بمناجات ربهم متخلين -

ومارأيت في العلماء من توجه الى دعوة النصارى - والآرية - والبراهمة - والدهرية

والفلاسفه - والمعتزلة وامثالهم من الفرق المضلين - بل رأيت في الهند ما ينيف

على تسع مائة الف من الطلبة رفضوا العلوم الدينية فاختاروا عليها العلوم

الانكليزية والالسنة الاوربية واتخذوا بطانة من دون المؤمنين +

وازيد من ستين الف رسالة طبعت في مقابلة الاسلام والمسلمين -

هذه المصيبة - وعليها نسمع المشائخ واتباعهم انهم يقولون ان الدعوة و

المناظرات خلاف دين اهل الكمال واصحاب اليقين - وعلماءنا الا ان

شاء الله ما يعلمون ما يفعل بالدين واهل الدين - والمتكلمون منتهى تدقيقاتهم

مسئلة امكان كذب الباري (نعوذ بالله) وامتناعه لا لتبكيت الكافرين -

ورد مكائد المعاندين - ومع هذه الشكوى فنشكر مساعي الشيخ الاجل واستاذي

الاكمل رحمت الله الهندي المكي والدكتور وزير خان رحمهما الله تعالى والسيد الامام

ابي المنصور الدهلوي والزكي الفطن السيد محمد علي الكانفوري والسيد اللبيب مصنف تنزيه القرآن

وامثالهم سيلهم الله. فشكر الله سعيهم وهو خير الشاكرين +

لاكن جهادهم مع شعبة واحدة من مخالفی الاسلام ثم ما كان بالآيات
السماوية والبشارات الالهيّة +

وكنت حريصاً على رؤية رجل اى رجل واحد من افراد الدهر قائم فی المضمار
لتائيد الدّين - وافحام المخاصمين فرجعت الى الوطن وانا كالهائم الولهان اخبط
ورق نهاری بعصا تسیاری ومن المتعطشين الطالبين + فبينما انتظر النداء من
الصادقين +

اذ جاءتنى ببشارة من جناب السيد الاجل والعالم الحبر الابلّ مجدد
المائة ومهدى الزمان ومسيح الدوران **مؤلف البراهين** —
فجئته لانظر حقيقة الحال فتفرست انه هو الموعود الحكم العدل وانه الذى
انتدبه الله لتجديد الدّين فقال **لبیک یا اله العلمین** فسجدت لله
شکراً على هذه المنّة العظيمة - لك الحمد والشكر والنعمة يا ارحم الراحمين -
ثم اخترت محبته واستحسنت بيعته حتى غمرتنى رأفته وغشيتنى مودته وصرت
فى حبه من المشغوفين - فآثرته على طارفی وتالدی - بل على نفسی واهلى والدی
واعزتى الاقربين - صبى قلبى علمه وعرفانه - فشكر المرء اتاح لى لقيانه
ومن سعادة جدی انی آثرته على العلمين فشمّرت فی خدمته تشمير من
لا ابالو فی مبدأ من المبايين فالحمد لله الذى احسن
الى وهو خير المحسنين

فوالله مذ لاقيته زادنى الهدى	وعرفت من تفهيم احمد احمدا

وكم من عويص مشكل غير واضح … انار علي فصرت مزه مسهدا

وما ان رأينا مثله بطلا بدا … وما ان رأينا مثله قاتل العدا

واكفره قوم جهول وظالم … وكذبه من كان فظا وملحدا

وهذا على الاسلام احدى المصائب … بكفر من جاء النبي مؤيدا

افي القوم تمدح يا مكفر صادق … الا ان اهل الحق سموك مفندا

نبذت هدى العرفان جهلا وبعده … اخذت طريقا قد دعاك الى الردى

وانكنت تسعى اليوم في الارض مفسدا … فتخرق في يوم النشور من ودا

ولو قبل الكفار تفكرت ساعة … لعمري هديت وما ابيت تبددا

قصدت لترضى القوم من سوء نيته … وكان رضى الباري اتم واوكدا

وما في يديك لتبعدن مقربا … اله البرايا قد دناه واحمدا

وقد كنت تقبل صدقه وكتبته … ثم تلك كفرا ما رئينا ضفندا

الا انه قد فاق صدقا خواصكم … ودا فارؤس الصائلين واوحدا

اتكفر باقول البراري مثيله … اتلعن مقبولا يحب محمدا

وتعسا لكم يا زمر شيخ مزور … هلكتم واردا كم وعقا وافسدا

له كتب السب والشتم حشوها … شهير ويستقري الشرور تعمدا

اضل كثيرا من ضلالات وهمه … وباعد من حق مبين وابعدا

وما ان ارى فيه الفضيلة نحو صحبة … نعم في طريق المفسدين تفردا

يشيع رسالات لبغي شرايد … ويجلب الحمق اليها ويرفدا

وما كان سلي بغضه وعداوة … وفي الله عاديناه اذ ذم احمدا

فخذ يا الهي راس كل معاند كاخذك من عادى وليا وشددا
لتكون آيات لكل مكذب حريص على سب مباهي تحسدا
ويا طالب العرفان خذ نيل نوره ودع كل ذى قول بقول المهتدى
وفى الدين اسرار وسبل خفية يلاحظها بصر يلالى فى اثمدا

واخر دعوانا ان الحمد كله
لرب رحيم بعث فينا مجددا

قد تمت هذه القصائد وقد حببنا ان نلحقها ببعض قصائد بليغة فصيحة من كلام الاديب المفلق السيد محمد سعيد الشامى الطرابلسى سلمه الله تعالى قد نظمها ومدح بها سيدى ومرشدى نائل المنى بالتأييد فيها وهجى الفرقة النصرانية ومن خالفه

خضعت لرفعة مجدك العظماء وانثاك تسحب ذيلها العلياء
ورنت اليك مع الوقار وسلمت وتفاخرت بمديحك الشعراء
ولك الامان من الزمان وما على من لاذ فيك من الزمان عناء
قد حزت فضلا من الهك فوق ما قد حازه من قبلك الآباء
وحويت علما ليس فيه مشارك لك فى الانام ولِلاله عطاء
يا من اذا نزلت الوفود ببابه اغناهم عما اليه جاؤا
انت الذى وعد الرسول وحبذا وعد به قد صحت الانباء
انت الذى ابن حل جدب فى الملا ودعوت ربك حله الانواء
طوبى لعبد قد رضى بك ملجأ اذ لا يخيب ورجاه ملاء
طوبى لقوم انت بيضة ملكهم وكذا العصر انت فيه ذكاء

طوبی لدار انت فیہا قاطن … فلقد بدت فی سوحہا الزہراء

یا ایہا الحبر الاجل ومن بہ … یرجی المراد وتکشف الضراء

انی لارغب ان اری لک سیدی … وجہا علیہ من الجمال رداء

یا واحدًا فی ذاتہ وصفاتہ … قد حققت بوجودک الاشیاء

وبک استقامت للعلا ارکانہ … وتزینت بمقامک الجوزاء

ایدت دین الحق یا علم الہدی … وابنت طرقا طمہا الجہلاء

ورفعت للاسلام حصنا باذخا … تفنی الدہور وما یلیہ فناء

ونکثت اہل الشرک حتی اصبحوا … فی غیہم قد مسہم اقواء

وسللت سیفا للشریعۃ بینہم … لما راوہ اکبہم اعیاء

ما زلت تضرب فیہم حتی انثنوا … من وقعہ فکانہم احیاء

جاؤا لینتصروا علیک فما دروا … ان الالہ علیک منہ لواء

صالوا ورامو ان یفوزوا بالذی … قصدوا الیہ فصدہم اعیاء

وتفرقت احزابہم لما راوا … اسدا ہصورا کفہ عضباء

ما ضرہم لو آمنوا اذ جئتہم … بل کذبوک فخابت الآراء

ہیہات ان یصلوا الی ما املوا … حتی تلین وتنثنی الصماء

بئس الذی قصدوا الیہ من الردی … وتنزلت بقلوبہم باساء

ضلوا وقالوا ان عیسی لم یمت … بل فی السماء واین منہ سماء

قد مات عیسی مثل موتۃ امہ … والموت حق لیس فیہ خفاء

من کان ینکر ذا فلیس بمؤمن … فیما اری والرب منہ براء

ان كان عيسى يأتين بعيدما	ذاق الحمام فهكذا القدماء
لا مرحبا بهم ولا اهلا ولا	سهلا ولا حملتهم الغبراء
كلا ولا برحت صباحا مع مسى	مر الدهور تجذهم حصباء
قوم كأنهم الذياب اذا عوت	فاستحوذتها اكلب ورعاء
لا يقربون من الحلال وعندهم	ان الحلال طريقة شنعاء
والى الحرام شواخص ابصارهم	ان الحرام لمن يرمه غذاء
يا ايها البحر الذى ما مثله	بحر وما لجميله احصاء
بل ايها الغيث الذى انوائه	فعلت بما لا تفعل الانواء
حياك ربي كلما هبت صبا	نجد وما قد غنت الورقاء

او ما ترنم فى مديحك منشد
خضعت لرفعة مجدك العظماء

السيد محمد سعيد الشاكري

وله رحمه الله تعالى

حمد عزيز صادق الاذعان	لله رب دائم الغفران
فرد كثير العفو والاحسان	منشى الانام ومنزل الفرقان
اذ قد ابيرت دولة الصلبان	من وقع شهم حاذق الطعان
في الحرب اذ يعدو بحد سنان	محي المنون وموقد النيران

كالليث صادف علة الضبعان … في يوم مخمصة على اسوان

اسد هزبر ثابت الجنان … لم يكترث بكثرة الفرسان

بتل الشكوك بقاطع البرهان … ودلائل قرت بها العينان

حبر امد موائد العرفان … واسع ابحرها على الظمآن

ردع الخصوم بقدرة المنان … يدعون ويلا نكس الاذقان

يا ايها المولى العظيم الشان … هيهات عيني ان ترى لك ثاني

اذ كنت علما فخر كل زمان … ولقد تناقل فضلك الثقلان

فانعم ودم بالعز والامان … ما هز ريح ميد الاغصان

وله رحمه الله تعالى متغزلا وممتدحا للجناب المشار اليه

الا لا ارى من احب بعيني … وعدوي اراه بكرة واصيلا

يا لقومي ويا لصحبي الحقوني … وادركوني فقد غدوت قتيلا

من لحاظ راشقات بقلبي … اسهما عنه لا ترى تحويلا

وخدود اينع الشقيق عليها … ورضاب مزاجه زنجبيلا

ظبية من قاديان سبتني … اذ رنت رنوة وطرفا كحيلا

حبذا قدها اذا يتثنى … كتثني الغصون ذللت تذليلا

ما الشمس عندي ولا البدر فاعلم … في حلاها ارى لها تمثيلا

كلا ولست في الجنان براض … بسواها ان اراها بديلا

ولقد اراني بعد ما كنت ليثا … مصملا عمثهلا خنشليلا

يرهب الاحمس المدجج صوتي … وبعيني يرى العزيز ذليلا

تعجب النملة يا فدتيك جسمي — وابن آوى يدعو على العويلا

غير اني وان جننت غراما — في هواها لاصبرن جميلا

فعسى الهمام الذي اليه المطايا — قد تخطت تلائعا وسهولا

خير عبد يراه اشرف قوم — من لعيسى المسيح اضحى مثيلا



ان يراني ويكشف ما بي
عن محيا قبيل انوي الرحيلا



وقال رحمه الله تعالى مقرظا على هذا الكتاب المبارك ومادحا لجنابه الاقدس نفع الله به المسلمين

كتاب حكى زهر الربيع نضارة — وحوى من النظم البديع طروسا

يغني الاديب فكاهة ومسرة — عن ان يكون له الحبيب جليسا

قد صاغه الحبر الذي انواره — تدع الليالي اذا دجين شموسا

لله در القاديان فانها — كالشام حيث اقام فيها عيسى

بلد بها غيث المواهب قد همى — وتقدست ارجاؤها تقديسا

فكانما هي ايليا اذ حوت — جبلا حباه ربه الناموسا

قرم تقاصر عن ثناء خصاله — فوه الزمان ولا يرى تدليسا

بحر تلاطم بالمعارف موجه — شهم علا رتب الكمال عروسا



وقال مقرظاً عليه ايضاً

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين - وصلى الله على سيد المرسلين - اما بعد - فاني قد سرحت طرفي في مضمار حلبة البيان - واجلت قداح فكري في حديقة بستان الاذهان - اعني العجالة التي ابتكرها نتيجة افكار الزمان - ومحط رجال العرفان - نابغة دهره - وسحبان قطره - سيدنا ومرشدنا مسيح الزمان - مركز العز والامان - الشيخ العالم العلامه - الحبر الفاضل المجتهد الفهامه - سمي من انزل عليه الفرقان - سيد ولد عدنان عليه الصلوة والسلام - احمد الفعال و الخصال - ادام الله عليه سوابغ الاجلال - ومنابع الافضال ولا زال مرفوع الجناب مقبل الاعتاب - فوجدتها القدح المعلى - والدرة اليتيمه والروضة الاريضه والحديقة المثمره - وكيف لا ومؤلفها حبر يشار اليه بالانامل وبحر ليس له من سواحل - فكانما قد عنيته بقولي اذ كان به احرى وبسره ادرى

هيهات يوجد في الزمان نظيره	ولقد حلفت بالله لا يوجد
بالله رب الراقصات الى منا	والقائمين ظلامهم يتهجدوا

فلله دره ولا فض فوه ولا عدمه بنوه اذ قد احسن واجاد وبالغ فيما به افاده

تمت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اطلع شموس الهداية في قلوب اهل العرفان واطمع نفوس اهل الغواية في ورود منهل الغفران - وانبع ينابيع المكارم ليرد على نزلائها كل ظمآن - ورفع منابر التقديس والتحميد وخفض اعلام البهتان - والصلوٰة والسلام على سيد ولد عدنان سيدنا ونبينا محمد الذي اتى بالبيان - وعلى آله واصحابه وازواجه في كل وقت واوان - اما بعد فيقول اسير ذنبه وفقير عفو ربه المنان محمد الطرابلسي الشامي الشهير بحميدان - انني لما دخلت الهند وبلدة قاديان - واجتمعت بمجددها بل وحبر جميع البلدان مولانا وسيدنا الشيخ **ميرزا غلام احمد** صاحب الوقت ومسيح الزمان واطلعت على هذا الكتاب فاذا كتاب اذا امتحنته استملحته واني اراه قد انتضى الحجج لازعاج المخالفين وافحام المخاصمين ذوي العوج على كل ذي سهم سهمه وما اخطاء سهمه يدعو الضالين الى الصلاح وما يدع نكتة من لوازم الفلاح وجب على المسلمين اطاعة امره وقد اشرب قلبي انه من الصادقين والله حسيب وهو يعلم سر الناس وجهرهم ويعلم ما في السموات والارضين واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

رؤيا غريبة

اعلموا انی قمت فی عجز اللیل علی العادة لصلوة الفجر ثم بعد ادائها غلبتنی عینی بالنوم فرأیت كأن
مرشدنا رحمه الله تعالی قد صنع طعاما كثیرا فاخرا ودعا الیه جما غفیرا من الخلق من بلاد مختلفة
عربا وعجما ثم بسط سفرا وموائد عدیدة وجلس علیها اولئك القوم عشرة عشرة وانا معهم
فی اخرهم فاكلوا وقاموا وبقیت منفردا فاخذنی الخجل وقمت غیر شبع فنظرت عن یمینی
مكانا مملوا من المرق فصرت اغب منه حتی اكتفیت ثم انتهیت وانتهی الناس الی المكان
المذكور وقد فرش بانواع الفرش النفیسة فجلسوا بحسب مراتبهم وفیهم العلماء والامراء وغیرهم
فقام رجل منهم یعظ الناس علی طریقة الفقهاء الحنفیة وكانه نسب قولا الی الاولیاء فقال
احد اهل المحفل لعن الله آباء الاولیاء ان كانوا یقولون بهذا فقلت لا بل اباك لم تكذب اولیاء الله
وجری ذكر الامام الجوهری فسبه رجل منهم فغضبت علیه وقلت اتشتم امام الدنیا فی اللغات
العربیة ولا تخاف من الله تعالی ورایت كان المذكور رحمه الله تعالی قد اخذ بیدی وسلك بی منفردا
طریقا مستقیما محفوفا بالازهار والاشجار وقال لی انی قد اردت الاقامة اما فی الشام او فی
امرتسر فما رایك فی هذا فقلت له ان رأیی ان تقیم فی الشام فانها ارض الله ومعقل المسلمین
وبها لنا اهل ونبنی لك بیتا وتتخذ بستانا وارضا وان اتیت معی فی مكانی بحیث ذكرت لك فانه
احسن وانا اتكفل لك بجمیع ذلك فقال لی ان شاء الله افعل ما اشرت به ورایت كان قد جیئ برجل مدید
القامة اصهب الوجه واللحیة فی ثیاب رثة وهیأة قبیحة كانه یرید قتله ثم هببت من رقدتی متعجبا
من ذلك واظنه خیرا واقبالا للمذكور وامنا له من نوائب الزمان هذا ما رایته وعبرته

والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب

محمد الشامی
السید سعید

إتمام الحجة على المكفرين من العلماء والمشائخ كلهم أجمعين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد فاني قد سمعت انكم ايها الاخوان كفرتموني وكذبتموني وحسبتموني
مفتريًا وناضلتموني حتى تثلّثت الكنائن وتبين الحق وظهر الامر الكامن ولكن ما تركت زعازعكم وما
اخذتكم هيبة الحق بل جرتم عن القصد جدًا وحسبتم الحق شيئًا ادًّا وكنتم على قولكم من المصرين
فلما ارتبتم في امري وصرتم قرين الخناس ونجي الوسواس توجست ما يهجس في افكاركم وفطنت لما
بطن من استنكاركم فصنفت كتبًا قد حسن ترتيبها وصفف فوج تعاجيبها وجمعت على التحقيق صفاء
الدرر وسكر الرحيق وقنوء العقيق وكان فيها ازعاج اوهام المتوهمين وعلاج نزغات الشياطين
واصلاح نزوات المفسدين وبيان اعنات الباغين ومعاتات الطاغين ومعادات العادين وحيل
المحتالين وسطوة الجائرين وكيد الكائدين مع كثير من الدلائل والبراهين وكانت اسماءها فتح
الاسلام وتوضيح المرام وازالة الاوهام ومرآة كمالات الاسلام ولكنكم ما رأيتم وتعاميتم وكفرتم داعي
الله وعصيتم وكنتم قومًا عادين واصررتم على انكاركم حتى انتهى امركم الى تكفير المسلمين ولعن المؤمنين
وكذبتم اسرارًا لم تحيطوا بها وعنفتموني على ما لم تعلموا حقيقته وكنتم تضحكون عليّ مرتاحين
وكم من دلو ادليتها الى انهاركم لعلي اجد قطرة من علمكم واخباركم ولكنها لم ترجع ببلة ولم تجلب
نقع غلة وما زادني سئلي منكم غير يأس وقنوط ودرد خمين فاسترجعت على انقراض العلم ودروسه
وافول اقماره وشموسه وذرفت عيناي على حال قوم فيه تلك العلماء الذين هم معروق العظم
والمبعدون من اسرار الدين ومع ذلك وجدت كل واحد منكم سادرًا في غلوائه وسادلًا ثوب
خيلائه ومفارقًا من ارجاء عجبائه ومن اكابر المفسدين فلما انسرت جلباب خفركم واماطت جلبابها
النفس خضراء فقركم وتواترت بح دفركم فهمت ان النصح لا يأخذ فيكم ولا ينفعكم قول ناصح كما لا
ينفع المتمردين فتأوهت آهة الثكلان وعيناي تهملان ودعوت الله ايامًا سجدًا وقيامًا وخررت
امام حضرته واستطرحت بين يديه مبتغيًا اليه اذيال وسيلته ورفعت صرخي كعقيرة المتألمين

فرأى الله برحائي واعتداء اعدائي وقلة اخلائي وبشرني بفتوحات وآيات وكرامات
ومنّ علي بتأييداته المبين فمنها ما وعدني ربي في عشيرتي الاقربين انهم كانوا يكذبون بآيات الله وكانوا
بها يستهزؤن ويكفرون بالله ورسوله وقالوا لا حاجة لنا الى الله ولا الى كتابه ولا الى رسوله خاتم النبيين
وقالوا انا لا نقبل آية حتى يرينا الله آية في انفسنا وانا لا نؤمن بالفرقان ولا نعلم ما الرسالة وما الايمان وانا من الكافرين

فدعوت ربي بالتضرع والابتهال ومددت اليه ايدي السؤال فالهمني ربي وقال سأريهم آية من انفسهم

واخبرني وقال انني ساجعل بنتاً من بناتهم آية لهم فسماها وقال انها سيجعل ثيبة ويموت بعلها وابوها الى ثلث

سنة من يوم النكاح ثم نردها اليك بعد موتهما ولا يكون احدهما من العاصمين وقال انا رادوها اليك لا تبديل

لكلمات الله ان ربك فعال لما يريد فقد ظهر احد عديه ومات ابوها في وقت موعود فكونوا لوعدة الاخرى من المنتظرين

فتاملوا في هذا تأمل المتقدم وانظروا ابا المصباح المتقد هل هو فعل الله تعالى او كيد المفترين — وهل يجوز ان

يستجيب الله دعاء ملحد كافر كما يستجيب دعاء المقبولين — وكيف يخفى امر رجل يميت الله لاجل اعزازه رجلاً او

رجلين ويجعله في انباء غيبه الصادقين ان الله لا يظهر على غيبه احداً الا من ارتضى من رسول الذي ارسل

لاصلاح الخلق في زي الانبياء والمحدثين — ومنها ما وعدني ربي واستجاب دعائي في رجل مفسد عدو الله

ورسوله المسمى ليكهرام الفشاوري واخبرني انه من الهالكين — انه كان يسب نبي الله ويتكلم في شانه بكلمات خبيثة

فدعوت عليه فبشرني ربي بموته في ست سنة ان في ذلك لآية للطالبين —

ومنها ما وعدني ربي اذ جادلني رجل من المتنصرين الذي اسمه عبد الله آتهم وهو يرى انه كان اراد

ان يستجيب اثر الحيل على دين النصارى ويواري سوء خصاله على الاسلام وكان من المتشددين — وبكتني

في حلقة مغتصة بالاناس مختصة بالزحام وزخرف مكائده لارضاء الكافرين — فثبت اليه عذري

وابتثثته من معارف بياني وجعلته من المفحمين —

فما وجم من قلة الحياء وكان يجمح في جهلاته ويبيد في الغلواء وامتدت المباحثة

الى نصف الشهر وكنا نغدو اليه بعد صلوة الفجر ونرجع في وقت الهجير عند اشتداد حر الظهيرة

وتركنا الاستراحة كالمجاهدين — فبينما انا في فكر لاجل ظفر الاسلام وافحام اللئام فاذا بشرني

ربي بعد دعوتي بموته الى خمسة عشر شهراً من يوم خاتمة البحث فاستيقظت وكنت من المطمئنين

ثم جئناه واجتمعت الحلقة وحضر الخاص والعام واحضرت الدواة والاقلام فما لبثت ان قدرت انباءه

من كلما اخبرت من رب الارباب واملية في الكتاب شمار تحلت من اوغربتي وحسبت ذلك الحين افضل قرى

وحسبت ذلك النبأ نعمة من نعماء رب العالمين — فتفكروا اعافاكم الله ولا تعجلوا في تكفيري ولا تسبوا ولا تقفوا

والقيتم في شك عظيم فانظروا هذه الانباء المذكورة فانها معيار لصدقي وكذبي فان لم تنتهوا فقد تمت عليكم حجة الله

وحجتي ولن تضروني شيئاً وستسئلون عند مالك يوم الدين وان تتوبوا وتتقوا فان الله لا يضيع اجر المحسنين

[illegible] اسم بعلها سلطان محمد ابن محمد بيگ [illegible] واسم ابيها مرزا احمد بيگ [illegible]

[illegible]

اللهم بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين [illegible]